# مصباح الادویہ

## کلیاتِ ادویہ

مولفہ
حکیم عبد الصمد خاں

اعجاز پبلشنگ ہاؤس
2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

اَلْعِلْمُ عِلْمَانْ

عِلْمُ الْاَدْیَانْ وَعِلْمُ الْاَبْدَانْ

# مصباح الادویہ

## کلیات ادویہ

حکیم عبدالصمد خاں

بی۔یو۔ایم۔ایس (علیگ)

ناشر

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی- 110002

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں


نام کتاب ........ مصباح الادویہ

مصنف ........ حکیم عبدالصمد خاں

بار دوم ........ ۲۰۰۰ء

تعداد ........ چھ سو

مطبع ........ ایس، ایچ آفسیٹ پریس، نئی دہلی

قیمت ........ ۷۵ روپے Rs. 75/=

قیمت مجلد ........ ۱۰۰ روپے

ISBN 81-85949-31-X

# اعجاز پبلشنگ ہاؤس

2861، کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔110002

# فہرست مضامین


## باب اول

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| دواء، غذا اور دواءِ ذوالخاصہ | ۲۸ |
| دواء کی تعریف | ۲۸ |
| غذا کی تعریف | ۲۸ |
| دواء اور غذا میں فرق | ۲۸ |
| ذوالخاصہ | ۳۰ |
| ادویہ مسہلہ کیونکر عمل کرتی ہیں؟ | ۳۱ |

## باب دوم

| | |
| --- | --- |
| مزاج ادویہ | ۳۲ |
| تعریف مزاج ادویہ | ۳۲ |
| اقسام مزاج ادویہ | ۳۳ |
| مزاج اولی | ۳۴ |
| مزاج ثانی | ۳۴ |
| جوہر فعّال | ۳۵ |
| ثفل (پھوک) | ۳۶ |
| ترکیب طبعی اور ترکیب صناعی | ۳۶ |
| اقسام مزاج ثانی بلحاظ استحکام اور عدم استحکام | ۳۷ |
| مزاج ثانی مستحکم | ۳۷ |
| مزاج ثانی غیر مستحکم | ۳۷ |
| رخو مطلق | ۳۸ |
| رخو جداً | ۳۸ |
| رخو بافراط | ۳۹ |
| ترکیب کے بعد استحالہ | ۳۹ |

## باب سوم

| | |
| --- | --- |
| ادویہ کے اجزاءِ ترکیبی | ۴۰ |
| حموضات | ۴۰ |
| مالح (نمکیات) | ۴۰ |
| اساس | ۴۰ |
| شکر اور نشاستہ جات | ۴۰ |
| مواد بیضیہ و لحمیہ | ۴۰ |
| اصباغ | ۴۱ |
| روغن | ۴۱ |
| راتینج | ۴۱ |
| خشبی مواد | ۴۱ |
| رنگین مواد | ۴۱ |
| خمیر پیدا کرنے والے مواد | ۴۱ |
| جوہر فعّالہ | ۴۱ |
| کیفیات ادویہ | ۴۲ |
| دواءِ معتدل | ۴۲ |
| دواءِ حار اور دواء بارد | ۴۲ |
| درجات ادویہ | ۴۳ |
| درجات ادویہ مقرر کرنے کے شرائط | ۴۳ |
| دواءِ درجہ اول اور دواءِ معتدل میں فرق | ۴۵ |
| دواءِ سمّی اور سم مطلق | ۴۶ |

## باب چہارم

| | |
| --- | --- |
| تاثیر ادویہ کے مختلف احکام | ۴۷ |
| اقسام تاثیر ادویہ | ۴۷ |
| تاثیر بلاواسطہ | ۴۸ |
| تاثیر بالواسطہ | ۴۸ |
| بیرونی ادویہ کا انجذاب | ۴۸ |
| ادویہ کی خصوصیاتِ تاثیر | ۴۹ |
| ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء پر | ۵۰ |
| ادویہ کی طبعی خصوصیات | ۵۱ |
| ادویہ کا بخارات کی شکل میں صعود کر جانا | ۵۲ |
| ادویہ کا جل جانا | ۵۳ |
| ادویہ کا پگھل جانا | ۵۳ |
| ادویہ کا جم جانا | ۵۳ |

رطوبات کا جذب ہو جانا ۵۳
ادویہ کا خشک ہو جانا ۵۳
ادویہ کا گھل جانا ۵۳
ادویہ کا حل ہو جانا ۵۴
ادویہ کا قلموں کی شکل اختیار کر لینا ۵۴
ترکیب پانا ۵۴
**ترکیب کے بعد خصوصیات کی نمائش** ۵۵
**قیاس اور تجربہ** ۵۶
محرکاتِ تجربہ ۵۷
اتفاقات اور تجربہ ۵۷
محض اتفاق ۵۷
میلان طبیعت ۵۸
عداوت، قصد اور مضرت ۵۸
قحط، جنگ اور مسافرت ۵۹
الہام ۵۹
القاء ۵۹
خواب ۵۹
درس حیوانی ۶۰
قیاس کے مقابلہ میں تجربہ کی اہمیت ۶۰
قیاس سے تجربہ اور تجربہ سے قیاس ۶۱
شرائط تجربہ ۶۲
شرط۔اول تا ہفتم ۶۲۔۶۵
دورانِ تجربہ ضروری احتیاط ۶۵
دواء کا استحالہ ۶۷
مزہ ۶۸
ادویہ حریفہ ۶۸
ادویہ مرہ ۶۹
ادویہ مالحہ ۶۹
ادویہ حامضہ ۶۹
ادویہ عفصہ ۶۹
ادویہ قابضہ ۷۰
ادویہ دسمیہ ۷۰
ادویہ حلوہ ۷۰
ادویہ تفہ ۷۱
بو ۷۱
رنگ ۷۳
دوا کا قوام اور وزن ۷۴
**قوام و وزن ادویہ کے مختلف مدارج** ۷۵
دواءِ لطیف ۷۵
دواءِ کثیف ۷۵
دواءِ لزج ۷۵
دواءِ ہش ۷۵
دواءِ جامد ۷۵
دواءِ سائل ۷۵
دواءِ لعابی ۷۶
دواءِ دہنی ۷۶
دواءِ ثقیل و دواءِ خفیف ۷۶
**ادویہ کی دیگر طبعی و کیمیاوی خصوصیات** ۷۶
قیاس کا ضعف ۷۷
قیاس کے مدارج ۷۹
قیاس میں مغالطہ ۷۹
**تاثیراتِ ادویہ بلحاظِ اعضاء** ۸۰
ادویہ کی تاثیر اعضاء نفسانیہ پر ۸۰
ادویہ کی تاثیر اعصاب پر ۸۰
ادویہ کی تاثیر دماغ پر ۸۱
ادویہ کی تاثیر مرکز تنفس پر ۸۲
ادویہ کی تاثیر نخاع پر ۸۲
**ادویہ کی تاثیر حواس خمسہ ظاہرہ پر** ۸۳
ادویہ کی تاثیر چشم پر ۸۳
ادویہ کی تاثیر غدد دمعیہ پر ۸۴
ادویہ کی تاثیر قوت باصرہ پر ۸۴
ادویہ کی تاثیر عضلات چشم پر ۸۴
ادویہ کی تاثیر اذن پر ۸۴

ادویہ کی تاثیر ناک پر ۸۵
ادویہ کی تاثیر زبان پر ۸۶
ادویہ کی تاثیر جلد پر ۸۶
ادویہ کی تاثیر شعر (بال) پر ۸۷
ادویہ کی تاثیر آلات تنفس پر ۸۸
ادویہ کی تاثیر پھیپھڑوں پر ۸۸
ادویہ کی تاثیر عروق خشنہ پر ۸۸
ادویہ کی تاثیر اعضاء حیوانیہ پر ۸۹
ادویہ کی تاثیر قلب پر ۸۹
تعداد ادویہ قلبیہ ۹۱
ادویہ قلبیہ اور کیفیت عمل پر تبصرہ ۹۵
ادویہ کی تاثیر عروق پر ۹۷
مفتحات عروق ۹۷
قابضات عروق ۹۸
ادویہ کی تاثیر عروق شعریہ پر ۹۸
ادویہ کی تاثیر خون پر ۹۹
ادویہ کی تاثیر اعضاء طبیعیہ پر ۱۰۰
ادویہ کی تاثیر آلات ہضم پر ۱۰۰
ادویہ کی تاثیر دندان پر ۱۰۱
ادویہ کی تاثیر غدد لعابیہ پر ۱۰۱
ادویہ کی تاثیر معدہ پر ۱۰۱
ادویہ کی تاثیر امعاء پر ۱۰۳
ملینات ۱۰۳
مسہلات ۱۰۳
مسہلاتِ صفراء ۱۰۳
مسہلات بلغم ۱۰۳
مسہلات مائیہ ۱۰۳
مسہلات بورقیہ ۱۰۴
ادویہ کی تاثیر دیدانِ امعاء پر ۱۰۵
احتقان ۱۰۵
اقسام مقاصد عمل احتقان ۱۰۵

ادویہ کی تاثیر کبد پر (ادویہ کبدیہ) ۱۰۶
مٹھاس اور کبد ۱۰۷
ادویہ کی تاثیر اعضاءِ بول پر ۱۰۸
ادویہ کی تاثیر کلیتین (گردوں) پر ۱۰۸
ادویہ کی تاثیر اعضاء تناسل پر ۱۰۹
ادویہ کی تاثیر مردانہ اعضاء تناسل پر ۱۰۹
ادویہ کی تاثیر زنانہ اعضاء تناسل پر ۱۱۰
ادویہ کی تاثیر رحم پر ۱۱۰
ادویہ کی تاثیر ثدیین پر ۱۱۰
ادویہ کی تاثیر بدنی تغیرات واستحالات پر ۱۱۱
استحالات کی کمی بیشی کے اسباب ۱۱۲
محرکات استحالہ ۱۱۳
مقامی محرکات استحالہ ۱۱۴
عمومی محرکات استحالہ ۱۱۴
مضعفات استحالہ ۱۱۵
مقامی مضعفات استحالہ ۱۱۵
عمومی مضعفات استحالہ ۱۱۶
بدن کے دیگر انجانے استحالات ۱۱۶
منضجات ۱۱۷
ادویہ کی تاثیر مواد مرض پر ۱۱۷
ادویہ کی تاثیر حیوانات صغیرہ پر ۱۱۸
مانعات عفونت ۱۱۸
ادویہ کی تاثیر حرارت غریزی پر ۱۲۰
مسخّنات ومبرّدات ۱۲۰
دواءِ مسخّن ۱۲۰
دواءِ مبرّد ۱۲۱
مبرّدات خفیفہ ۱۲۲
مبرّدات قویہ ۱۲۲
برودت کا خارجی استعمال ۱۲۳
اکسیر بدن ۱۲۴
تریاقاتِ سموم ۱۲۴

## باب پنجم


| | |
|---|---|
| اشکال ادویہ | ۱۲۶ |
| اشکال ادویہ جامدہ | ۱۲۶ |
| اشکال ادویہ نیم منجمد | ۱۲۷ |
| اشکال ادویہ سیالہ | ۱۲۷ |
| تشریحات اشکالِ ادویہ جامدہ | ۱۲۷ |
| حب | ۱۲۷ |
| قرص | ۱۲۸ |
| بندقہ | ۱۲۸ |
| شعفہ | ۱۲۸ |
| حمول | ۱۲۸ |
| فرزجہ | ۱۲۸ |
| فتیلہ | ۱۲۸ |
| کبوس | ۱۲۹ |
| سفوف | ۱۲۹ |
| سنون | ۱۲۹ |
| مضوغ | ۱۲۹ |
| برود | ۱۲۹ |
| کحل | ۱۲۹ |
| کاجل | ۱۲۹ |
| ذرور | ۱۳۰ |
| نفوخ | ۱۳۰ |
| کشتہ | ۱۳۰ |
| عطوس | ۱۳۰ |
| غازہ | ۱۳۰ |
| ابٹن | ۱۳۰ |
| غالیہ (ارگجہ) | ۱۳۰ |
| نورہ | ۱۳۰ |
| مربی | ۱۳۰ |
| اشکال ادویہ نیم منجد | ۱۳۱ـ۱۳۷ |
| اشکال ادویہ سیال | ۱۳۷ـ۱۴۶ |
| اشکال ادویہ بخاری | ۱۴۶ |
| بخور | ۱۴۶ |
| انکباب | ۱۴۷ |
| شموم | ۱۴۷ |
| لخلخہ | ۱۴۷ |
| نشوق | ۱۴۷ |
| غالیہ | ۱۴۷ |


## باب ششم


| | |
|---|---|
| مسالک ادویہ | ۱۴۸ |
| ادویہ داخلیہ | ۱۴۸ |
| ادویہ داخلیہ کے استعمال کے طریقے | ۱۴۹ |
| مسلک مدخلِ غذاء | ۱۴۹ |
| ادویہ ماکولات ومشروبات | ۱۵۰ |
| منھ اور حلق کی مقامی ادویہ | ۱۵۰ |
| ادویہ خارجیہ | ۱۵۳ |
| ادویہ خارجیہ کے استعمال کے طریقے | ۱۵۳ |
| انتقال الدم | ۱۵۴ |


## باب ہفتم


| | |
|---|---|
| حصول ادویہ | ۱۵۶ |


## باب ہشتم


| | |
|---|---|
| تحفظ ادویہ | ۱۶۰ |


## باب نہم


| | |
|---|---|
| اعمار ادویہ | ۱۶۳ |
| ماخذ کے لحاظ سے ادویہ کی عمریں | ۱۶۵ |
| ادویہ معدنیہ | ۱۶۵ |
| ادویہ نباتیہ | ۱۶۶ |
| ادویہ حیوانیہ | ۱۶۸ |


## باب دہم


| | |
|---|---|
| ابدال ادویہ | ۱۷۰ |
| بدل حقیقی | ۱۷۱ |
| بدل ثانوی | ۱۷۱ |

بدل ناقص ۱۷۱
ابدال ادویہ کے اصول ۱۷۱

## باب یازدہم

اضرار و اصلاح ادویہ ۱۷۶
اصلاح ادویہ کی صورتیں ۱۷۶
مسئلہ اضرار و اصلاح پر تبصرہ ۱۷۹
علاج میں حیوانی، معدنی ۱۸۸
اور نباتی ادویہ کا انتخاب ۱۸۸

## باب دوازدہم

قانون ترکیب دواء ۱۸۹
علاج بالمفردات کی اہمیت ۱۸۹
ترکیب ادویہ کی ضرورت ۱۹۱
اصلاح دوا کے لئے ۱۹۲
دواء کے اثر کو قوی بنانے کے لیے ۱۹۳
دواء کے اثر کو ضعیف کرنے کے لیے ۱۹۴
دواء کو سریع النفوذ بنانے کے لیے ۱۹۴
دواء کو بطیٔ النفوذ بنانے کے لیے ۱۹۵
ابطاء ذاتی ۱۹۵
ابطاء عرضی ۱۹۶
مرکب امراض کے علاج کے لئے ۱۹۶
دواء کی حفاظت کے لیے ۱۹۷
دواء کی مقدار بڑھانے کے لیے ۱۹۷
دیگر اغراض کے لئے ۱۹۷

## باب سیزدھم

متناقض آثار اور متناقض ادویہ ۱۹۹
اقسام تناقض ۲۰۰
تناقض فعلی ۲۰۰
تناقض مزاجی ۲۰۰
تناقض صوری (تناقض کیمیاوی) ۲۰۰
تناقض حسی ۲۰۱
تناقض خفی ۲۰۱
تناقض کیفی ۲۰۱
فعل کے قوی ہونے کی مثال ۲۰۲
بطلان فعل کی مثال ۲۰۳
اقسام ادویہ باعتبار افعال و تاثیرات ۲۰۳
اکال ۲۰۳
جاذب ۲۰۴
جالی ۲۰۴
حابس الدم ۲۰۴
حالق ۲۰۴
حکاک ۲۰۵
خاتم ۲۰۵
دافع تشنج ۲۰۵
دافع تعفن ۲۰۵
دافع حمیٰ ۲۰۶
رادع ۲۰۶
سمّی ۲۰۶
عاصر ۲۰۷
غسال ۲۰۷
قابض ۲۰۷
قابض امعاء ۲۰۸
قاتل دیدان امعاء ۲۰۸
قاتل حیات ۲۰۹
قاتل حب القرع ۲۰۹
قاتل دود النخل ۲۰۹
قاشر ۲۰۹
قاطع باہ ۲۱۰
کاسر ریاح ۲۱۱
کاوی ۲۱۲
لاذع ۲۱۲
مانع عرق ۲۱۲
مانع نوبت ۲۱۲
مبخّر ۲۱۲

مبرّد ۲۱۳
مبثّر ۲۱۴
مجفف ۲۱۴
مجمّد ۲۱۴
محرک دماغ واعصاب ۲۱۴
محرک دورانِ خون ۲۱۵
محمّر ۲۱۵
محلّل اورام ۲۱۵
مخدّر ۲۱۶
مخرج جنین ومشیمہ ۲۱۶
مخرج دیدان امعاء ۲۱۶
مخشّن ۲۱۷
مدربول ۲۱۷
مدرحیض ۲۱۹
مدرلعاب دہن ۲۲۰
مدمّل ۲۲۱
مرخی ۲۲۱
مسکّن ۲۲۴
مسکّن الم ۲۲۴
مسکّن اعصاب ودماغ ۲۲۵
مسکّن تنفس ۲۲۵
مسکّن حرارت ۲۲۵
مسکّن قلب ۲۲۶
مسکّن معدہ ۲۲۷
مسخّن ۲۲۷
مسمّن بدن ۲۲۷
مسہل ۲۲۸
مشتہی ۲۳۲
مصفّی الدم ۲۳۳
معدّل ۲۳۳
معرّق ۲۳۴
معطّس ۲۳۵
مغذّی ۲۳۵
مغلّظ منی ۲۳۶
مفتت حصاۃ ۲۳۶
مفتّح ۲۳۷
مفجّر اورام ۲۳۹
مفرّح ۲۳۹
مقرّح ۲۴۰
مقوی دنداں ولثہ ۲۴۰
مقوی اعصاب ۲۴۰
مقوی باہ ۲۴۱
مقوی بصر ۲۴۲
مقوی جگر ۲۴۲
مقوی خون ۲۴۳
مقوی دماغ ۲۴۴
مقوی طحال ۲۴۵
مقوی قلب ۲۴۵
مقوی معدہ ۲۴۶
مقی ۲۴۶
ملطف ۲۴۹
ملیّن امعاء ۲۴۹
ملیّن ورم ۲۵۰
ممسک منی ۲۵۰
مملّس ۲۵۰
منضج ۲۵۱
منفث بلغم ۲۵۲
منوم ۲۵۲
منفط ۲۵۲
مولّد دم ۲۵۲
مولّد منی ۲۵۳
مولّد لبن ۲۵۳
ہاضم ۲۵۴
حوالہ جات ۲۵۵

# انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے والد محترم

جناب حکیم عبدالستار خاں صاحب مد ظلکم العالی

اور

والدہ محترمہ لطیفن بیگم صاحبہ

کے نام

منسوب کرتا ہوں۔ جن کی شفقتوں نے مجھے اس لائق بنایا۔

بھاونگر ۔ ۳ مارچ ۹۳ء

مکرم جمیل اوپل

مکرم عبدالصمد خاں ملک نے اپنی تالیف مصادر اردو آج ہی مجھے دی تھی ۔ میں نے آج ہی اسے دیکھا تو اردو میں چار پانچ تالیفات سے ذرا مختلف اور زیادہ جامع اور مفید پایا ۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ تالیفات زیادہ تر نصاب کی داخل تک پیش نظر مرتب کی گئی ہیں ۔ خاص طور سے اس تالیف میں بعض ادوار پر تفصیلی معلومات ہیں ۔ میں اس تالیف پر جاوید ملک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ ترتیب بھی اچھی اور چھپائی بھی اچھی ہے بہت غنیمت ہے

نیازمند

# اظہار خیال


## حکیم شمس الآفاق

وزارت صحت حکومت ہند، نئی دہلی


جسم انسانی صحت و مرض کا مجموعہ ہے اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے۔ انسان کبھی صحت مند رہتا ہے تو کبھی مرض کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ صحت مند رہتا ہے تو یہ ایک نعمت خداوندی ہے اور اگر بیمار ہو جاتا ہے تو کرب و بے چینی اور رنج و تکالیف میں مبتلا رہتا ہے اور نتیجۃً بیمار کہلاتا ہے اس لئے اطباء نے بیمار انسان کی تکالیف کو دور کرنے اور زائل شدہ صحت کی واپسی کے لئے جڑی بوٹیوں کا سہارا لیا اور دوائیں دریافت کی ہیں جو اب ترقی یافتہ دور میں اصطلاحاً علم الادویہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جو فن طب کے لئے ایک جزو لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ اس کے بغیر فن طب کا تصور ناقص و ادھورا ہے۔ علم الادویہ کا شمار طب یونانی میں ایک اہم مضمون کے طور پر کیا جاتا ہے۔ دوائیں کیا ہیں۔ اس کی تعریف کی ہے۔ یہ کیسے جسم انسانی پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ ان کے اثرات معلوم کرنے کے کیا طریقے اطباء نے اختیار کئے ہیں فن علم الادویہ میں ان موضوعات پر بحث کی جاتی ہے۔

کتاب مصباح الادویہ (مؤلف حکیم عبدالصمد خان صاحب) میرے ہاتھ میں ہے۔ پڑھنا میری عادت ہے بلکہ اچھی کتاب پڑھنا میری بہت بڑی کمزوری ہے چونکہ حکیم عبدالصمد خاں صاحب کو درس و تدریس کا ایک طویل تجربہ ہے اور شعبہ علم الادویہ سے ان کا دیرینہ تعلق رہا ہے اس لئے کتاب کو اور بھی توجہ سے دیکھنے کا ذوق پیدا ہوا یقیناً حکیم صاحب موصوف نے دوران درس و تدریس طلباء طب یونانی کے مزاج کو بھی سمجھا ہوگا۔ تفہیمی تجربات سے بھی واقفیت حاصل کی ہوگی یہی وجہ ہے کہ حکیم صاحب نے قدیم طبی سرمائے کا مطالعہ کر کے طلباء کے ذہن کو پیش نظر رکھ کر علم الادویہ کے بنیادی اصول بہت ہی سائینٹفک اور علمی انداز میں ثقیل و غیر مانوس الفاظ سے بچتے ہوئے سلیس اور آسان زبان میں

تحریر کیا ہے جس میں دوا، غذاء، اور دواذوالخاصہ کی تعریف اور غذا میں فرق، تفصیلی مزاج ادویہ، ادویہ کے اجزائے ترکیبی، کیفیات ادویہ، درجات ادویہ، دواء سمی، تاثرات ادویہ اور اس کے مختلف احکامات، دوا جسم انسانی میں کیسے جذب ہوتی ہے اور اس کے تاثیر، ادویہ کی طبعی خصوصیات، قیاس اور تجربہ دوا جسم انسانی میں کیسے جذب ہوتی ہے اور اس کی تاثیر، ادویہ کی طبعی خصوصیات، قیاس اور تجربہ قیاس کے مقابلے میں تجربہ کی اہمیت، ان کی طبعی وکیمیاوی خصوصیات پھر اعضاء انسانی پر ادویہ کے تاثرات اشکال ادویہ، ادویہ کی عمریں، ابدال ادویہ، اقسام ادویہ باعتبار افعال وتاثرات اور سب سے اہم اور قابل تعریف بات یہ ہے کہ ان سب کے ساتھ ہی ساتھ حکیم صاحب نے مسالک ادویہ جیسے اہم Topics پر تفصیلی بحث کی ہے نیز اشکال ادویہ واصطلاحات ادویہ کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ایک کے آخیر میں ان کے مخترع وموجد کے نام لکھ کر ایک نہایت نرالا مگر مفید انداز اختیار کرلیا ہے جو واقعی ضروری تھا۔ یقیناً یہ ایک حوصلہ مند اور علمی اضافہ ہے۔ جس سے ناخوش نہ ہونا چاہئے بلکہ حکیم صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہئے یہ غور طلب مقام ہے کہ حکیم صاحب نے کس طرح دواؤں کو قدیم وجدید تجربات کی روشنی میں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے یہ قدیم اور جدید کا ایک انوکھا سنگھم ہے یہاں طبی اجتہاد کا گمان ہوتا ہے اس کی پذیرائی ہونی چاہئے جو طبی برادری میں عنقاء ہے۔ حکیم عبدالصمد خاں صاحب نے ان اہم موضوعات پر یقیناً بڑی ایمانداری، لگن اور محنت سے مواد فراہم کیا ہے نصابی نقطہ نظر سے طلباء اور اساتذہ دونوں کے لئے یہ کتاب بہت ہی فائدہ مند ہے اور طباء میں یونانی پیتھی کو سمجھنے اس کی حقیقت اور خوبیوں کو جاننے اور سمجھنے اور اپنی ذاتی پریکٹس میں عملی طور پر شامل کرنے کے لئے یہ کتاب (مصباح الادویہ) مواد فراہم کرتی ہے۔ کہیں کہیں تو اپنے ذاتی تجربات ومشاہدات کو بھی حکیم صاحب نے اس کتاب میں شامل کر کے علم میں اور بھی اضافہ کردیا ہے جو در حقیقت قابل ستائش ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو جتنا زیادہ .State for. Ward (صاف گو) ہوتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ مخلص ہوتا ہے اور منافقت سے کوسوں دور رہتا ہے۔ میں بے جا تعریف کا قائل نہیں ہوں

"مشک آں است کہ خود بوئیدنہ کہ عطار بگوید"

اس کا فیصلہ آنیوالا وقت ہی کریگا بلکہ کر چکا ہے کہ اس کتاب (مصباح الادویہ) نے کتنی جلد قبول عام کی سند حاصل کرلی ہے۔ یہ کتاب یقیناً طبی نصاب کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور میرے خیال میں یہ کتاب طلباء (خاص طور پر پڑھنے والے طلباء اور ذی علم حضرات) کے لئے بہترین معاون ثابت ہو گی کتابچے لکھنا بہت آسان کام ہے لیکن کتاب لکھنا بہت ہی محنت اور دقت طلب اور اس کا شائع کرانا اور بھی مشکل ترین کام ہے۔ مہینوں اور دنوں میں کتاب نہیں تصنیف کیجاتی ہے اس کے لئے بہر حال ایک مدت درکار ہوتی ہے۔ کتاب کا لکھنا ایک مشکل ترین کام ہے لیکن اس پر نقطہ چینی کرنا، اغلاط کا مجموعہ اور نقص نکالنا بہت آسان ہے۔ جہاں تک تنقید برائے اصلاح کا سوال ہے میری خواہش ہے کہ مبصرین (خوشامدی نہیں) اور ماہرین فن (جن کی کمی نہیں ہے) اپنے اصلاحی خیالات و آراء سے حکیم صاحب کو مطلع کرتے رہیں تاکہ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے حکیم عبدالصمد صاحب نے دوسرے ایڈیشن میں مناسب اصلاح کر کے کتاب کو اور بھی مفید اور کار آمد بنادیا ہے۔ اور خاص طور پر حکیم عبدالصمد خاں نے اپنی اس کتاب "مصباح الادویہ" کی اشاعت کے حقوق اعجاز پبلشنگ ہاؤس کو دیکر اس کتاب میں معیاری کاغذ اور کتاب کا کلر ٹائٹل اور جز بندی کر کے طب پر ایک اور خدمت خلق کا کام کیا ہے۔ جس سے اس میں چار چاند لگ گئے۔

حکیم عبدالصمد خاں نے یونانی پیتھی کو ایک نئی زندگی اور ایک نئی دشا بخشی۔ یقیناً یہ کتاب علمی اور طبی برادری میں قبول عام کا درجہ حاصل کرے گی اور علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ نفع بخش بھی ثابت ہو گی بحیثیت ایک مؤلف وہ کامیاب رہے ہیں میری جانب سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

فقط

حکیم شمس الآفاق

وزارت صحت حکومت ہند، نئی دہلی

یکم مئی ۲۰۰۰ء

# تبصرہ

عبدالناصر فاروقی

لیکچرر شعبہ جراحت، آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج، قرول باغ، نئی دہلی

راقم الحروف کو اپنے زمانہ طالب علمی میں جن اساتذۂ کرام کی سرپرستی ورہنمائی حاصل رہی ہے ان میں استاذ الاساتذہ محترم جناب حکیم عبدالصمد خاں صاحب کی ذات گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ استاد محترم نے اپنی فنی لیاقت اور عمیق تجربات کی بنیاد پر "مصباح الادویہ" کی شکل میں طلباء اور اطباء کو ایک بہترین تحفہ پیش کیا ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں میرے خیالات کے عین مطابق عربی اصطلاحات کے ساتھ عام فہم اصطلاحات کو جس حسن وخوبی سے مدغم کیا ہے، اس کی وجہ سے اس میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کتاب کی مقبولیت کی یہ دلیل کیا کم ہے کہ اس کا پہلی ایڈیشن بہت جلد نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے اور اکثر طلباب بھی اسے تلاش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ راقم الحروف نے بھی کلیات ادویہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ اسی کتاب کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس کو بغور مطالعہ کے بعد بغیر کسی حسن ظن کے اور اپنے عینی مشاہدہ کے بعد یہ بات تحریر کرنے پر مجبور ہوں کہ مؤلف موصوف کی اس کوشش سے طلباء کی فنی ضروریات بدرجہ احسن پوری ہو جاتی ہیں۔ موصوف اس لحاظ سے بھی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض منصبی بخیر خوبی ادا کرتے ہوئے تصنیف وتالیف کی طرف بھی خصوصی طور سے توجہ دی ہے اور اسے زیور طبع سے بھی آراستہ کروایا ہے جو کہ اس دور میں جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کے اس حصہ کا خاص طور پر مطالعہ کیا ہے جس میں مسہل، مرخی اور مسکن ادویہ کی نوعیت عمل، ادویہ قلبیہ کی کیفیت عمل، تعداد ادویہ قلبیہ بلحاظ شیخ

الرئیس، ادویہ کی طبعی خصوصیات، کیفیات، اجزاء ترکیبی اور قیاس و تجربہ پر فاضلانہ اور سلیس انداز میں بحث کرتے ہوئے اپنے ذاتی نظریات کو بھی واضح کیا گیا ہے اور سخت و دقیانوسی اصطلاحات سے احتراز کرتے ہوئے ایسی آسان زبان اختیار کی گئی ہے جس کی وجہ سے اس میں جدت پیدا ہو گئی ہے اور اس موضوع کی دیگر کتب سے اسے امتیاز حاصل ہو گیا ہے۔

موجودہ دور میں طلباء کی اکثریت عربی و فارسی تو دور کی بات اردو زبان سے بھی صحیح طور پر واقف نہیں ہے اس لئے علم الادویہ کے اصل مآخذ تک ان کی رسائی ناممکن ہے، اس لئے ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی جس میں مطالب کو آسان و شستہ زبان میں بیان کیا جائے، مصباح الادویہ کی تالیف سے یہ مقصد بدرجہ اتم پورا ہو گیا ہے۔

مؤلف موصوف چونکہ عرصۂ دراز سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں اس لئے انہیں طلباء کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کا بخوبی علم ہے اس لئے طلباء کی دشواریوں کو پیش نظر رکھ کر یہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔

محترم و مشفق استاد نے اس اہم موضوع پر ایسی بہترین تالیف پیش کر کے طبی دنیا پر جو احسان کیا ہے اس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں اور حق تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ موصوف کا یہ قابل تقلید نمونہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہو اور ہمیں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ خدا کرے لائق مؤلف کی یہ کوشش بار آور ثابت ہو اور آئندہ کے لئے بھی انہیں اس قسم کے اعلیٰ مشاغل میں مصروفیت کی توفیق عطا ہو، میں امید کرتا ہوں کہ استاد محترم اپنے علمی سفر کو اسی طرح جاری رکھتے ہوئے علم الادویہ کے موضوع پر ایسی کتابیں تحریر کر کے طلباء اور اطباء کے لئے آسان انداز میں مواد فراہم کرتے رہیں گے۔

کتاب کے مذکورہ بالا محاسن کی بنا پر مؤلف محترم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور طلباء و طبی اداروں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کریں۔

فقط

عبدالناصر فاروقی

سُبحانک لا عِلمَ لنا اِلّا ما علّمتنا انّک انت العلیمُ الحکیم ۝ ۔

# پیش لفظ

از حکیم جمیل احمد ڈین فیکلٹی آف میڈیسن
جامعہ ہمدرد

جس طرح انسان کا دماغ خطاء ونسیان کا مرکب ہے اسی طرح اس کا جسم بھی صحت و مرض کا مجموعہ ہے۔ کبھی صحت اور کبھی مرض یہ جسم انسانی کی دو مختلف کیفیتیں ہیں۔ بحالت صحت "تندرستی ہزار نعمت" ہے اور بحالت مرض انسان درد وکرب و بے چینی اور رنج و الم کا مجموعہ۔ فن طب چونکہ خدمتِ خلق کے لیے وجود پذیر ہوا ہے اس لیے اطبّاء نے بیمار انسان کی زائل شدہ صحت کی واپسی کے لیے جڑی بوٹیوں کے سہارے مختلف دوائیں دریافت کی ہیں جو بحمدہٖ تعالیٰ بار آور اور نفع بخش ثابت ہوئی ہیں اور یہ سلسلہ زمانۂ قدیم سے تادم تحریر بڑی گرمجوشی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ نت نئے روز نئی دواؤں کی دریافت، ان کی تاثیر، کیفیتِ عمل اور طریقۂ استعمال کے سلسلہ میں تحقیق یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو انسانی وجود کے ساتھ تاقیام قیامت وابستہ رہے گا کیونکہ جس طرح ہر آئے دن نئی دوائیں دریافت ہوتی ہیں ٹھیک اسی طرح نت نئے دن نئی بیماریاں بھی عدم سے وجود میں آتی ہیں جس سے بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ اطباء ویدوں اور ڈاکٹروں کی اہمیت ہر زمانے میں یکساں تسلیم کی جاتی رہے گی۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ ہمارے رفیقِ کار جناب حکیم عبدالصمد خاں صاحب جو عرصہ دراز سے ہمدرد طبی کالج کے شعبۂ علم الادویہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں، دواؤں کے اثرات و کیفیات سے متعلق ان کا تحقیقی سفر ایک

ایک عرصہ سے جاری ہے جس کا نچوڑ انھوں نے اپنی تصنیف "مصباح الادویہ" میں پیش کیا ہے جو عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے۔ یوں تو اس موضوع پر اور کئی کتابیں میری نظر سے گذری ہیں لیکن حکیم عبد الصمد صاحب کی کتاب کئی وجوہ سے توجہ کی طالب اور قابل مطالعہ ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ مصنف نے دواؤں کو قدیم وجدید تجربات کی روشنی میں سمجھنے اور پرکھنے کی کوشش کی ہے جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں دوسری بات یہ کہ انھوں نے دواؤں کے جتنے نام مختلف کتابوں میں ملتے تھے سب کو انھوں نے طلبہ کی سہولت کی خاطر اپنی کتاب میں یکجا کر دیئے ہیں۔ تیسری بات جو مجھے اچھی لگی وہ یہ کہ اس کتاب میں اقسام ادویہ باعتبار افعال وتاثیرات، اشکال ادویہ اور مسالک ادویہ ایسے اہم مباحث پر مصنف نے سیر حاصل بحث کی ہے جس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ طبی دنیا میں یہ ایک گراں قدر اضافہ ہے جس کی پذیرائی بہرحال امر مستحسن ہے۔

میری دعا ہے کہ مصنف کی کتاب "مصباح الادویہ" کو قبول عام کا درجہ حاصل ہو اور عوام وخواص سب کے لیے یکساں نفع بخش ثابت ہو۔ آمین۔

حکیم جمیل احمد

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ

# حرفِ آغاز

از

حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی

ریسرچ آفیسر (یونانی)

لٹریری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن

ہمدرد نگر۔ نئی دہلی ۶۲-۱۱۰۰

علم الادویہ ہمیشہ سے اطباءِ یونانی کا ایک اہم موضوعِ تحقیق ومطالعہ رہا ہے خواہ وہ ابتدائی نقوش کی صورت میں ہو یا ارتقائی مراحل کی حالت میں۔ کیونکہ بقاءِ صحت یا صحت کی بازیافت کے طور طریقوں اور وسائل وذرائع کی دریافت اور ممکنہ حد تک ان سے استفادہ انسان کی جبلت میں داخل ہے۔ نتیجۃً کارنت نئی دریافتیں ہوتی چلی گئیں اور دواؤں کی تاثیر، کیفیتِ عمل اور طریقۂ استعمال وغیرہ کے سلسلہ میں تحقیق کا غیر مختتم سلسلہ شروع ہو گیا۔

ابو الطب بقراط سے لے کر عہدِ حاضر تک علم الادویہ اور اس کے مختلف شعبے ماہرین کی دلچسپی کا مرکز ومحور رہے ہیں۔ اس فن کی جانب اطبا کے التفاتِ مسلسل نے سائنٹفک معلومات وتحقیقات کا ایک حسین مرقع اور گنجینۂ بے بہا بنا دیا۔ طبی دنیا کو علم الادویہ اور فارمیسی کے اعلیٰ رہنما خطوط طبِ یونانی ہی نے عطا کیا۔ چنانچہ پانچویں صدی قبل مسیح میں بقراط نے نہ صرف بیماری کو توہمات سے پاک کیا بلکہ معالجات کا مکمل لائحۂ عمل بھی تیار کیا۔ مرض کا صحیح تصور نیز علاج بالدوا اور علاج بالغذا کا واضح

نظریہ پیش کیا۔ صحت کے لئے بنیادی اور اہم امور مثلاً ورزش، حمام، دیگر مفید تدابیر، عمدہ عادتوں اور جسم و دماغ کی صحت پر مکمل گفتگو کی۔

پہلی صدی عیسوی میں دیسقوریدوس نے اپنی میٹریا میڈیکا "کتاب الحشائش" لکھی جو ۷۷،۶۵ میں مکمل ہوئی۔ اس میں ہمیں میڈیکل علم النباتات، علم الادویہ اور شناخت ادویہ جیسے موضوعات پر اہم ترین اشارے ملتے ہیں جن کا براہ راست تعلق اس فن سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آگے چل کر یہ کتاب جدید میٹریا میڈیکا کے لیے بنیاد بنی۔ بقراط و دیسقوریدوس نیز دیگر یونانی اطباء کی تحقیقات سے جالینوس نے دوسری صدی عیسوی میں استفادہ کیا۔ اس نے دستیاب یونانی طبی لٹریچر کا بہ نظر غائر مطالعہ کر کے ترتیب و تہذیب کی خراد سے گزارا جس سے اس فن میں تنظیم جدید کے ساتھ ساتھ تابانی پیدا ہو گئی اس نے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ علم الادویہ کی روایت کو بھی آگے بڑھایا۔ اس کی تحریریں ساتویں صدی عیسوی تک یونانی اور رومی اطباء کی رہنمائی کرتی رہیں۔

آٹھویں صدی عیسوی کے اواخر میں عربوں نے طب کے ساتھ ساتھ دیگر سائنسی، عقلی اور انتظامی علوم نیز ترقی یافتہ مفتوح ممالک کے شاہکار علوم و فنون کو عربی زبان میں منتقل کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی، بالخصوص یونانی سے عربی میں۔ وسائل و ذرائع کی کمی تو تھی نہیں، نتیجۃً کار ترجمہ و انجذاب، کسب و استفادہ کا کام جنگی پیمانہ پر جاری ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یونانی کے اہم طبی شاہکار کارناموں کا بیشتر حصہ عربی میں منتقل ہو گیا۔ اتنے سارے علمی ذخائر کو دیکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک صدی کا کام کئی صدیوں پر بھاری ہے۔ عربوں کی معارف پروری اور علم دوستی کا دائرہ یونانی زبان تک ہی محدود نہیں بلکہ انھوں نے دیگر ممالک کی خوبیوں کو بھی بڑھ کر گلے لگایا، مثلاً فارسی، شامی اور سنسکرت سے بھی بھرپور استفادہ کیا۔ اس طرح عربی زبان مزید تین صدیوں تک دنیا کے ماہرین اور دانشوروں کے لیے لنگوا فرینکا بنی رہی۔ بقراط کی

تحقیقات ونظریات کے علاوہ ارسطا طالیس، دیسقوریدوس اور جالینوس کی کتابیں عربی میں دستیاب ہونے لگیں جس کے اثرات مسلم دور حکومت پر بھی مرتب ہوئے۔ ان کے عہد میں فارمیسی، کیمیا اور دیگر سائنسی علوم کو خوب فروغ ملا۔ فارمیسی کی اعلیٰ تکنیک، دواؤں کی مقدار خوراک، اشکال اور دوائی تالیفات (مرکبات) کو پروان چڑھنے اور اس میں اصلاح کے زریں مواقع ملے۔ فارماسیوٹیکل تجہیزات

مثلاً معاجین، لعوقات، شربت، جوشاندہ، حبوب واقراص، سعوطات وشیافات وغیرہ کی شکل میں دوائیں اطبا، تجویز کرتے تھے جنھیں تیار کرنے کا شرف عطاروں کو حاصل ہوتا تھا۔ اہم ترین امر یہ ہے کہ نویں صدی عیسوی کے آغاز میں فارمیسی معالجات سے جدا ہو کر ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر گیا اور رفتہ رفتہ عطاروں کی مستقل دوکانیں معرض وجود میں آگئیں۔ عطاروں کو دواؤں کی فراہمی، ترکیب تیاری اور تحفظ واستعمال وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم وتربیت دی جاتی تھی شفاخانوں سے بڑی بڑی فارمیسی منسلک رہا کرتی تھیں، جن میں دوا ساز لیباریٹری بھی ہوا کرتی تھیں۔ فارمیسی کی نگرانی تعلیم یافتہ اور مستند عطار کیا کرتے تھے۔

علم الادویہ اور دیگر متعلقہ شعبوں کے فروغ و ارتقا، کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ مثال کے طور پر فقط چند کارنامے گنائے جا سکتے ہیں جو علم الادویہ اور فارمیسی کے لیے بنیادی خطوط فراہم کرتے ہیں :

ابوالحسن علی بن سہل بن طبری (۸۱۰ – ۸۹۵ء) کی فردوس الحکمت (حصہ ۶)۔

علی بن عباس المجوسی (۹۳۰ – ۹۹۴ء) کی کامل الصناعہ (جلد ۲)۔

ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۰ – ۹۲۵ء) کی الحاوی فی الطب (ج ۲۰ تا ۲۳)۔

بالترتیب ادویہ مفردہ، صیدلہ اور قوانین استعمال ادویہ پر مشتمل ہیں۔ ساتھ ساتھ جداول ادویہ نیز اوزان بھی دیئے گئے ہیں۔

ابوریحان البیرونی (۹۷۳ـ ۱۰۴۷ء) کی کتاب الصیدنہ۔

شیخ الرئیس عبد اللہ بن حسن بن علی بن سینا (۹۸۰ـ ۱۰۳۷ء) کی القانون فی الطب (ج ۲ و ۵)، اول الذکر ادویہ مفردہ کے جامع بیان اور موخر الذکر حصہ ادویہ مرکبہ پر مشتمل ہے جس میں معاجین، تریاقات، ایارجات، جوارشات، حبوب واقراص، مراہم و ضمادات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

ابو القاسم زہراوی (۹۳۶ـ ۱۰۳۶ء) کی کتاب التصریف۔ اس کا پچاس فیصد حصہ میٹریا میڈیکا، ادویہ کی تیاری واستعمال، حبوب واقراص، مراہم وضمادات وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ سلسلہ تیسرے مقالہ سے شروع ہوجاتا ہے۔

ابن واقد (۹۹۷ء) کی کتاب الادویہ المفردہ۔

ابن جزلہ (۱۰۵۴ـ ۱۰۸۰ء) کی منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان۔

جرجانی، شرف الدین اسمٰعیل (م ۱۱۴۰ء) کی ذخیرہ خوارزم شاہی (ج ۶) مشتمل بر قرابادین۔

ابن رشد (۱۱۲۶ـ ۱۱۹۸ء) کی کلیات

ابن بیطار (۱۱۹۷ء ـ ۱۲۴۸ء) کی جامع المفردات۔

حاجی زین العطار (۱۳۲۹ء) کی اختیارات بدیعی۔

داؤد انطاکی (م ۱۵۹۴ء) کی تذکرہ اولی الالباب۔

رستم جرجانی (۱۵۴۴ء) کی ذخیرہ نظام شاہی۔

میر محمد مومن استرابادی (۱۵۵۲ء) کی اختیارات قطب شاہی۔

حکیم امان اللہ خاں (۱۶۷۳ء) کی گنج باد آورد۔

حکیم محمد اعظم خاں (۱۸۱۳ـ ۱۹۰۲ء) کی محیط اعظم اور قرابادین اعظم۔

اطبا نے ادویہ کی شناخت، فراہمی، تحفظ اور طریقہ استعمال وغیرہ کے بارے میں

قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔ ان کے رشحاتِ قلم میں ان کے ذاتی تجربات و مشاہدات کی جھلک صاف دیکھی جا سکتی ہے جس سے ان کی کاوش اور دیدہ ریزی کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں آگے چل کر طبِ مغرب کے لیے بنیاد بنیں۔ اردو زبان میں حکیم محمد کبیر الدین کی کلیاتِ ادویہ سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ حکیم عبد الصمد خاں نے اس روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ حکیم صاحب کو تعلیم و تعلم کا طویل تجربہ ہے۔ آپ جامعہ ہمدرد کی فیکلٹی آف میڈیسن، ڈپارٹمنٹ آف یونانی میڈیسن (سابق ہمدرد طبّی کالج) سے عرصہ سے وابستہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ دوران تدریس طلبہ کے مزاج فہمی کے ساتھ ساتھ تفہیمی تجربات سے بھی گزر ہوا ہوگا چنانچہ موصوف نے قدیم طبّی سرمایے کا مطالعہ کر کے طلبہ کے ذہن کو پیش نظر رکھ کر علم الادویہ کے بنیادی اصول دلنشیں انداز میں تحریر کیا جس میں دواء، غذا، دواء، ذوالخاصّہ کی تعریف، تقسیم، ادویہ کی تاثیر بلحاظ اعضاء، ادویہ کی تاثیر موادِ مرض پر، ادویہ کی تاثیر حرارت غریزی پر، اشکال ادویہ، تحفظ ادویہ، اضرار و اصلاح ادویہ، ادویہ کی ترکیب و آمیز کے احکام وغیرہ جیسے گوناگوں اہم موضوعات پر بڑی محنت سے مواد فراہم کیا گیا ہے۔ اس طرح نصابی نقطۂ نظر سے طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے یہ کتاب یکساں طور پر مفید بن گئی ہے کیونکہ حکیم صاحب نے طبّی مسلمات کے ساتھ ساتھ اپنے مشاہدات و تجربات کو بھی سمونے اور ہم آہنگ کرنے کی مخلصانہ سعی کی ہے۔ امید کہ فنی حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی اور اردو زبان میں طب یونانی کی نصابی کتابوں کی کمی دور کرنے کی ایک مستحسن کوشش بھی ثابت ہوگی۔

| | |
|---|---|
| نئی دہلی | خادمِ فن |
| ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء | شفقت اعظمی |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تبصرہ

از

حکیم احتشام الحق قریشی

پرنسپل اسٹیٹ یونانی میڈیکل کالج الٰہ آباد۔ یوپی۔

یونانی نظام علاج میں علم الادویہ ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہے اور کلیات علم الادویہ طب کے اس اہم شعبہ کے جز اساسی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی عہد سے لے کر آج تک تمام اکابرین فن نے علم الادویہ پر خصوصی توجہ صرف کی ہے۔ اور تا حال اس میں جدید معلومات، نئی تحقیقات اور ضروری اضافات کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض مباحث اور جزئیات ہنوز تحقیق طلب ہیں۔ اور ان کے بارے میں عہد حاضر کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں حقائق تک رسائی کے امکانات روشن ہیں۔

حکیم عبد الصمد خاں صاحب جو ایک تجربہ کار استاذ علم الادویہ ہیں بلاشبہ ان کو پورا حق ہے کہ وہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ اور فن کے تئیں یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے پوری محنت سے اس ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے وہ لائق تشکر و تحسین ہیں۔ زیر نظر کتاب کا مسودہ دیکھ کر حکیم صاحب کی فنی بصیرت اور طب یونانی سے ان کے تعلق کا

اندازہ ہوتا ہے۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک مصنف کامیاب رہے ہیں۔

اس کتاب میں حکیم صاحب نے بعض ایسی جزئیات سے سیر حاصل بحث کی ہے جنکو عام طور پر اہل فن نظر انداز کر جاتے ہیں۔ لیکن جن کی اہمیت و افادیت بہر حال مسلّم ہے۔ امید ہے کہ یہ کوشش طلباء، اساتذہ اور اہل فن میں بار آور رہے گی اور اس کو قبول عام حاصل ہوگا۔

نیک خواہشات کے ساتھ

ڈاکٹر احتشام الحق قریشی

۲۸ر مئی سنہ ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہ
نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی وَنُسَلِّم

# سخنے چند

تخلیق کائنات کے بعد جب انسان وجود میں آیا تو اس کی سب سے پہلی ضرورت بھوک کا احساس اور اس کے ازالہ کی ہوئی۔ چنانچہ گرد و پیش کی اشیاء پر اس نے نظر دوڑائی، جو شئے بھی دستیاب ہو سکی فطری طور پر وہ اس کی جانب مائل ہوا۔ اور بے اختیار اسے اپنے منھ میں رکھا اور موافق اثرات کے تحت محسوس کیا کہ یہ ضرورت اس طرح پوری کی جاسکتی ہے نیز اس میں آہستہ آہستہ تصرّفات کے ذریعہ ارتقائی منازل طے ہوتے گئے۔ پہلا شخص جس نے سب سے پہلے حرارت یا آنچ سے فائدہ اٹھایا وہ آج کے ترقی یافتہ سائنسداں سے جنھوں نے جوہری طاقت پر اپنے تجربات کیئے، کسی طرح کم نہیں۔ ان کا یہ زبردست کارنامہ ہے کہ وہ پتھروں کے درمیان رگڑ سے جو چنگاری پیدا ہوئی اس نے اس چنگاری سے خود بھی فائدہ اٹھایا اور مستقبل میں آنے والی نسلوں کو بھی اس سے بے شمار فوائد حاصل ہوئے اور یہ فیضان آج بھی جاری ہے بنیادی طور پر غذائی ضرورت کی تکمیل کے بعد دوسری ضرورت بھی سامنے آئی. یعنی غذا کے استعمال سے پیدا ہونے والی بعض تکالیف و عوارض جنھیں اس نے "مرض" سے تعبیر کیا چنانچہ اس غیر طبعی حالت کو دور کرنے میں منہمک ہو گیا۔ اس نے اپنے گرد و پیش کی روئیدگی اور معدنیات وغیرہ سے اس غیر طبعی حالت کو بطریق احسن دور کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی۔ انسان نے اپنی تحقیق کو "دوا" سے موسوم کیا جس پر تحقیقات کا غیر مختتم سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

بابلی طب میں چند واقعات ایسے بھی نظر سے گزرے کہ مریض یعنی غیر طبعی حالت والے انسان کو چوراہوں پر لٹا دیا جاتا تھا جہاں اطراف کے رہنے والوں کی ایک عام گذرگاہ ہوتی تھی۔ وہاں اگر خوش قسمتی سے کسی کی نظر اس غیر طبعی حالت والے انسان پر پڑتی اور اس کے ذہن میں کوئی ایسی تدبیر آتی جس کے ذریعہ وہ اس مرضی کیفیت کو دفع کرسکتا تو اس کا علاج شروع کر دیا کرتا تھا۔ اس طرح اس مریض کو شفا حاصل ہو جاتی تھی۔ اس بات کا ثبوت پہلی صدی عیسوی کے ایک طبیب دیسقوریدوس کے یہاں بھی ملتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی کے اس طبیب نے اپنی تمام زندگی صحرا نوردی میں گذاری۔ اس نے جنگلات سے جڑی بوٹیاں حاصل کرکے مریضوں پر تجربات کئے جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔ اس طرح ذخیرہ ادویہ میں کم از کم پانچ سو مفردات کا اضافہ ہوا۔ "کتاب الحشائش" اس کی معروف کتاب ہے جس کو عربی میں اصطفن ابن بسیل نے منتقل کیا بعد میں حسنین ابن اسحاق نے نظر ثانی کرکے اس کے ترجمہ میں چار چاند لگا دیئے اس کتاب کو طب یونانی کی اولین میٹریا میڈیکا ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کی عطا کردہ فہم و فراست کو استعمال کرکے جہاں دیگر بہت سے مفید کام انجام دیئے وہیں اس نے ادویہ کے افعال و خواص، تاثیرات، طریقۂ عمل، کیفیت عمل اور طریقہ استعمال (داخلاً و خارجاً) جاننے اور اس کی توثیق کے لئے چند اصول و ضوابط بھی مدوّن کئے۔ چونکہ ادویہ اپنے اندر قوتِ گویائی نہیں رکھتیں اس لئے یہی مدوّنہ اصول و ضوابط فنِ کلیاتِ ادویہ" کو آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے۔ پھر جب وہ قیاس و تجربہ کی دشوار ترین منزل طے کر چکا تو باعتبار تاثیرات، افعال خواص ادویہ کی شیرازہ بندی کی اور تاثیراتِ ادویہ ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے اصطلاحاتِ ادویہ کی ایک طویل فہرست بھی مرتب کی تاکہ طلباءِ طب کے لئے ادویہ کی تاثیر، کیفیت عمل اور طریقۂ استعمال کی تفہیم کا مرحلہ آسان ہو سکے جس میں سے تجربہ کا اصول اور طریقۂ عمل

طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیے عام ہے۔ برخلاف اس کے قیاس صرف فاضل اطبا، ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں راقم الحروف نے محسوس کیا کہ ہمارے اسلاف نے ہمیں جو قیمتی ورثہ عطا کیا ہے اس کو خلوص ومحبت کے ساتھ تلامذہ تک پہنچا دیا جائے تاکہ وہ اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ راقم الحروف نے دوران تدریس طلبار کی والہانہ محبت اور فن سے وابستگی کو شدت سے محسوس کیا اور ادویہ کے موضوع پر جو کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے "علم الادویہ کے بنیادی اصول" میں اس کا نچوڑ پیش کرنے کی یہ ایک کوشش ہے اور عزیز طلبار کے اسی خلوص ومحبت کا جواب بھی ہے۔ خدا کرے کہ طلبا، و اساتذہ کرام اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں اور تعلیم وتعلم اور افہام و تفہیم کے پیچیدہ مسائل حل کرنے کی جانب یہ ایک پیش رفت ثابت ہو سکے۔

فیکلٹی آف میڈیسن کے اساتذہ وانتظامیہ اور رفقاء کرام راقم الحروف کے شکریہ کے مستحق ہیں جن کی مسلسل ترغیب وتشویق نے اس کتاب کی تصنیف کے لیے مہمیز کا کام کیا۔ ان میں سے محترم جناب حکیم عبدالجبار صاحب، حکیم معتصم نعمانی صاحب، حکیم علاؤالدین خاں صاحب اور حکیم سید مشکور احمد صاحب خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

میں اپنے کرم فرما محترم جناب حکیم جمیل احمد صاحب ڈین فیکلٹی آف میڈیسن کا خاص طور سے شکر گزار ہوں جن کی ہمت افزائی اور رہنمائی نے اس اہم نصابی ضرورت کی تکمیل کے لیئے راقم کو آمادہ کیا اور جس کے نتیجہ میں خاکسار کی یہ ادنیٰ کاوش معرض وجود میں آئی۔

فقط

راقم الحروف حکیم عبدالصمد خاں لکچرر علم الادویہ
ڈپارٹمنٹ آف یونانی میڈیسن
فیکلٹی آف میڈیسن، جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
ویعلمہم الکتاب والحکمۃ

# دواء ـــ غذاء اور دواءِ ذوالخاصہ

**دوا کی تعریف** جو اشیاء حصول شفاء کی غرض سے اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں وہ ادویہ کہلاتی ہیں، چاہے وہ بسیط ہوں یا مرکب ہوں۔ ادویہ بدن کے اندر ایک نئی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں، یعنی مرضی کیفیت کو دور کر کے صحت کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی لئے اطباء کے قول کے مطابق "ادویہ بالکیفیت اثر کرتی ہیں۔

**غذا کی تعریف** جو اشیاء تغذیۂ بدن کی غرض سے (بدل ما یتحلل کے طور پر) استعمال کی جاتی ہیں وہ اغذیہ کہلاتی ہیں۔ بقول اطباء، "غذا بالمادّہ اثر کرتی ہے"۔ غذا کا مادہ ضروری تغیرّات و استحالات کے بعد جزوِ بدن بن جاتا ہے۔

**دواء اور غذاء میں فرق** دواء اور غذاء کے درمیان کوئی ایسا بنیادی فرق نہیں ہے جو ان دونوں کے درمیان حدّ فاصل یعنی جدا کرنے والی لائن قائم کر سکے۔ ان میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف ان کے استعمال کی غرض اور موقع کے لحاظ سے ہے۔ اس لیئے یہ ممکن ہے کہ ایک ہی چیز ایک وقت میں تغذیۂ بدن کی غرض سے استعمال کی جائے اور اس لحاظ سے وہ غذا کہلائے، لیکن وہی چیز دوسرے وقت میں ازالہ مرض

کی غرض سے استعمال کی جائے تو اس لحاظ سے وہ چیز دوا کہلائے۔ چنانچہ اس قسم کی چیزوں کو جو دونوں مقاصد کے لیے استعمال کی جائیں دوائے غذائی یا غذائے دوائی کہتے ہیں۔ لیکن ان دونوں اصطلاحات کو استعمال کرتے وقت اتنا فرق ضرور کرتے ہیں کہ کسی چیز میں جس غرض کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اسی مناسبت سے لفظ دوا، یا غذا، پہلے لایا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی چیز میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور دوائیت کم، یعنی اس چیز سے زیادہ تر بدن کو غذا پہنچانے کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے ایسی چیزوں کو غذائے دوائی کہتے ہیں۔ اگر کسی چیز میں دوائیت زیادہ ہوتی ہے اور غذائیت کم، یعنی اس سے ازالۂ مرض کا فائدہ زیادہ حاصل کیا جاتا ہے تو ایسی چیزوں کو دوائے غذائی کہتے ہیں۔ مثلاً خرفہ، باقلہ، پالک، بتھوا وغیرہ

حالانکہ دوا اور غذا کے درمیان حدِ فاصل قائم کرنا دشوار ہے لیکن تجربہ کی روشنی میں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ بعض چیزیں محض دوا کے طور پر ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ اور ان میں غذا بننے کی صلاحیت قطعاً نہیں ہوتی۔ ایسی چیزیں دوائے مطلق کہلاتی ہیں۔ لیکن کسی ایسی چیز کا ملنا ناممکن ہے جو ہمیشہ صرف غذا کے طور پر ہی استعمال ہوتی ہو اور اس کا کوئی جز کسی بھی حالت میں بطور دوا استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا میں غذائے مطلق کا کوئی وجود ممکن نہیں ہے۔ مثلاً بعض اطباء گندم، چاول، بیضۂ مرغ اور لحم (گوشت) کو غذائے مطلق تصوّر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ایک ناقص خیال ہے کیونکہ گندم سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے جس کو روغنِ گندم کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو داد کے ازالہ کی غرض سے بطورِ دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گندم اور چاول میں نشاستہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اور نشاستہ کو تمام اطباء حضرات نے دوا تسلیم کیا ہے اسی طرح بیضۂ مرغ سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے جو روغنِ بیضۂ

مرغ کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ جو بالوں کو اگانے اور ان کو بڑھانے کی غرض سے دوا" استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بیضۂ مرغ کو ضعفِ باہ میں بطور مقوی باہ دوا کی حیثیت سے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح لحمِ کبوتر کو مرض فالج ولقوہ میں بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

ذوالخاصہ

نوعیتِ عمل کے لحاظ سے ادویہ کی دو قسمیں ہیں :

۱ بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جو مختلف حالات میں واردِ بدن ہونے کے بعد جو عمل کرتی ہیں طبی اصول کے مطابق ہمیں ان کی نوعیت عمل معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً، اصل السوس سعال کے لئے مفید ہے کیونکہ یہ منفث بلغم ہے یعنی عروقِ خشنہ کو کشادہ کر کے پھیپھڑوں سے بلغم کا اخراج کر دیتی ہے۔

اسی طرح لعابِ ریشۂ خطمی اور اسپغول (بزر قطونا) زحیر کے لیے مفید ہیں کیونکہ یہ اپنی مخصوص لعابیت کی وجہ سے امعاء کی خراش کی تکلیف میں سکون بخشتی ہیں۔

۲ بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ مختلف امراض میں ان کی نوعیتِ عمل ہمیں معلوم ہوتی ہے لیکن واردِ بدن ہونے کے بعد وہ کس طرح عمل کرتی ہیں اور وہ اپنا مخصوص فائدہ کس طرح پہنچاتی ہیں، اس بارے میں ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی سوال کرے کہ یہ دوا اس مخصوص مرض میں کیوں مفید ہے؟ تو اس کا جواب ہمارے پاس صرف اتنا ہی ہے کہ بس ایسا ہی فائدہ تواتر کے ساتھ مشاہدہ میں آیا ہے۔

اس قسم کی ادویہ کو جن کی نوعیت عمل تو ہمیں معلوم نہیں، لیکن مختلف امراض میں ان کا فائدہ یقینی طور پر معلوم ہے اور اکثر تجربہ میں بھی آچکا ہے، اسی کو اطباء

ذوالخاصہ کہتے ہیں۔ مثلاً تریاقات سموم جن کو فادزہر بھی کہتے ہیں۔ محض تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کسی خاص زہر کا اثر کسی دوسری خاص دوا سے رفع ہو جاتا ہے لیکن اس سلسلہ میں کوئی دلیل نہیں دی جا سکتی کہ وہ خاص دوا اس مخصوص زہر کے لیے کیوں تریاق ہے۔ جس طرح تریاق کی نوعیتِ عمل بتانے میں ہم قاصر ہیں اسی طرح سموم کی نوعیتِ عمل بتانا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ یہ ہم نہیں بتا سکتے کہ زہر انسانی حیات کے واسطے مہلک اور قاتل اثر کیوں رکھتے ہیں؟ مختصر یہ کہ ذوالخاصہ اور سموم وہ عجیب اثر رکھنے والی چیزیں ہیں جو اپنی صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر اثر کرتی ہیں۔

**ادویہ مسہلہ کیونکر عمل کرتی ہیں؟** یہ علم طب کا مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ جالینوس اور دیگر اطباءِ قدیم نے اپنے اپنے طور پر مختلف انداز میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ ادویہ مسہلہ پہلے بدن کے سب سے زیادہ رقیق مواد اور رطوبات کو امعاء کے راستہ خارج کرتی ہیں اس کے بعد آہستہ آہستہ دیگر غلیظ مواد خارج ہوتے ہیں۔

بعض اطباء کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ اپنے مشابہ مواد کو اپنی مشابہت یا ایک جیسا ہونے کی وجہ سے خارج کرتی ہیں۔ مثلاً سقمونیا (محمودہ) مسہلِ صفراء ہے کیونکہ صفراء اور سقمونیا اپنے جوہر کے لحاظ سے دونوں ہم شکل اور مشابہ ہیں۔

لیکن اطباءِ جدید نے دونوں جوابات کو قبول نہیں کیا ہے۔ ان کے نزدیک صحیح جواب یہ ہے کہ ادویہ مسہلہ بالخاصہ بدن کے مخصوص مواد کو جذب و خارج کرتی ہیں۔

باب دوئم ۲

# مزاجِ ادویہ

تعریف مزاج

مزاج اس نئی کیفیت کا نام ہے جو چند عناصر کے آپس میں ملنے کے بعد اور اس کی متضاد کیفیات کے فعل و انفعال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس کو مزاج کہتے ہیں۔

اطباءِ قدیم کے نزدیک عناصر کی تعداد چار ہے، (۱) آگ (۲) پانی (۳) مٹی (۴) ہوا۔ اس لحاظ سے ان کی اصلی اور بنیادی کیفیات بھی چار ہی ہوں گی یعنی حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست۔

جب عناصر آپس میں ملتے ہیں تو ان کی کیفیات اربعہ میں فعل وانفعال ہوتا ہے یعنی ہر عنصر خود بھی ٹوٹتا ہے اور دوسروں کو بھی توڑتا ہے۔ نتیجۃً ایک درمیانی درجہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام مزاج ہے۔

اطباءِ قدیم کے نزدیک آگ، حار یابس، پانی، بارد رطب، مٹی، بارد یابس، اور ہوا حار رطب ہے۔

جن مرکبات میں حار عنصر یعنی آگ اور ہوا زیادہ ہوتے ہیں وہ مرکبات مزاج کے لحاظ سے حار ہوں گے۔ جن مرکبات میں بارد عنصر یعنی پانی یا مٹی زیادہ ہوتے ہیں ان کا مزاج بارد ہوگا۔ جن مرکبات میں رطب عنصر یعنی پانی اور ہوا زیادہ ہوتے ہیں ان

کے مزاج رطب اور جن میں یابس عنصر یعنی آگ اور مٹی زیادہ ہوتے ہیں ان کے مزاج یابس ہوں گے ۔

اطبّاء قدیم کا یہ بھی خیال ہے کہ جب یہ عناصر خالص حالت میں ہوتے ہیں تو ان میں ان کی اصلی کیفیات نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر پانی کو اصلی حالت میں دیکھا جائے جبکہ بیرونی اثرات سے اس کی طبعی حالت نہ بدلی ہو تو پانی کے اندر اوسط درجہ کی برودت پائی جائے گی یعنی وہ نہ تو بہت زیادہ بارد محسوس ہوگا اور نہ ہی بہت زیادہ حار۔ اسی طرح ہوا طبعی حالت میں رطب، مٹی یابس اور آگ حار محسوس ہوگی۔

نیز اطبّاء قدیم کے نظریہ کے مطابق موالیدِ ثلاثہ (نباتات، جمادات، حیوانات) مذکورہ بالا عناصر اربعہ کے مجموعہ سے ہی وجود میں آئے ہیں۔ چنانچہ دنیا کی کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں بتائی جا سکتی جس کا وجود عناصرِ اربعہ کے بغیر ہوا ہو چونکہ ادویہ کا شمار بھی موالید ثلاثہ میں ہی ہے خواہ وہ مفرد ہوں یا مرکب، دوا کی تعریف کے لحاظ سے ان کو دوا ہی کہا جائے گا۔

## اقسامِ مزاجِ ادویہ

- مزاجِ اولیٰ
- مزاجِ ثانی
  - مزاجِ ثانی مستحکم
  - مزاجِ ثانی غیر مستحکم
    - رخو مطلق
    - رخو جدًا
    - رخو بافراط

تفصیل اقسام مزاجِ ادویہ | مزاجِ ادویہ کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں

(۱) مزاجِ اولیٰ (مزاج اوّلی)

(۲) مزاجِ ثانی

مزاج اولیٰ | مزاجِ اولیٰ وہ مخصوص کیفیت ہے جو کسی دوا میں چند عناصر کے آپس میں ملنے اور فعل و انفعال کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہو۔ ایسے مزاج کو مزاجِ اصلی یا مزاجِ طبعی کہتے ہیں۔ ایسی ادویہ مفرد القویٰ ہوا کرتی ہیں۔

مزاج ثانی | مزاجِ ثانی اس مزاج کو کہتے ہیں جو ادویہ میں ایک سے زیادہ مزاج رکھنے والے اجزا سے وجود میں آئے۔ یعنی وہ ادویہ ایسے مختلف اجزاء سے مرکب ہوں جو بذاتِ خود اپنا اپنا مزاج رکھتے ہوں۔ چنانچہ ایسی دواء کے ترکیبی عناصر حقیقت میں وہی اجزاء ہوتے ہیں جو خود بھی مرکب ہوتے ہیں اور جو باہم فعل و انفعال کے بعد ایک نئی اور ملی جلی کیفیت یعنی مزاج ثانی پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح مزاجِ اولیٰ کے عناصر تمام مرکبات میں اپنی اپنی صورت پر قائم رہتے ہیں اسی طرح مزاجِ ثانی کے عناصر بھی مرکب میں اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں۔ مثلاً دودھ طبعی طور پر ایک خاص قسم کی مائیت، روغن و پنیر سے مرکب ہے۔ دودھ کے تجزیہ سے یہ تینوں اجزاء الگ الگ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس قسم کی ادویہ کے اندر تمام اجزاء اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں تو پھر لازمی طور پر ان اجزاء سے مختلف اثرات اور افعال ضرور صادر ہوں گے۔ ایسی دوا کو اسی وجہ سے مرکّب القویٰ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوا مختلف قوتوں اور مختلف جوہروں سے مرکب ہوتی ہے۔ یہ قوتیں کم و بیش مختلف ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ

اختلاف تضاد کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی دوا کا ایک جوہر قابض عروق ہوتا ہے تو اس دوا کا دوسرا جوہر مفتح عروق ہوتا ہے۔

بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا، اطبّا جب کسی دوا کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کی قوت چند مختلف قوتوں سے مرکب ہے تو اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس دوا کا ایک جز حرارت پیدا کرتا ہے اور وہی جز برودت بھی پیدا کرتا ہے اور اسی ایک جز سے دونوں افعال الگ الگ صادر ہوتے ہیں چونکہ ایک ہی جز سے ایک وقت میں دو مخالف افعال کا صادر ہونا ناممکن ہے اس لیے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونوں افعال اس دوا کے مختلف اجزا کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس دوا کی ترکیب میں شامل ہیں۔

**جوہر فعّال** ادویہ کے اندر مختلف قسم کے جوہر عام طور پر کم و بیش ہوا کرتے ہیں۔ ان مختلف جوہروں میں سے جو جوہر زیادہ قوی اور غالب ہوتا ہے اور اس دوا کے استعمال سے اس غالب جوہر کا اثر حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کو جوہرِ فعّال، جوہرِ مؤثر یا جوہرِ اصلی کہتے ہیں۔ مثلاً افیون جو پوست خشخاش کا دودھ یا عصارہ ہے۔ یہ عصارہ ہونے کے باوجود متعدّد جواہر سے مرکّب ہوتا ہے۔ اس کا ایک جوہر منوّم و مسکّنِ الم ہوتا ہے اور اسی فائدہ کے لئے افیون کو بطورِ دوا استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ یہی جزءِ افیون کا جوہر فعّال کہلاتا ہے برعکس اس کے افیون کا ایک دوسرا جوہر قوی مقی ہوتا ہے جس کو افیونِ مقی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ افیون میں اور بھی کئی اجزا پائے جاتے ہیں جو اکثر استعمال نہیں کیئے جاتے۔

قدرتی ادویہ مرکب القویٰ ہوتی ہیں۔ دنیا کی زیادہ تر نباتی اور حیوانی

ادویہ جو قدرتی طور پر پائی جاتی ہیں وہ حقیقت میں مختلف اجزاء سے مرکب ہوا کرتی ہیں جن کے اجزاء کو تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ ہم الگ کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مثلاً دودھ سے گھی، پنیر، پانی اور شکر جیسے اجزاء نکالے جاتے ہیں۔ اسی طرح معدنی ادویہ بھی جب تک ان کو مصنوعی طریقوں سے خالص نہ بنالیا جائے مختلف اجزاء سے مرکب ہوا کرتی ہیں۔

**ثفل (پھوک)** جب ہم کسی مرکب القویٰ دواء کے جزء کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس دواء کو پانی یا کسی مناسب عرق و سیال میں بھگو دیتے ہیں اور پھر اس کو نچوڑ کر اس کا عصارہ یا روغن وغیرہ حاصل کر لیتے ہیں یا عرق کشید کرتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر اس دواء کے اجزاء مؤثرہ سیال میں آجاتے ہیں اور دوسرا اجزء پھوک کی شکل میں جو کپڑے یا چھلنی کے اوپر رہ جاتا ہے اس کو ہم ثفل (پھوک) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

**ترکیب طبعی و ترکیب صناعی** جس مرکب میں چند اجزاء شامل ہوتے ہیں اس کے مرکب ہونے کی دو صورتیں ہیں (۱) ترکیب طبعی (۲) ترکیب صناعی۔

**ترکیب طبعی** طبعی ترکیب کو قدرتی ترکیب بھی کہتے ہیں مثلاً دودھ کی ترکیب جو قدرتی طور پر ایک خاص قسم کی مائیت، روغن اور پنیر سے مرکب ہوتا ہے تینوں اجزاء اپنی جگہ الگ الگ چند عناصر سے مرکب ہوتے ہیں اور اپنا اپنا خاص مزاج رکھتے ہیں۔ ایسی چیزوں کو مرکب طبعی کہتے ہیں۔

**ترکیب صناعی** یہ وہ ترکیب ہے جو دواخانوں میں ترکیب طبعی رکھنے والی ادویہ سے حاصل ہوتی ہے ان کی ترکیب میں

مختلف ادویہ کم وبیش مقدار میں شامل ہوتی ہیں جن میں سے ہر دوا اپنے ترکیبی اجزاء کے لحاظ سے اپنا خاص مزاج رکھتی ہے۔ تمام ادویہ جب مل جاتی ہیں تو مرکّب مجموعہ میں ایک نئی اور ملی جلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس دوا میں شامل مختلف اجزاء اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں اس لیئے وہ اپنا اپنا اثر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی دوا سے مختلف اوقات اور مختلف اعضاء میں ایک دوسرے کے مخالف اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس دواء کے مؤثر اجزاء افعال کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر گلسرخ کا ایک جوہر حار ہے اور دوسرا جوہر بارد ہے۔ اسی طرح اس کے اندر ایک جوہر ملیّن ہے اور دوسرا قابض ہوتا ہے۔ اسی طرح ریوند چینی شروع میں اسہال لاتی ہے اور آخر میں قبض پیدا کر دیتی ہے۔

## اقسام مزاجِ ثانی بہ لحاظ استحکام اور عدم استحکام

مزاجِ ثانی کی دو قسمیں ہیں

۱۔ مزاجِ ثانی مستحکم

۲۔ مزاجِ ثانی غیر مستحکم (مزاجِ ثانی رخو)

**۱۔ مزاجِ ثانی مستحکم** کبھی مزاجِ ثانی کے اجزاء اس قدر مضبوطی کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ آگ کے ذریعہ حرارت پہنچانے سے بھی جدا نہیں ہوتے۔ ایسے مزاج کو مزاجِ ثانی مستحکم کہتے ہیں۔ مثلاً طلاء، نقرہ، پیتل اور تانبہ (مس، زہرہ) وغیرہ۔

**۲۔ مزاجِ ثانی غیر مستحکم (مزاجِ ثانی رخو)** کبھی مزاجِ ثانی کے اجزاء اتنی مضبوطی

کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتے یعنی ان کی ترکیب میں ڈھیلا پن ہوتا ہے۔ ان کے اجزاء کو آسانی کے ساتھ جدا کیا جا سکتا ہے۔ ایسے مزاج کو مزاجِ ثانی غیر مستحکم یا مزاجِ ثانی رخو کہتے ہیں۔ مزاجِ ثانی غیر مستحکم کی کمی و بیشی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں :

(۱) رخو مطلق (۲) رخو جداً (۳) رخو بافراط۔

**۱۔ رخو مطلق** یہ وہ مزاجِ ثانی غیر مستحکم ہے جس کی ترکیب اتنی غیر مستحکم ہو کہ پانی میں جوش دینے سے تو نہیں، لیکن براہِ راست آگ کی حرارت پہنچانے سے اس کے جواہر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ایسے مزاج کو مزاجِ ثانی رخو مطلق کہتے ہیں۔ مثلاً بابونہ، اس میں جوہرِ اوّل قابض ہے اور جوہرِ دوم محلّل ہے۔ یہ دونوں جوہر بابونہ کو پانی میں جوش دینے سے الگ نہیں ہوتے۔ بابونہ کو جب پانی میں جوش دیا جاتا ہے تو اس کے یہ دونوں ہی جواہر ایک ساتھ ملے ہوئے بابونہ سے نکل کر پانی میں آجاتے ہیں۔ یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک جوہر پانی میں آجائے اور دوسرا جوہر بابونہ میں ہی رہ جائے۔ لیکن جب بابونہ کو براہِ راست آگ میں جلایا جاتا ہے تو اس کے دونوں جواہر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔

**۲۔ رخو جداً** بعض اوقات اس کی یہ ترکیب کچھ زیادہ ضعیف ہوتی ہے یعنی وہ ترکیب سادہ طور پر پانی میں دھونے سے تو نہیں، مگر پانی میں جوش دینے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ اور ایک جوہر دوسرے جوہر سے الگ ہو جاتا ہے۔ ایسے مزاج کو مزاجِ ثانی رخو جداً کہتے ہیں۔ مثلاً عدس مسلم (مسور) جس میں ایک جوہر محلّل ہے جو پانی میں جوش دینے سے خارج ہو جاتا ہے اس کے اجزاءِ لطیفہ جن میں قوتِ محللہ ہوتی ہے وہ عدس مسلم سے نکل کر پانی

میں آجاتے ہیں اور عدس مسلم کا دوسرا جوہر جو قابض ہوتا ہے وہ عدس مسلم میں باقی رہ جاتا ہے یعنی پانی میں عدس مسلم کو جوش دینے سے اس کا محلل جوہر، قابض جوہر سے الگ ہو جاتا ہے۔

**۳۔ رغو بافراط** بعض اوقات دوا کی یہ ترکیب اتنی زیادہ ضعیف ہوتی ہے کہ صرف پانی میں دھونے سے اس کے جواہر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کاسنی، جو متعدد جواہر سے مرکب ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک جوہر بورقی مفتح عروق ہوتا ہے اور دوسرا بارد و قابض ہوتا ہے۔ اس کا مفتح جوہر صرف برگ کاسنی کو دھونے سے الگ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ جوہر برگ کاسنی کی بیرونی سطح پر ہی پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کا دوسرا جوہر جو قابض ہوتا ہے اس کے جسم میں باقی رہ جاتا ہے۔

**ترکیب کے بعد استحالہ** جب ایک دوا دوسری دوا کے ساتھ ملائی جاتی ہے تو کبھی دونوں اجزاء اپنی اصلی صورت پر کچھ مدّت تک باقی رہتے ہیں مثلاً سرکہ اور عسل خالص (شہد) ملانے سے سکنجبین بنتی ہے جس میں دونوں اجزاء اپنی اصلی صورت پر قائم رہتے ہیں اور کبھی ان دونوں دواؤں میں مکمل طور پر تغیّر و استحالہ ہو جاتا ہے اور ان کی اصلی صورت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً جب نوشادر اور چونے کا پانی ملایا جاتا ہے تو ان کے استحالہ کے بعد ایک نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تیزاب گندھک میں جب تانبہ ملایا جاتا ہے تو طوطیا بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر گنّے کے رس میں سرکہ ڈال دیا جائے تو اس کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اسی طرح دودھ میں ترشی شامل کرنے سے دودھ پھٹ جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی مرکّب دوا کے تمام اجزاء اپنی اصلی صورت اور خواص پر ہمیشہ قائم رہیں۔ بعض صورتوں میں قائم رہتے ہیں اور بعض صورتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

باب سوئم ③

# ادویہ کے اجزاءِ ترکیبی

تقریباً تمام نباتی، حیوانی ادویہ طبعی طور پر مرکب القویٰ ہوا کرتی ہیں۔ ان ادویہ کے تمام اجزاء کی شناخت کرنا اور ان کو حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے۔ اس وقت صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان ادویہ میں کئی قسم کے مختلف خواص رکھنے والے اجزاء پائے جاتے ہیں جو کم یا زیادہ مقدار میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ایسے اجزاء کی اصلی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس میں سے چند اجزاءِ ترکیبی حسب ذیل ہیں:

۱۔ حموضات (ترشیاں)۔ ترشیاں زیادہ تر لیموں، تمر ہندی، آلو بخارا، انار ترش میں پائی جاتی ہیں۔

۲۔ مالح (نمکیات) جو چند نباتات کو جلا کر راکھ بنا کر حاصل کئے جاتے ہیں مثلاً نمکِ ترب، نمکِ شعیر، نمکِ چرچٹہ، نمکِ کنجد، نمکِ پلاس وغیرہ۔

۳۔ اساس ایسے مواد جو ترشیوں کے ساتھ مل کر نمک کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

۴۔ شکر اور نشاشتہ جات یہ اجزاء نباتات سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً نیشکر (گنا)، عنب (انگور)، چقندر اور گندم وغیرہ۔

۵۔ مواد بیضیہ ولحمیہ جو حیوانی و نباتاتی ادویہ سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سفیدی بیضۂ مرغ اور حیوانات کے مرارے، مغز حیوانات اور خصیۂ حیوانات وغیرہ۔

۶- اصماغ (گوند) | مختلف قسم کے گوند جو نباتات سے حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے بعض آسانی سے پانی میں حل ہو جاتے ہیں اور بعض پانی میں حل نہیں ہوتے۔ مثلاً صمغ عربی، صمغ پلاس، صمغ کتیرا وغیرہ۔

۷- روغن | بعض لطیف اور کثیف قسم کے روغن جو نباتات اور حیوانات سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ مثلاً روغن بید انجیر، روغن بادام، روغن زیتون۔ چربیاں موم روغن بیضۂ مرغ وغیرہ۔

۸- راتینج (رال) | رال سے گوند جیسے مواد مراد ہیں جو پانی میں تو حل نہیں ہوتے لیکن شراب میں حل ہو جاتے ہیں۔ یہ مواد ٹھوس اور بھربھرے ہوتے ہیں۔ ان کی سطح چمکدار ہوتی ہے۔ مثلاً رال اور سقمونیا وغیرہ۔

۹- خشبی مواد | یعنی لکڑی کے مواد، جو نباتات کے برگ اور شاخوں سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

۱۰- رنگین مواد | مثلاً گلنار فارسی میں سرخ رنگ، زعفران اور ہلدی میں زرد رنگ اور خیارشنبر میں سیاہ رنگ پایا جاتا ہے۔

۱۱- خمیر پیدا کرنے والے مواد | ایسے مواد نباتات اور حیوانات سے حاصل کیے جاتے ہیں مثلاً کفِ دریا، تاڑی وغیرہ۔

۱۲- جوہر فعالہ | چند جوہر فعّال جن کی ماہیت ان سب سے علٰحدہ ہے۔ مثلاً جوہرِ اذراقی (جوہر کچلہ)، جوہر صبر، جوہر افیون۔ جوہر بیش، ان میں سے اکثر جوہر مزے کے لحاظ سے تلخ اور شکل کے لحاظ سے بعض سیال ہوتے ہیں۔ بعض جامد ہوتے ہیں جامد جوہر اکثر بے رنگ اور مختلف قلموں کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔

# کیفیاتِ ادویہ

## دواءِ حار۔ بارد اور معتدل

**دواءِ معتدل** | بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا اطباء جب کسی دوا کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ دواء معتدل ہے تو اس سے ان کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ یہ دواء حقیقت میں معتدل ہے کیوں کہ دنیا میں کسی چیز کا حقیقی طور پر معتدل پایا جانا ناممکن ہے اور نہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس دواء میں ایسا اعتدال پایا جاتا ہے جیسا کہ انسان میں۔ اس کا مزاج انسانی مزاج کی طرح ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو دواء دواء ہی کیوں رہتی، وہ انسان نہ بن جاتی۔ بلکہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ دواء جب وارد بدن ہو کر حرارت غریزی سے متاثر ہوتی ہے اور اعضاء کی قوت ہاضمہ کے اثر سے اس کے اجزاء نکل آتے ہیں جن کو عمل کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور بدنِ انسانی میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو انسانی مزاج کے خلاف نہیں ہوتی اس لیے اس سے بدن انسانی میں کوئی خاص اثر پیدا نہیں ہوتا جو اعتدال سے ہٹا ہوا ہو۔ گویا کہ وہ دواء اپنے فعل کے اعتبار سے معتدل ہوتی ہے۔

**دواءِ حار اور دواءِ بارد** | جب اطباء کسی دواء کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ حار ہے یا بارد ہے تو اس سے ان کی مراد یہ نہیں ہوتی ہے کہ اس دواء کا جوہر انتہائی حار ہے یا بارد، اور نہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کا جوہر انسانی بدن کے لحاظ سے حار ہے یا بارد بلکہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس دواء سے انسانی بدن میں اتنی حرارت اور برودت پیدا ہو جاتی ہے جو انسانی بدن کی حرارت غریزی کے مقابلہ میں حار یا بارد ہو۔ گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی دواء ایک شخص کے لیے کم حار ہوتی ہے اور دوسرے شخص کے

لیے زیادہ حار ہوتی نہ ہے یعنی ایک ہی دوا بدنِ انسانی کے لحاظ سے بارد ہوتی ہے اور بدن عقرب (بچھو) کے لحاظ سے حار ہوتی ہے لیکن بدنِ حیّہ (سانپ) کے لحاظ سے بارد ہوتی ہے۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مختلف اشخاص میں دوا کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت کم و بیش ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح مختلف ادویہ کے اثرات مختلف اشخاص میں کم و بیش اور جلد یا دیر میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔

**درجاتِ ادویہ** بدنِ انسانی میں کمی بیشی کے لحاظ سے ادویہ کی تاثیرات مختلف ہوا کرتی ہیں بعض ادویہ تیزی کے ساتھ تغیّر و استحالہ پیدا کرتی ہیں اور بعض سستی کے ساتھ۔ بعض اوقات ایک دوا ایک گرام کی مقدار میں بھی کوئی اثر نہیں کرتی اور دوسری دوا اتنی ہی مقدار میں مہلک ثابت ہوتی ہے اسی بنا پر اطباء نے دوا کے ضعف و قوت کے لحاظ سے معیار کے طور پر ان کے درجات مقرر کیے ہیں۔

## درجاتِ ادویہ مقرر کرنے کے شرائط

چونکہ درجاتِ ادویہ کا مقرر کرنا دوا کی مقدارِ تاثیر پر منحصر ہے اور مقدارِ تاثیر کا اندازہ محض تجربہ سے ہوا کرتا ہے اس لیے تجربہ کے طور پر ادویہ کے درجات قائم کرنے کے لیے اطباءِ قدیم نے چند ضروری شرائط مقرر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تجربہ کی جانے والی دوا اپنی مکمل مقدارِ خوراک میں استعمال کرائی جائے، زیادتی نہ کی جائے اور نہ کمی کی جائے۔

۲۔ اس دوا کا استعمال بار بار نہ کیا جائے۔

۳۔ جس بدن پر اس دوا کا تجربہ کیا جائے وہ بدن معتدل ہو ورنہ اگر بدن میں حرارت کی زیادتی ہوگی اور درجہ دوئم کی حار دوا اس کو استعمال کرائی جائے گی تو اس کا اثر معتدل بدن کے مقابلہ میں اس میں جلدی اور تیز ہوگا۔

۴۔ اس سلسلہ میں بعض اطباءِ قدیم نے وقت اور موسم کے معتدل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا ہے کیونکہ معمولی دواء حار کا اثر شدید موسم گرما میں نہایت شدید ہوتا ہے۔ اس طرح معمولی بارد ادویہ شدید موسمِ سرما میں نہایت قوت کے ساتھ عمل کرتی ہیں اس کے برعکس ادویۂ حارہ کا اثر موسم سرما میں اور ادویۂ باردہ کا اثر موسم گرما میں آہستہ آہستہ اور کم مرتب ہوتا ہے۔

اطباءِ قدیم نے تاثیراتِ ادویہ کے ضعف و قوت کے لحاظ سے دواءِ معتدل کے علاوہ چار درجات متعیّن کئے ہیں۔

(۱) درجہ اوّل (۲) درجہ دوم (۳) درجہ سوئم (۴) درجہ چہارم۔

۱۔ **درجہ اوّل** درجہ اوّل کی دواء وہ ہے جس کو استعمال کرنے کے بعد بدنِ انسان میں اس کی کیفیت سے جو اثر پیدا ہو وہ محسوس نہ ہو۔ ہاں اگر اس کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو اس کی حرارت یا برودت کے اثرات معمولی طور پر ظاہر ہوں۔

**دواء درجۂ اوّل اور دواءِ معتدل میں فرق** دواء درجۂ اوّل اور دواءِ معتدل میں فرق یہ ہے کہ درجہ اوّل کی دواء کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے اس کا اثر نمایاں ہو جاتا ہے لیکن دواءِ معتدل کو بار بار اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کے بعد بھی کوئی نمایاں اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

۲۔ **درجہ دوئم** درجہ دوم کی دواء کا اثر درجہ اوّل کی دواء کے مقابلہ میں قوی ہوتا ہے مگر اتنا نہیں کہ اعضاء کے افعال میں کوئی خلل نمایاں طور پر ظاہر ہو سکے اور نہ ہی اس سے براہِ راست طبیعت کی رفتار اور طبعی افعال میں کوئی فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اگر طبعی افعال میں اس سے کوئی فرق پڑتا بھی ہے تو بالعرض یعنی کسی اور وجہ سے ہوتا ہے۔ ہاں

اگر اس کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جائے تو اعضاء کے افعال میں نمایاں طور پر خلل واقع ہوسکتا ہے۔

طبعی افعال میں بالعرض یا کسی اور وجہ سے فرق آنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً درجہ دوئم کی ایسی حار دوا، استعمال کی جائے جو معمولی مسہل بھی ہو اور اتفاقی طور پر کسی اندرونی سبب سے اس شخص میں پہلے سے دستوں کے لیئے ماحول سازگار ہو اور امید کے خلاف اس کو بہت زیادہ دست آجائیں اور دستوں کی زیادتی سے اس کے بدنی افعال میں نقصان کی حد تک تبدیلی پیدا ہو جائے۔

۳۔ درجہ سوئم | درجۂ سوئم کی دوا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فعل کی قوت اور شدت سے براہِ راست بدنی افعال میں نمایاں طور پر خلل پیدا ہو جائے مگر اتنا نہیں کہ اس سے نوبت ہلاکت تک پہنچ جائے۔ ہاں اگر اس کو بار بار زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو انجام ہلاکت یا فسادِ بدن تک واقع ہوسکتا ہے۔

۴۔ درجہ چہارم | درجہ چہارم کی دوا سے مراد یہ ہے کہ اس دوا کا فعل اس قدر قوی ہو کہ وہ بدنی نظام کو درہم برہم کردے اور انسان کو ہلاک کر دے۔ درجہ چہارم کی ادویہ کو شیخ الرئیس بوعلی سینا نے ادویۂ سمّی کہا ہے۔

ادویہ کے چاروں درجات کی کمی بیشی کے لحاظ سے پھر تین درجات متعین کیئے ہیں (۱) اوّل، (۲) متوسط، (۳) آخر۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہ دوا درجہ دوئم کے اول یا وسط یا آخر میں ہے۔ کسی درجہ کا اوّل حصہ اس کے اثر کی کمی کو ظاہر کرتا ہے اور آخر حصہ اثر کی زیادتی کو اور متوسط حصّہ دوا کے درمیانی اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

66454

# دواءِ سمّی اور سمِ مطلق

**دواءِ سمّی** دوائے سمّی یا زہریلی دوا، اس دوا کو کہتے ہیں جس کو مکمل طور پر یا اس کے کسی جزو کو علاج و معالجہ کے لیئے بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ دواءِ سمّی کا اثر کیفیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے حبّ السلاطین (جمالگوٹہ) جس کے اندر ایک مسہل جزو پایا جاتا ہے اور اس مسہل جزو کی وجہ سے اس کو کبھی دوا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ حب السلاطین ایک قوی مسہل ہے اس لیئے اسہال کی تیزی اور زیادتی سے گاہے یہ باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے۔

حبّ السلاطین کے علاوہ دواءِ سمّی کی اور بھی کئی مثالیں ہیں لیکن آج کے جدید دَور میں کوئی بھی مثال دواءِ سمِ مطلق کی نہیں تسلیم کی جاتی۔ اطبّاءِ قدیم نے سم الفار، بیش، اذراقی جیسی کئی چیزوں کو دوا استعمال نہیں کیا تھا بلکہ ان کو سمِ مطلق تصور کرتے تھے مگر دورِ جدید میں ایسی تمام دوائیں مختلف صورتوں میں علاج و معالجہ کی غرض سے استعمال ہو رہی ہیں اور انتہائی سریع التاثیر خیال کی جاتی ہیں۔

**سمِ مطلق** سمِ مطلق یا زہر خالص وہ دوا ہے جو نامعلوم طور پر انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور اس کا کوئی جزو کبھی بھی علاجِ امراض کے لیئے بطورِ دوا استعمال نہیں کیا جاتا۔ سمِ مطلق کا اثر صورت نوعیہ سے صادر ہوتا ہے۔

## باب چہارم ④

# تاثیرِ ادویہ کے مختلف احکام

بدنِ انسان میں بحالتِ صحت یا مرض ادویہ کے استعمال سے جو تغیرات اور استحالات رونما ہوتے ہیں ان کو دوا کی تاثیر یا دوا کے فعل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر افعال ادویہ سے وہ افعال مراد ہیں جو بحالتِ صحت ان کے استعمال کرنے سے صادر ہوتے ہیں۔

**اقسام تاثیر ادویہ** ادویہ کے تغیرات اور استحالات کے لحاظ سے دوا کی تاثیر کی دو قسمیں ہیں : (۱) تاثیر اولیٰ (۲) تاثیر ثانوی

۱۔ **تاثیر اولیٰ** تاثیر اولیٰ سے کسی دوا کی وہ تاثیر مراد ہے جو اس دوا کے استعمال کے بعد اس دوا کی ترکیب میں فرق آئے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً شراب کا اثر تحریک اور طاقت پہنچانے کا ہے یا تیزابات کا اثر زخم پیدا کرنے کا ہے۔

۲۔ **تاثیر ثانوی** تاثیر ثانوی سے کسی دوا کی وہ تاثیر مراد ہے جو دوا کے واردِ بدن ہونے پر تغیرات و استحالات کے بعد پیدا ہوتی ہے مثلاً بعض تیزاب خون میں پہنچ کر نمک کی شکل میں تبدیل ہو کر بدن میں مختلف اثرات پیدا کرتے ہیں مثلاً تیزاب شورہ کے استعمال سے پیشاب میں یورقیت بڑھ جاتی ہے۔

کسی عضو پر کسی دوا کی تاثیر کبھی بلاواسطہ ہوتی ہے اور کبھی بالواسطہ دوسرے

اعضاء کے ذریعہ ہوتی ہے اس لحاظ سے تاثیرِ ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔ تاثیر بلاواسطہ (۲) تاثیر بالواسطہ

۱۔ تاثیر بلاواسطہ | تاثیر بلاواسطہ کسی دوا کی وہ تاثیر مراد ہے جو کسی خاص عضو میں پہنچنے کے بعد یا جسم کے کسی خاص حصہ پر لگنے سے براہِ راست پیدا ہوتی ہے اس کو تاثیر مقامی بھی کہتے ہیں۔ اس تاثیر کی بھی دو صورتیں ہیں۔ یا تو یہ تاثیر فوراً پیدا ہوتی ہے جیسا کہ بیش کے استعمال سے زبان میں سوزش اور جلن پیدا ہو جاتی ہے اس تاثیر کو تاثیر قریب کہتے ہیں۔

یا وہ تاثیر فوراً پیدا نہیں ہوتی بلکہ کچھ دیر بعد جب وہ دوا وارِدِ بدن ہو کر جذب ہو جاتی ہے تو کسی خاص عضو میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً ذراریح (تیلنی مکھی) جذب و ہضم ہونے کے بعد جب گردوں کی راہ خارج ہوتی ہے تو گردوں میں سوزش پیدا کر دیتی ہے اس قسم کی تاثیر کو تاثیر بعید کہتے ہیں۔

۲۔ تاثیر بالواسطہ | تاثیر بالواسطہ سے کسی دوا کی وہ تاثیر مراد ہے جو اس دوا کے بدن میں جذب ہونے کے بعد نظام عصبی کے ذریعہ مختلف اعضاء میں پیدا ہوتی ہے مثلاً جب بیش کو استعمال کیا جاتا ہے تو بیش کے جذب ہونے کے بعد قوتِ انبساط عصبی مرکز کے متاثر ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے۔

## بیرونی ادویہ کا انجذاب

جو ادویہ بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں جذب ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو وہ ادویہ ہیں جو مسامات کے ذریعہ اندرونی اعضاء میں جذب ہو کر اپنا عمل کرتی ہیں۔ مثلاً مالش کی جانے والی تمام وہ ادویہ جن میں روغن شامل ہوتے ہیں۔

دوسری وہ دوائیں ہیں جو اندرونی اعضا میں جذب نہیں ہوتیں بلکہ بدن کے باہر ہی رہ کر کوئی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ کیفیت جس میں کوئی فعل موجود ہو۔ مثلاً طلا، جو بارد ہو اور اپنی برودت کی وجہ سے اس جگہ کو سرد کر دے یا وہ تکمید جو بالفعل حار ہو اور حرارت کی وجہ سے اس جگہ کو گرم کر دے یا وہ کیفیت جس میں بالفعل موجود نہیں ہوتی بلکہ ان ادویہ کے استعمال ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً بخارات بن کر اڑ جانے والی ادویہ کے یا اطلیہ کے استعمال سے جلد سرد ہو جاتی ہے۔

## ادویہ کی خصوصیاتِ تاثیر

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا مخصوص اثر ان کے صرف بیرونی طور پر استعمال کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن جب اس کو بیرونی طور پر استعمال نہ کر کے اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تب ان کا یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً پیاز (عنصل) کو جب بیرونی طور پر ضماد کیا جاتا ہے تو جلد پر آبلہ پڑ جاتا ہے اور جلد زخمی ہو جاتی ہے لیکن جب اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو ایسا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جن کا مخصوص اثر صرف اندرونی طور پر استعمال کرنے سے ہوتا ہے لیکن جب ان کو بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تب وہ اثر بالکل ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً سفیدہ کاشغری کو اگر اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو مہلک ثابت ہوتی ہے لیکن جب سفیدہ کاشغری کو بیرونی طور پر مرہم اور ضماد کی صورت میں استعمال کیا جائے تو اس کا یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جن کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے دو متضاد تاثیریں ظاہر ہوتی ہیں یعنی ان کے بیرونی استعمال سے جو تاثیر ظاہر ہوتی ہے، اندرونی

استعمال سے اس کے بالکل برعکس تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً کشنیز خشک کو جب بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اورام کو تحلیل کر دیتی ہے اور جب کشنیز خشک کو اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو تحلیل کے برعکس یہ مواد کو زیادہ غلیظ و کثیف بنا دیتی ہے (علم الادویہ نفیسی)۔

**ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء پر** مختلف ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ بعض ادویہ صرف قلب سے تعلق رکھتی ہیں ایسی ادویہ کو ادویہ قلبیہ کہا جاتا ہے۔

بعض ادویہ دماغ سے تعلق رکھتی ہیں ایسی ادویہ کو ادویہ دماغیہ کہا جاتا ہے۔

بعض ادویہ کا خصوصی اثر کبد (جگر) پر ہوتا ہے۔ ایسی ادویہ کو ادویہ کبدیہ کہا جاتا ہے۔

بعض ادویہ کا مخصوص اثر امعاء پر ہوتا ہے بعض ادویہ کا اثر گردوں پر بعض ادویہ کا اثر رحم پر اور بعض ادویہ کا اثر جلد پر ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں مثال کے طور پر اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور بول و حیض کا ادرار ہوتا ہے یا پسینہ کا ادرار ہوتا ہے

**مقدار خوراک کی کمی و بیشی سے ادویہ کی تاثیر میں اختلاف** بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ کم مقدار میں تو کچھ اثر کرتی ہیں اور زیادہ مقدار میں کچھ اور اثر کرتی ہیں۔ مثلاً کافور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ضعف باہ پیدا کرتا ہے اور کم مقدار میں استعمال کرنے سے مقوی باہ ہے۔

ریوند چینی کم مقدار میں مقوی معدہ ہے لیکن زیادہ مقدار میں مسہل کا کام انجام دیتا ہے۔

بعض اوقات ایک ہی دوا سے دو متضاد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً ریوند چینی جب زیادہ مقدار میں استعمال کی جاتی ہے تو اس سے پہلے اسہال آتے ہیں اور

بعد میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ اگر ایک ہی دوا سے دو متضاد اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو اس سے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دونوں متضاد اثرات کا سبب اس دوا کا ایک ہی جزء ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں ایک ہی دوا کے دو مختلف اجزاء ہوتے ہیں جو یا تو مختلف اوقات میں مقدم و موخر عمل کرتے ہیں جیسا کہ ریوند چینی میں مسہل جزء کا اثر پہلے ہوتا ہے اور قابض جزء کا عمل بعد میں ہوتا ہے۔ یا جذب ہونے کے بعد مختلف اجزاء مختلف اعضاء پر اثر کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے عمل کا خصوصی تعلق ہوتا ہے۔ ریوند چینی دواءِ مرکب القوی کی بہترین مثال ہے۔ (شیخ الرئیس)۔

# ادویہ کی طبعی خصوصیات

ادویہ کی طبعی خصوصیات سے ان کی بدنی تاثیرات کے علاوہ وہ مخصوص امتیازی علامات و اوصاف مراد ہیں جو ایک دوا کو دوسری دوا سے ممتاز کرتی ہیں۔ ان مخصوص علامات و اوصاف کے بغیر ہم کسی دوا کو شناخت نہیں کر سکتے دوا کی ماہیت اور اصلی صورت کو شناخت کرنے کے لیے ہم اس قسم کی علامات کو دیکھتے ہیں مثلاً دوا کی مخصوص بو، رنگ، مزہ، وزن اور ظاہری شکل و صورت۔ یہ ممکن ہے کہ دو چیزوں کا رنگ یا مزہ یا بو یکساں ہو لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ دونوں چیزیں تمام خصوصیات اور ساری باتوں میں مشترک ہوں۔

اطباء قدیم کا قول ہے کہ جن دو چیزوں کی ماہیت الگ الگ ہوتی ہے، ان دونوں کی اصلی صورت اور اجزاءِ ترکیبی بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اطباء قدیم کا یہ بھی کہنا ہے کہ تمام مادی چیزیں جن میں ادویہ بھی شامل ہیں ان

کے ظاہری اور باطنی خواص ان کی صورتِ نوعیہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جب کسی دوا کے ترکیبی اجزا بدل جاتے ہیں تو اس کی اصلی صورت بھی بدل جاتی ہے اور اس کے سابقہ خواص بھی کچھ نہ کچھ بدل جاتے ہیں۔ کسی چیز کی صورت نوعیہ پہچاننے کا ذریعہ اصل میں یہی ظاہری و باطنی خواص ہی ہوا کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا طبعی خصوصیات (رنگ، بو، مزہ، شکل وصورت، وزن) کے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں جو کسی دوا کی ماہیت کی شناخت میں رہنمائی کرتی ہیں۔ مثلاً (۱) ادویہ کا بخارات کی شکل میں صعود کر جانا (۲) ادویہ کا جل اٹھنا۔ (۳) ادویہ کا پگھل جانا (۴) ادویہ کا جم جانا (۵) رطوبت کو جذب کرنا (۶) رطوبت کو خشک کرنا (۷) ادویہ کا کھل جانا (۸) کسی خاص چیز کے ساتھ مل کر حل ہو جانا۔ (۹) قلموں کی شکل اختیار کر لینا (۱۰) ترکیب پانا۔

تصعید

۱۔ **ادویہ کا بخارات کی شکل میں صعود کر جانا** بعض ادویہ یا ان کے مخصوص اجزا کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ ماحول کی معمولی حرارت یا دھوپ سے اور آگ کی تیز حرارت سے متاثر ہو کر بخارات کی شکل میں صعود کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً کافور، سم الفار، رسکپور، نانخواہ، بادیان، گلسرخ، لوبان، گندھک وغیرہ۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے ایک خاص ترکیب کے ذریعہ سمّ الفار، رسکپور، لوبان وغیرہ کا جوہر اڑایا جاتا ہے، گندھک، لوبان کی دھونی دی جاتی ہے۔ گل سرخ، بادیان، کیوڑا، نعناع نانخواہ، گاؤزباں، دارچینی اور قرنفل و دیگر تمام ادویہ مشمومہ کا عرق کشید کیا جاتا ہے۔ ایسی ادویہ میں ایک لطیف جوہر ہوتا ہے جس میں صعود کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اگر کسی دوا کا جوہرِ فعّال تلخ، کسیلا، شیریں یا نمکین ہو اور اس کے عرق میں یہ مزہ محسوس نہ ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ عرق بیکار ہے کیونکہ اس میں اجزائے صاعدہ

نہیں. لہٰذا اس کا عرق کشید کرنا درست نہیں ہے۔

۲۔ ادویہ کا جل اٹھنا | بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ معمولی یا تیز حرارت بلکہ بعض اوقات صرف رگڑ سے ہی جل اٹھتی ہیں مثلاً گندھک، بعض ادویہ دوسری ادویہ کے ساتھ مل کر شعلہ کی صورت میں بھڑک اٹھتی ہیں مثلاً گندھک اور شورہ۔

۳۔ ادویہ کا پگھل جانا | بعض ادویہ حرارت کے اثر سے یا دیگر اشیاء کے ملنے سے پگھل کر رقیق یا کسی قدر ملائم ہو جاتی ہیں مثلاً شحم، موم، روغن زرد، قلعی اُسرب وغیرہ۔

۴۔ ادویہ کا جم جانا | بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ حرارت کے اثر سے رقیق ہونے کے بجائے جم جاتی ہیں۔ مثلاً بیضۂ مرغ۔

۵۔ رطوبات کا جذب ہو جانا | بعض ادویہ میں بیرونی رطوبت کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے مثلاً نمکیات اور دیگر کھاری اشیا موسم برسات میں جب کہ فضا میں کافی رطوبت ہوتی ہے تو بیرونی ہوا سے پانی کے بخارات کو جذب کر کے گھل جاتی اور نرم ہو جاتی ہیں۔

۶۔ ادویہ کا خشک ہو جانا | بعض ادویہ جن میں مائیت ہوتی ہے وہ حرارت کے اثر سے خشک ہو جاتی ہیں جس سے ان کی ظاہری شکل، رنگ، بو وغیرہ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ ان ادویہ میں مائیت کے ساتھ اگر دیگر لطیف اڑنے والے جوہر بھی ہوتے ہیں تو وہ بھی پانی کے بخارات کے ساتھ صعود کر جاتے ہیں۔ مثلاً گل سرخ۔

۷۔ ادویہ کا گھل جانا | بعض ادویہ بیرونی ہوا سے رطوبت کو جذب کر کے گھل جایا کرتی ہیں مثلاً چونا۔ تازہ چونا جب بھٹی سے نکالا جاتا ہے تو منجمد، وزنی اور پتھر کی صورت میں ہوتا ہے لیکن جب اس کو کھلی ہوا میں رکھا جاتا ہے تو وہ ہوا سے

پانی کے بخارات کو جذب کر کے کھل جاتا ہے۔

۸۔ حل ہو جانا | بعض ادویہ دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر حل ہو جاتی ہیں، مثلاً نمک اور شکر پانی میں حل ہو جاتے ہیں لیکن روغن میں حل نہیں ہوتے۔ اسی طرح گندھک اور کافور روغن میں حل ہو جاتے ہیں لیکن پانی میں حل نہیں ہوتے۔

۹۔ ادویہ کا قلموں کی شکل اختیار کر لینا | بعض ادویہ دانہ دار شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ شکر کو اگر ہم پانی میں حل کر کے آہستہ آہستہ اس کے پانی کو خشک ہونے دیں تو آخر میں مخصوص شکل کے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دار چکنہ، سم الفار، رسکپور کا جوہر جو عملِ تصعید سے حاصل کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں ان کی بھی باریک باریک قلمیں ہوتی ہیں۔ خیال رہے کہ ان چیزوں کی مخصوص قلمیں مخصوص شکل میں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب وہ خالص ہوتی ہیں۔ اگر شہد اور شکر کو ملا کر پانی میں حل کر کے رکھ دیا جائے اور اس کے بعد اس کو جمنے اور قلموں کی شکل اختیار کرنے کا موقع دیا جائے تو ان دونوں کے مرکب کے جمنے کے بعد میں نہ شکر کے مخصوص دانوں کی شکل پیدا ہوگی اور نہ ہی شہد کی مخصوص لمبی لمبی قلمیں پیدا ہوں گی۔

بعض چیزیں محلول اور سیال ہوتی ہیں مگر جب وہ بعض دوسری چیزوں کے ساتھ ملائی جاتی ہیں تو منجمد اور غلیظ ہو کر تہ نشین ہو جاتی ہیں۔ مثلاً سفیدی بیضۂ مرغ کو اگر صاف پانی میں حل کر دیا جائے تو وہ محلول صورت میں رہے گی۔ اس کے بعد اگر اس میں قلیل مقدار میں شب یمانی (پھٹکری) شامل کر دی جائے تو سفیدی بیضۂ مرغ کے محلول اجزاء منجمد ہو کر روئی کے گالے کی شکل میں تہ نشین ہو جائیں گے۔

۱۰۔ ترکیب پانا | بعض ادویہ دوسری ادویہ کے مخصوص اجزاء کے ساتھ ملنے کی خصوصی صلاحیت رکھتی ہیں چاہے وہ دونوں سادہ طور پر مل جائیں اور ان میں کوئی استحالہ نہ ہو۔ مثلاً سکنجبین میں سرکہ اور شہد کے ملنے کے بعد ان کے ترکیبی اجزاء میں کچھ نہ

کچھ استحالہ واقع ہوجاتا ہے، ان کا سابقہ مزاج بدل کر ایک نیا مزاج پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض چیزیں آپس میں بالکل نہیں مل پاتیں چاہے وہ سیّال ہی کیوں نہ ہوں۔ مشہور ہے کہ روغن اور پانی آپس میں کبھی حل نہیں ہوتے۔

# ترکیب کے بعد خصوصیات کی نمائش

جب دو چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو فعل وانفعال کے بعد وہ اپنی حالت بدل دیتی ہیں تو اس وقت عجیب وغریب خصوصیات سامنے آتی ہیں جن سے ان ادویہ کی ماہیت کو شناخت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امرود اور انار کو جب لوہے کے چاقو سے کاٹتے ہیں تب وہ سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پوستِ انار یا پوستِ امرود کا جوہر جب لوہے کے ساتھ ملتا ہے تو آپس میں فعل وانفعال ہونے کے بعد ایک نیا مرکب بن جاتا ہے جو سیاہ صورت میں نظر آتا ہے۔ اسی طرح جب طوطیا کو لوہے کے چاقو پر لگایا جاتا تو لوہے کا رنگ تانبہ کے رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے کتھا اور چونے کو جب ملایا جاتا ہے تو مرکب مجموعہ میں زرد پن اور حرارت پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح جب اَن بجھے چونے پر پانی ڈالا جاتا ہے تو تیز حرارت پیدا ہوجاتی ہے۔

اسی طرح بعض مرکبات کی ترکیب ایسی نازک ہوتی ہے کہ دھوپ کی حرارت بلکہ روشنی تک کے اثر سے ان کے ترکیبی اجزاء بگڑ جاتے ہیں اور رنگ بھی تبدیل ہوجاتا ہے۔ مثلاً جب سیب کو تراش کر چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس کا رنگ بھورا سرخی مائل ہوجاتا ہے۔

بعض مرکبات کی ترکیب ہوا کے لگنے سے تبدیل ہوجاتی ہے۔ ان کا رنگ بو، مزہ اور دیگر خصوصیات بدل جاتی ہیں اس لیے بعض ادویہ کو گرمی سے محفوظ

رکھنے کے لیے ٹھنڈی جگہ میں رکھا جاتا ہے۔ بعض کو روشنی سے بچا کر تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔ بعض ادویہ کو مخصوص رنگ کی شیشیوں میں بند کر کے رکھا جاتا ہے۔ اکثر ادویہ کو رطوبت اور بخارات سے بچایا جاتا ہے۔

## قیاس اور تجربہ

شیخ الرئیس بوعلی سینا اور دیگر اطبّاء قدیم کے قول کے مطابق ادویہ کے اثرات، مزاج اور دیگر خصوصیات کے بارے میں قیاس اور تجربہ نے انسانی معلومات میں بڑا اضافہ کیا ہے۔

قیاس | کسی دوا کے ظاہری حالات کو دیکھ کر اس کے مخفی حالات کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا قیاس کہلاتا ہے یعنی کسی دوا کے ظاہری حالات کے بارے میں سابقہ معلومات اس بات کی جانب ہماری عقل کی رہنمائی کریں کہ اس دواء میں اس قسم کے اثرات پائے جانے چاہئیں۔ چاہے بعد میں تجربہ کرتے وقت یہ عقلی اندازہ صحیح ثابت ہو یا غلط۔ کیونکہ قیاس کے اندازہ کا ہمیشہ صحیح ہونا ضروری نہیں ہے۔

تجربہ | کسی دوا کے افعال و خواص جاننے کے لیئے بدن پر داخلاً یا خارجاً آزمانا تجربہ کہلاتا ہے۔ تجربہ کے لیئے یہ ضروری ہے کہ بعض ادویہ کا تجربہ کسی قیاس کی روشنی میں یا قیاس کے بغیر پہلے جانوروں پر کیئے جائیں اور جب مکمل طور پر کسی جانور میں کوئی بات ثابت ہو جائے تو پوری احتیاط کے ساتھ یہی تجربہ انسانوں پر کیا جائے اور دیکھا جائے کہ فلاں دواء کا جو اثر جانور میں ہوا تھا، انسان میں بھی وہی اثر ہوا یا نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ کسی دواء کا کوئی خاص اثر جانور میں پیدا ہو لیکن انسانی مزاج کی خصوصیت کی وجہ سے وہ اثر ظاہر نہ ہو یا اس کے مخالف اثر ظاہر ہو۔

انسان پر تجربہ کرتے وقت بہت احتیاط برتی جاتی ہے۔ ابتداءمیں قلیل مقدار میں دوا استعمال کرائی جاتی ہے اور جانور پر استعمال کی گئی مقدار تدریجاً دی جاتی ہے تب کہیں جاکر یہ تجربہ مکمل ہوتا ہے۔ کسی دوا کے بارے میں ہمارا یہ اندازہ لگانا کہ چونکہ یہ دوا کسی جانور میں فلاں اثر کرتی ہے اس لیئے انسان میں بھی وہی اثر پیدا ہوگا ہمارا یہ اندازہ ایک قسم کا قیاس ہی ہے جس کی تصدیق ہم انسانوں پر تجربہ کر کے حاصل کیا کرتے ہیں۔

**محرکاتِ تجربہ** | کسی دوا کا تجربہ کرنے کے لیئے کون سی چیز انسان کو آمادہ کرتی ہے۔ اس بارے میں علامہ نفیس کا قول ہے کہ کسی دوا کے بارے میں قیاس ہی رہبری کرتا ہے۔ پھر انسان اس قیاس کی تصدیق کے لیئے تجربہ کے ذریعہ اس کی آزمائش کر لیتا ہے۔ مثلاً کسی دوا کے متعلق کسی وجہ سے دماغ میں یہ خیال آیا کہ یہ دوا حار ہونی چاہیے' پھر اس خیال کی تصدیق کے لیئے جب اس دوا کا تجربہ کیا گیا تو وہ دوا قیاس کے مطابق واقعی حار نکلی۔

**اتفاقات اور تجربہ** | بعض اوقات کسی خیال اور قیاس کے بغیر ہی بعض ادویہ کا تجربہ ہو جاتا ہے چاہے یہ تجربہ قصداً ہو یا اتفاقاً۔ طبّی معلومات اور ادویہ کے اثرات کے ذخیرے میں اتفاقات نے بڑی حد تک مدد کی ہے۔ بے شمار باتیں محض اتفاقی حادثات کے ذریعہ انسانی علم میں آئی ہیں ادویہ کی خصوصیات سے متعلق معلومات میں اتفاقات نے کس طرح مدد کی اور اس کے ذریعہ انسان کے تجربات روز بروز کس طرح پھیلتے چلے گئے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ **محض اتفاق** | ایک مریض کسی نئی جگہ پہنچا، جہاں اس کو ایسی کوئی دوا یا غذا کھانے کا اتفاق ہو جس کے متعلق اس کو اس سے قبل کوئی علم نہ تھا، اس دوا یا غذا کے کھاتے ہی مریض کو خوب قے ہوئی اور اسہال آنے لگے یا بول و پسینہ کا ادرار ہوا

اور اس کا مرض جاتا رہا۔ یا اس دوا کی ماہیت کسی حد تک معلوم تھی مگر اس کے استعمال کے بعد مریض کے بدن میں جو اثرات مرتب ہوئے وہ اثرات اس سے قبل اس کو معلوم نہیں تھے محض اس کا یہ اندازہ تھا۔ اس اتفاقی تجربہ کے بعد لوگوں کے قلوب میں تحقیق اور تلاش کی خواہش پیدا ہوئی اور پھر اپنے طور پر مختلف اطبّائ نے ان پر مزید تجربے کیے جس کے نتیجہ میں اس چیز کے خواص اور مقدارِ خوراک وغیرہ طے ہو کر معلومات کے ذخیرے میں جمع ہو گئے۔

۲۔ **میلانِ طبیعت** | مریض کے دل میں کسی ایسی دوا یا غذا کھانے کی خواہش پیدا ہوئی جس کے افعال و خواص پہلے سے معلوم نہ تھے لیکن اس دوا کے استعمال کے بعد کچھ ایسے اثرات اس کے بدن میں ظاہر ہوئے جو پہلے سے معلوم نہ تھے۔ اور اتفاق سے اس مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ مثلاً ایک حکایت ہے کہ ایک شخص مرض استسقاء میں مبتلا تھا اور وہ اپنے مرض سے مایوس ہو چکا تھا۔ اتفاق سے اس کے کانوں میں ایک روز ایک ٹڈی بیچنے والے کی آواز آئی۔ بھنی ہوئی اور مصالحہ دار ٹڈی کا نام سن کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا وہ اپنی علالت سے ناامید تو ہو ہی چکا تھا۔ اس ناامیدی نے اس کو دلیر بنا دیا۔ اس نے بہت ساری ٹڈیاں خریدیں اور خوب طبیعت سے کھائیں۔ اتفاقی طور پر نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مریض انجانے طریقہ پر بالکل تندرست ہو گیا اس اتفاق کے بعد لوگوں کی توجہ ٹڈی کی طرف گئی اور اس کے شفائی اثرات کا علم ہوا اور اسی وقت سے ٹڈی استسقاء کے مرض میں ایک کامیاب دوا کی حیثیت سے استعمال ہونے لگی۔

۳۔ **عداوت، قصد و مضرت** | کسی دشمن نے از راہِ بدنیتی، قتل و ہلاکت وغیرہ کی غرض سے کسی شخص کو سمّ الفار، شنگرف یا ہڑتال کھلا دی۔ اتفاق سے کھانے والا شخص پہلے سے آتشک، دمہ، وجع المفاصل، نقرس جیسے مرض

میں مبتلا تھا۔ اس زہر نے اس کے بدن میں کوئی نقصان پہنچانے یا اس کو ہلاک کرنے کے بجائے تریاق کا کام کیا اور اس کا مرض دفع ہو گیا۔ اس طرح سے ان سمّی چیزوں کے شفائی خواص معلوم ہوئے۔

۴۔ قحط، جنگ اور مسافرت | قحط، جنگ اور مسافرت کی مجبوری میں خوراک کم یا ختم ہو جانے کی وجہ سے انسان آلو، زمین قند، اروی، شکر قند جیسی انجانی جڑیں زمین سے کھود کھود کر کھانے لگا یا ایسے پھل، گل یا برگ کھانے کا اتفاق ہوا جن کے خواص پہلے سے معلوم نہ تھے۔ ایسی انجانی چیزوں کے کھانے سے کھانے والوں کے بدن میں فربہی آ گئی یا بدن میں نمایاں اثرات مرتب ہوئے جن کے بارے میں انسان کو پہلے سے علم نہ تھا۔ چوب چینی اور چائے کے افعال و خواص کا علم اسی طرح عمل میں آیا۔

۵۔ الہام | بعض مقدس اور بزرگ ہستیوں کو بعض ادویہ کے خواص ان کی روحانی طاقت کے ذریعہ معلوم ہوئے۔ پھر انھوں نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو الہام کا واقعہ بیان کیا۔ بعد میں انہی خواص کی روشنی میں تجربہ کیا گیا اور تجربہ کرنے پر ان کے اثرات صحیح پائے گئے۔

۶۔ القاء | انتہائی بے بسی اور مایوسی کے عالم میں مریض کے دل میں قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ دوا استعمال کی جائے یا یہ تدابیر اختیار کی جائے تو صحت حاصل ہو جائے گی اور اس کے بعد اپنے تخیل کے مطابق عمل کیا، نتیجہ اتفاق سے اس کی امید کے مطابق نکلا۔ اس طرح بھی بعض ادویہ کے افعال و خواص علم میں آئے۔

۷۔ خواب | بعض اوقات مریض کو خواب میں کوئی علاج بتایا گیا اور بیدار ہونے کے بعد خواب کے مطابق عمل کرنے پر وہی نتیجہ برآمد ہوا جو خواب میں بتایا گیا تھا۔ بقراط کے زمانہ سے قبل یونانیوں کے مندروں میں علاج کا یہی طریقہ رائج تھا۔

۸۔ درسِ حیوانی | بعض حیوانات بیمار ہونے کے بعد اپنا علاج فطری طور پر خود ہی کر لیا کرتے ہیں۔ حیوانات کو علاج کرتا دیکھ کر انسان نے بہت کچھ حاصل کیا ہے حکیم سید محمد حسین صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہے کہ حقنہ کے عمل کو جالینوس نے ایک پرندہ سے سیکھا ہے اور اسی وجہ سے حقنہ کو عمل طائر بھی کہتے ہیں۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ گدھ جیسا پرندہ سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ سمندر کا کھارا پانی اپنی چونچ میں بھر بھر کر اپنے مبرز میں داخل کر رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد جالینوس نے دیکھا کہ اس پرندہ کو کھل کر اسہال آنے لگے اور وہ آرام سے اڑ گیا۔ پرندہ کا یہ عمل دیکھ کر جالینوس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ امعاء کی صفائی کے لئے کیوں نہ یہ کھارا پانی انسان کی امعاء مستقیم میں داخل کیا جائے۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر یہ عمل کیا گیا اور نتیجہ امید کے مطابق نکلا۔ اس طرح حقنہ کی ایجاد عمل میں آئی جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ یہ بھی مشہور ہے کہ موسم سرما گزرنے کے بعد سانپ جب اپنے بل میں سے باہر نکلتا ہے تو اس کو کم نظر آتا ہے جس کا علاج وہ اپنی آنکھوں کو بادیان کی ہری بوٹی سے رگڑ کر کیا کرتا ہے تب ہی سے معلوم ہوا کہ بادیان آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ تب ہی سے انسان نے سمجھا کہ شاید بادیان کا آنکھوں کی روشنی سے کوئی خاص تعلق ہے پھر انسان نے آنکھوں پر بادیان کا تجربہ کیا اور وہ مفید ثابت ہوا۔

## قیاس کے مقابلہ میں تجربہ کی اہمیت

ادویہ کی تاثیرات کی تصدیق کرنے کا مکمل اور بھروسہ کے قابل ذریعہ صرف تجربہ ہے۔ قیاس تو صرف ذہن کو تجربہ کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ اکثر اوقات انسان کے دماغ میں تجربہ کرنے کا خیال اسی وقت آتا ہے جب وہ کسی چیز کے کچھ حالات

دیکھ کر کوئی اندازہ قائم کر لیتا ہے اس اندازہ کی روشنی میں جب وہ تجربہ کرتا ہے تو کبھی اس کا قیاس صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی غلط۔

علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ تجربہ کے نتیجہ میں کسی دوا کی تاثیر کا یقینی علم حاصل ہوتا ہے جبکہ قیاس سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے قیاس میں کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔

**قیاس سے تجربہ اور تجربہ سے قیاس** یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ کسی قیاس کی بنیاد بھی حقیقت میں کوئی سابقہ تجربہ ہی ہوا کرتا ہے جو دوسرے تجربہ کے لیئے راستہ دکھاتا ہے چنانچہ کسی نئی دواء کے متعلق یا کسی دواء کے نئے فعل کے متعلق ذہنی اندازہ کچھ اس طرح قائم ہوتا ہے:

۱۔ جو دواء ہمارے سامنے ہے اس میں یہ حقیقت پائی جا سکتی ہے جو ہم نے اس سے قبل کبھی دیکھی تھی۔

۲۔ ہمارا سابقہ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایسی ہی خصوصیات رکھنے والی فلاں دواء میں اس قسم کے اثرات تھے۔ ممکن ہے کہ اس دواء میں بھی وہی اثرات ہوں۔ مختصر یہ ہے کہ تجربہ سے قیاس اور قیاس سے تجربہ وابستہ ہے۔

علامہ نفیس کے قول کے مطابق تجربہ کا طریقہ اور عمل طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیئے عام ہے اس کے برخلاف قیاس کا طریقہ صرف فاضل اطباءؒ کے لیئے مخصوص ہے۔

اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ ادویہ کے اثرات دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک تو وہ جو کسی قاعدہ و قانون کے تحت آتے ہیں۔ مثلاً ماز و حابس الدم ہے کیونکہ ماز و کی قوت قابضہ سے عروق سکڑ کر بند ہو جاتے ہیں جس سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

دوسرے اثرات وہ ہیں جن کے عمل کرنے کا طریقہ کسی قاعدہ قانون کے تحت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً ادویہ ذوالخاصہ کے اثرات۔ ظاہر ہے کہ ہمارے ذہنی

اندازے صرف اثرات تک پہنچ سکتے ہیں جو کسی قانون کے تحت آ سکتے ہیں لیکن ذوالخاصہ عجیب و غریب اور سمجھ میں نہ آنے والے اثرات تک دماغ تک پہنچنا ناممکن ہے،

شرائط تجربہ | کسی دوا کے بارے میں ہمارا قیاس بالکل صحیح ہے اور اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب کسی دوا پر تجربہ کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط کی مکمل پابندی کی گئی ہو۔

ا۔ شرط اوّل | تجربہ انسانی بدن پر کیا جائے اس شرط کی پابندی دو وجوہ سے ضروری ہے ایک تو اس لیئے کہ انسان کا مزاج دوسرے حیوانات کے مزاج سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی دوا انسانی مزاج کے لیئے حار ہو اور دیگر حیوانی مزاج کے لیئے بارد ہو یا انسانی مزاج میں کوئی مخصوص اثر پیدا کرتی ہو۔ اور حیوانی مزاج میں اس کے بالکل برعکس۔

ثانیاً یہ کہ ممکن ہے کہ کسی حیوان کے بدن میں جس دوا کا اثر قبول کرنے کی خاصیت ہو اور یہ خاصیت انسانی مزاج میں نہ ہو۔ مثلاً ایک پرندہ (زرزور) اپنی خاصیت کی وجہ سے شوکران کھاتا ہے اور اس پر کوئی مہلک اثر نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے شوکران انسان کے لیئے ایک مخدر سمّ ہے۔

اسی طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عدد مغز بادام یا ایک عدد خُرما گھوڑے کے لیے سخت مسخن ہے اس تھوڑی سی مقدار سے اتنے بڑے جانور کے جسم میں بہت زیادہ پسینہ آتا ہے۔

اسی طرح انسانی فضلات جو انسان کے لیئے تقریباً سمّ کا درجہ رکھتے ہیں وہ بعض دیگر جانوروں کے لیئے من بھاتی خوراک ہے۔

اسی طرح بکریاں سمّی نباتات مثلاً مدار (آکھ) خوب کھاتی ہیں، یا مور سانپ کو کھا لیا کرتا ہے اور انسان کے لیئے سانپ اور مدار سمّ کا درجہ رکھتے ہیں۔

۲۔ | شرطِ دوئم | تجربہ کی جانے والی دوا، طبعی اور اصلی ہو اور تمام بیرونی عوارض اور عارضی کیفیات سے خالی ہو۔ عارضی کیفیات سے وہ کیفیات مراد ہیں جو دوا کی طبیعت سے نہ پیدا ہوئی ہوں بلکہ وہ کسی عارضی اثر سے پیدا ہوئی ہوں۔ مثلاً کوئی چیز آگ سے گرم یا برف سے سرد کی گئی ہو۔ یا وہ عارضی کیفیات اندرونی طور پر ہی کسی اور وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں، مثلاً کوئی دوا، متعفن ہو گئی ہو یا مغزیات رکھے رکھے خراب ہو گئے ہوں چنانچہ وہ افیون حرارت پیدا کر سکتی ہے اور عروق کو کشادہ کر سکتی ہے جو آگ سے گرم کر لی گئی ہو۔ اسی طرح وہ فرفیون اپنے ذاتی فعل کے خلاف عروق کو سکیڑ سکتا ہے اور برودت پہنچا سکتا ہے جو برف سے سرد کر لیا گیا ہو۔ اسی طرح عفونت جیسی دیگر کیفیات دوا کی اصلی کیفیات اور طبیعت کو بدل کر دوسری طبیعت اور دوسرے خواص پیدا کر دیتی ہیں۔

۳۔ | شرطِ سوئم | دوا کو مخالف اور مختلف امراض میں استعمال کرایا جائے جس سے کسی مرض میں نفع ظاہر ہو اور کسی مرض میں نقصان ظاہر ہو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ دوا کی کیفیت اس مرض کے مطابق ہے یا مخالف۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دوا کو مختلف مقداروں میں، مختلف عمروں میں، مختلف موسموں میں اور مختلف طریقوں سے استعمال کرایا جائے اور جو اثرات ظاہر ہوں ان کو نوٹ کر لیا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دوا، قلیل مقدار میں کچھ اثر ظاہر کرے اور زیادہ مقدار میں کچھ اور اثر ظاہر کرے۔ اسی طرح مختلف دواؤں کے ساتھ ملنے سے کسی دوا کی تاثیر کبھی تیز ہو جاتی ہے اور کبھی سست اور کبھی اس کا اثر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ کسی دوا کی تمام خصوصیات اسی وقت معلوم ہو سکتی ہیں جب دوا کو مختلف طور پر استعمال کر کے تجربہ کیا جائے۔

۴۔ | شرطِ چہارم | تجربہ کی جانے والی ادویہ مفرد اور بسیط امراض میں استعمال کرائی جائیں۔ یہ شرط اس لیئے ضروری ہے کہ جب ادویہ مرکب مرض میں استعمال کرائی جاتی ہیں

تو اس وقت متضاد کیفیات سے نفع حاصل ہوتا ہے اس لئے مرکب مرض میں دواء کے استعمال کے بعد جو نفع یا نقصان ظاہر ہوگا وہ دوا کی اصلی کیفیت کو نہیں بتا سکے گا۔

۵۔ شرط پنجم | جس قوت کا مرض ہو اور جس قدر وہ مرض اعتدال سے ہٹا ہوا ہو اسی قوت کی دواء، درجہ، کیفیت اور وزن کے لحاظ سے استعمال کرائی جائے کیونکہ بعض اوقات دوا کی اصلی کیفیت اگرچہ مرضی کیفیت سے مخالف ہوتی ہے تو اس لحاظ سے مرض میں یقیناً نفع حاصل ہونا چاہئے، مگر وہ محض اس وجہ سے نقصان پہنچا دیتی ہے کہ اس کی قوت مرض کی شدت سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی مرض کی زیادتی بھی زندگی اور صحت کے لئے نقصان دینے والی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر دوا کی قوت مرض کی قوت سے کم ہوتی ہے تو بعض اوقات دوا کا اثر ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کی اصلی کیفیت کا علم بھی نہیں ہو پاتا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ غیر معروف ادویہ کے تجربہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ پہلے بہت قلیل مقدار میں دوا استعمال کر کے اس کے اثرات دیکھے جائیں اس کے بعد آہستہ آہستہ مقدار بڑھائی جائے۔

۶۔ شرط ششم | تجربہ کی جانے والی دوا کا اثر ابتداءً ظاہر ہو کیونکہ ادویہ کی اصلی قوتوں کے اثرات عام طور پر اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ وارد بدن ہو کر حرارتِ غریزی کو متاثر کرتی ہیں ان میں ابتدائی طور پر کوئی اثر غالب نہ ہو یا پہلے ایک اثر ظاہر ہو اور اس کے بعد دوسرا اثر اس کے برعکس ظاہر ہو تو ایسی صورت میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعد والا اثر عارضی ہوتا ہے۔ اور پہلا اثر ذاتی۔ خاص طور پر اس وقت جب بعد کا اثر ظاہر ہو جبکہ دوا بدن سے خارج ہو چکی ہو۔ بعض اوقات بعض چیزوں کا ذاتی اثر ان کے عارضی اثر کے بعد ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کوئی عارضی قوت ان کی اصلی قوتوں پر غالب آجائے۔ مثلاً گرم پانی سے پہلے گرمی پیدا ہوتی ہے جو اس کا عارضی اثر ہے۔ اس کے بعد جب اس کا عارضی اثر دور ہو جاتا ہے تو اس

سے ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے جو پانی کا خاصہ ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض ادویہ دو یا دو سے زیادہ جوہروں سے مرکب ہوتی ہیں۔ اور یہ جوہر مختلف اوقات میں اپنا اپنا فعل انجام دیتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں اثرات چاہے متضاد اور آگے پیچھے ظاہر ہوں اصلی و ذاتی ہی رہیں گے۔ مثلاً ریوند چینی میں ایک جوہر مسہل ہے جو پہلے عمل کرتا ہے اور ایک جوہر قابض ہے جو بعد میں امعاء میں قبض پیدا کر دیتا ہے۔

۷۔ شرط ہفتم: دوا کی تاثیر دائمی ہو کیونکہ جو تاثیر دائمی نہ ہو وہ عام طور پر اتفاقی ہوا کرتی ہے اصلی اور طبعی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو اثرات کسی دوا کی طبیعت سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔

## دورانِ تجربہ ضروری احتیاط

غیر معروف ادویہ کے تجربہ اور امتحان میں بہت زیادہ خطرہ ہے کیونکہ معمولی سی غفلت اور توجہ نہ دینے کی وجہ سے محض تجربہ میں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو سکتی ہیں، ممکن ہے کہ وہ غیر معروف دوا کوئی سمّ قوی ہو جس کی معمولی مقدار بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے اطباء قدیم نے تجربہ کے لئے چند ہدایات فرمائی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ جب دوا کے اثرات کا تجربہ کرنا مقصود ہو اس کو استعمال کرنے سے قبل بغور دیکھ لینا چاہئے کہ اس دوا کی بو اور مزہ کیسا ہے۔ اگر اس کی بو اور مزہ ناخوشگوار ہو تو خیال کرنا چاہئے کہ وہ دوا مضرت سے خالی نہیں ہے ایسی دوا کو سخت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوا کے استعمال کرنے کے بعد طبیعت میں کراہیت اور نفرت پیدا ہو تو خیال کرنا چاہئے کہ اس دوا میں کچھ خطرناک اور نقصان دہ اجزاء ضرور موجود ہیں۔ ایسی دوا کو استعمال کرنے سے قبل تجربہ کی ابتدائی

منازل طے کرنا ضروری ہیں۔

بعض ادویہ ایسا تیز عمل کرتی ہیں کہ ان کی قلیل مقدار بھی چکھنے اور سونگھنے سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ غیر معروف ادویہ کو چکھنے اور سونگھنے کی بھی جرأت نہ کی جائے بلکہ حیوانات پر تجربے کئے جائیں۔

۲۔ غیر معروف ادویہ کا تجربہ پہلے جانوروں پر کیا جائے خاص طور پر ایسے حیوانات جن کے مزاج انسانی مزاج سے قریب تر ہوں مثلاً بندر، بلی، خرگوش وغیرہ، اور جو اثرات ان پر ظاہر ہوں ان کا بغور معائنہ کیا جائے جب چند بار کی آزمائش کے بعد کوئی اثر یقینی ہو جائے تو پھر اس کی تصدیق کے لئے انسان میں بھی قلیل مقدار میں وہ دوا استعمال کی جائے پھر آہستہ آہستہ اس مقدار کو بڑھایا جائے۔

۳۔ جانوروں پر تجربہ کرنے کے بعد انسان پر تجربہ کرنے کے لئے ایسے انسان کا انتخاب کیا جائے جو تندرست، توانا اور جوان ہو۔ بچوں، بوڑھوں اور کمزور مریض انسانوں پر پہلے کسی نئی دوا کا تجربہ ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ ان میں قوت برداشت بہت کم ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دوا سمّی ہو جس کا نقصان ایسے انسان کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہو۔ اس کے بعد دیگر اشخاص میں اس دوا کے اثرات دیکھے جائیں اس طرح تجربہ کے نتیجہ میں دوا کا مزاج، درجہ تاثیر، خواص اور مقدار خوراک متعین ہوا کرتی ہیں۔

کسی غیر معروف دوا کی تاثیرات کے بارے میں کوئی اندازہ قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ہمارے ذہن کی رہنمائی کرتی ہیں:

(۱) دوا کا استحالہ (۲) مزہ (۳) بو (۴) رنگ (۵) قوام (۶) دیگر خصوصیات۔

ان میں سے ایک یا کئی باتیں جب کسی انجانی دوا میں ہمیں نظر آتی ہیں تب

ہمارے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ فلاں جانی پہچانی دوا میں بھی یہی باتیں پائی جاتی ہیں اور ہمارے سابقہ تجربہ کی روشنی میں اس دوا میں یہ اثرات ہیں تو عین ممکن ہے کہ اس انجانی دوا میں بھی یہی اثر موجود ہو۔ مثلاً ہمیں معلوم ہے کہ کافور مسکنِ الم ہے اس کے بعد ہمیں ایک ایسی انجانی دوا ملتی ہے جس میں کافور جیسی بو آرہی ہو بو سونگھنے کے بعد ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آجاتی ہے کہ شاید یہ بھی کافور کی طرح ہی مسکن الم ہو اسی کا نام قیاس ہے اس کی تائید و تردید بعد میں تجربہ کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔

۱۔ **دواء کا استحالہ** دواء کے استحالہ سے مراد یہ ہے کہ حرارت، روشنی، ہوا اور پانی سے یا رگڑ سے یا گھسنے سے یا کسی دوسری چیز کے ذریعہ مخلوط کرنے سے کسی دواء کی حقیقی اور ظاہری صفات میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ حقیقی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ اس دوا کی ماہیت میں مکمل یا جزوی طور پر تبدیلی واقع ہو جائے اور ظاہری تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ اس دواء کی حقیقی ماہیت میں تو کوئی تبدیلی واقع نہ ہو لیکن اس کی بعض ظاہری صفات مثلاً رنگ، بو، مزہ، وزن اور شکل تبدیل ہو جائیں حالانکہ ماہیت کی تبدیلی کے بغیر کسی چیز کی ظاہری صفات کا بدلنا ممکن ہے لیکن اس کی مثالیں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ دواء کے تمام اجزاء کی ترکیب بدل جاتی ہے تب ہی اس کی ظاہری صفات میں تبدیلی آتی ہے۔

استحالہ کے ذریعہ قیاس کی مثال یہ ہے کہ ایک دواء آگ یا دھوپ کی گرمی میں رکھی جائے تو وہ جل اٹھتی ہے۔ اور دوسری دوا میں اس طرح کا کوئی ایسا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اس سے ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ جل اٹھنے والی دواء مزاج کے لحاظ سے حار ہو جس طرح وہ باہر جل کر حرارت پیدا کر رہی ہے ہو سکتا ہے کہ اسی طرح وہ وارد بدن ہو کر بدنی حرارت کو مقامی طور پر یا عمومی طور پر بڑھا دے اور جو چیز باہر

آگ سے نہیں جل رہی ہے وہ بدنی حرارت کی پیدائش میں بھی بیکار ہے۔

ہمارے تجربے اکثر ایسی چیزوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ جو چیزیں باہری حرارت سے متاثر ہو کر جل جایا کرتی ہیں وہ انسانی بدن کے لئے بھی حار ہوتی ہیں۔ اس کے بعد حرارت کا درجہ مقرر کرنے کے لیئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سی دوا جلدی یا تیزی کے ساتھ جل اٹھتی ہے اور کون سی دوا دیر میں سستی کے ساتھ۔ جو ادویہ جلدی بھڑک اٹھتی ہیں ان کے بارے میں قیاس یہ ہے کہ شاید وہ بدن کے لیئے بھی زیادہ مسخن ثابت ہوں اور جو ادویہ سستی کے ساتھ جل اٹھتی ہیں وہ بدن میں بھی اسی تناسب سے کم حرارت پیدا کرتی ہیں۔

**۲۔ مزہ** تاثیرات ادویہ کے بارے میں قیاس اور اندازہ قائم کرنے کے لیئے مزہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اسی لیئے نو قسم کے مزے اصلی اور بنیادی مانے گئے ہیں

۱۔ حریف (چرپرا)، مثلاً فلفل سرخ، فلفل سیاہ اور خردل کا مزہ۔

۲۔ مُرّ (تلخ)، مثلاً صبر زرد کا مزہ۔

۳۔ مالح (نمکین)، مثلاً نمک طعام کا مزہ۔

۴۔ حامض (ترش، کھٹا)، مثلاً آلو بخارہ اور تمر ہندی کا مزہ۔

۵۔ عفص (کسیلا)، مثلاً مازو کا مزہ۔

۶۔ قابض (سیٹھا)، مثلاً سپاری کا مزہ۔

۷۔ دسمی (چکنا)، مثلاً روغن زرد (دیسی گھی) کا مزہ۔

۸۔ حُلو (شیریں، میٹھا)، مثلاً عسل خالص اور شکر سفید کا مزہ۔

۹۔ تفہ یا مسیخ (پھیکا)، مثلاً پانی کا مزہ۔

**۱۔ ادویہ حریفہ** ادویہ حریفہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

۱۔ تفتیح عروق (عروق کو کشادہ کرنا)۔

۲۔ تلطیف و ترقیق مواد (مواد کو لطیف اور رقیق بنانا)

۳۔ تسخین (حرارت پیدا کرنا)۔

۲۔ ادویہ مرّہ | ادویہ مرہ میں بھی عام طور پر ایسی ہی تاثیرات پائی جاتی ہیں لیکن بعض تلخ ادویہ ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس کے برعکس اثر کرتی ہیں مثلاً افیون جو قابض ہوتی ہے اس کے علاوہ بعض تلخ ادویہ مانع عفونت بھی ہوتی ہیں مثلاً نیب (نیم)

۳۔ ادویہ مالحہ | ادویہ مالحہ یعنی نمکین ادویہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ تفتیح عروق (عروق کو کشادہ کرنا)۔

۲۔ تلطیف مواد (مادہ کو لطیف بنانا)۔

۳۔ جلاء (مادہ کو صاف کرنا)۔

۴۔ مانع عفونت (عفونت کو روکنا)۔

5 تسخین (حرارت پیدا کرنا)۔

۴۔ ادویہ حامضہ | (ترش و کھٹی ادویہ) ادویہ حامضہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

۱۔ تلطیف و تقطیع مواد (مواد کو لطیف بنانا اور ان کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم کرنا)۔

۲۔ تفتیح سدد (سدد کو کھولنا)

۳۔ تفتیح مجاری (مجاری کو کشادہ کرنا)

۵۔ ادویہ عفصہ | ادویہ عفصہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

۱۔ قابض عروق (عروق کو سکیڑتی ہیں)۔

۲۔ تقلیل حرارت (حرارت کی پیدائش کو کم کرتی ہیں)۔

۳۔ اعضاء میں کثافت و صلابت پیدا کرتی ہیں۔

۴۔ حابس الدم (جریان الدم کو روکتی ہیں)۔

۵۔ حابس اسہال (دستوں کو روکتی ہیں)۔

۶۔ ادویۂ قابضہ | ادویہ قابضہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں :

۱۔ قابض عروق (عروق کو سکیڑتی ہیں)۔

۲۔ حابس الدم (جریان الدم کو روکتی ہیں)۔

۳۔ حابس اسہال (اسہال کو روکتی ہیں)۔

۴۔ اعضاء میں کثافت وصلابت پیدا کرتی ہیں۔

۷۔ ادویہ دسمیہ | ادویہ دسمیہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں :

۱۔ مرطّب بدن (بدن کو رطب بنانا)۔

۲۔ ملیّن (نرم کرنا)۔

۳ مرخی (بدن کو ڈھیلا کرنا)۔

۴۔ مزلق

۵ منضج مواد (مواد کو نضج دینا)۔

۶۔ مسمّن بدن (بدن کو فربہ کرنا)

۸۔ ادویہ حلو | ادویہ حلو میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں :

۱۔ جالی (مواد کو صاف کرنا)۔

۲ مرخی (بدن کو ڈھیلا کرنا)

۳ منضج مواد۔

۴۔ ملیّن۔

۵ مرقق مواد

۶۔ مسخّن

۹۔ **ادویہ تفہ** ادویہ تفہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں :

۱۔ مسکّن حرارت (حرارت کو ساکن کرتی ہیں)۔

۲۔ مسکّن عطش (پیاس کو ساکن کرتی ہیں)۔

۳۔ مرطّب۔

مذکورہ بالا مزوں کے درمیان حرارت و برودت کے لحاظ سے درجات قائم کیئے گئے ہیں۔ علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ تمام مزوں کی کیفیت کے درجات بالکل یکساں نہیں ہوتے بلکہ حار مزوں میں سب سے زیادہ حرارت حرّیف کے اندر پائی جاتی ہے اس کے بعد مالح میں، اس کے بعد مُر میں پائی جاتی ہے۔

بارد مزوں میں سب سے زیادہ برودت ادویہ عفصہ میں پائی جاتی ہے اس کے بعد قابض میں اور اس کے بعد حامض میں پائی جاتی ہے۔

جن ادویہ میں حرارت و برودت دونوں کیفیت پائی جاتی ہیں ان میں ادویہ حُلو حرارت کی جانب زیادہ مائل ہوتی ہیں اس کے بعد ادویہ دسمیہ میں حرارت پائی جاتی ہے۔

رطب مزوں میں سب سے زیادہ رطوبت ادویہ تفہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حُلو میں، اس کے بعد دسمی میں پائی جاتی ہے۔

یابس مزوں میں سب سے زیادہ یبوست ادویہ مرّہ میں اس کے بعد ادویہ حرّیفہ میں اور اس کے بعد ادویہ عفصہ میں پائی جاتی ہے۔

جن مزوں میں رطوبت و یبوست پائی جاتی ہیں وہ معتدل ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے کم یبوست ترشی میں پائی جاتی ہے اس کے بعد قابض میں اور اس کے بعد نمکین میں پائی جاتی ہے۔

۳۔ **بو** دوا کی بو سے بھی اس کی تاثیرات اور افعال کے بارے میں اندازہ قائم کیا

جاتا ہے اور یہ اندازہ رنگ کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اس کے قوی ہونے کی وجہ علامہ نفیس نے یہ بیان کی ہے کہ بو اسی وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ بودار دواء کے اجزاءِ لطیفہ سے بخارات صعود کر کے قوتِ شامّہ تک پہنچتے ہیں اور اس کے اجزاءِ کثیفہ نہ تو بخارات کی شکل میں تبدیل ہوتے ہیں اور نہ صعود کرتے ہیں، اور رنگ کا کوئی حصہ دوائے سے صعود کر کے قوت باصرہ تک نہیں پہنچتا ہے۔ مقصد یہ کہ چونکہ بو کے ذریعہ دواء کا کچھ نہ کچھ حصہ یقیناً قوتِ شامّہ تک پہنچتا ہے۔ اس لیئے یہ قیاس رنگ کے مقابلہ زیادہ قوی ہوتا ہے۔ بو سے قیاس کرنے کی صورت یہ ہے کہ کسی دواء کو سونگھ کر ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فلاں دواء مزاج کے لحاظ سے حار یا دافع عفونت ہو سکتی ہے بہت سی دافع عفونت ادویہ کی بو ایک خاص قسم کی ہوتی ہے۔ ایسی ہی بو کسی غیر معروف دواء میں پاکر ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ دواء بھی دافع عفونت ہو مثلاً گل سرخ، بیدِ مشک، کیوڑہ، عنبر، زعفران وغیرہ ایسی ہی بھینی بودار ادویہ دماغ اور قلب پر ایک مخصوص اثر کرتی ہیں۔ اگر ایسی ہی کوئی غیر معروف دواء ہمیں مل جائے تو ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شاید اس کے خواص بھی انھیں خوشبودار ادویہ جیسے ہوں گے۔ بو کا احساس اور ادراک بھاپ کے مانند اس کے لطیف جوہر کی وجہ سے ہوا کرتا ہے جو بودار جسم سے اُڑ کر قوتِ شامّہ تک پہنچتے ہیں۔ بودار جسم کے اندر عام طور پر حرارت ضرور ہوا کرتی ہے چنانچہ اطباء قدیم نے لکھا ہے کہ تیز بودار ادویہ عام طور پر انسانی جسم کے لیئے مسخّن ہوا کرتی ہیں مثلاً دارچینی، عنبر، مشک زعفران، قرنفل، سنبل الطیب، نانخواہ، کمون سفید، زنجبیل وغیرہ۔

بودار اجزاء کے اثر کرنے کے لیئے کچھ نہ کچھ حرارت کی ضرورت ہوا کرتی ہے چاہے یہ حرارت آگ کی ہو، آفتاب کی ہو یا ہوا کی ہو۔ چنانچہ اگر کسی دواء میں بو کم ہوتی ہے یعنی کمزور ہوتی ہے تو حرارت پہنچانے سے اس کی بو تیز ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت

ہوتا ہے کہ اصل میں بو کو قوت شامّہ تک پہنچانے والی حرارت ہی ہوا کرتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب بودار جسم حار ہوگا تو اس کے حار اور لطیف اجزاء کو بخارات بنا کر اڑانے والی چیز لازمی طور پر حرارت ہی ہوگی اس لئے یہ بو بہت تیز اور ناخوشگوار ہوگی۔ ایسی بو اس بات کا ثبوت ہوگی کہ یہ حار اور لطیف مادہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضروری نہیں کہ اس جسم کے تمام اجزاء حار ہی ہوں بلکہ ممکن ہے کہ اس کا دوسرا جزء بارد اور بے بو ہو مثلاً سمّ الفار بے بو ہونے کے باوجود انتہائی مسخّن اور حار ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف بودار ادویہ میں مختلف خواص اور تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے بو کے ذریعہ قیاس قائم کرنے کو بھی یقینی قاعدہ نہیں بنایا جا سکتا جیسا کہ اطبائِ قدیم نے اس کی تصریح کی ہے۔

حکیم سیّد محمد حسین علوی صاحبِ مخزن الادویہ لکھتے ہیں چونکہ اکثر کثیف اور سخت چیزیں صلابت وکثافت، کی وجہ سے اس قابل نہیں ہوتی ہیں کہ ان سے اجزاء صغیرہ اور بخاراتِ لطیفہ جدا ہو کر صعود کریں اور قوت شامّہ تک پہنچیں۔ مثلاً الماس، زمرد، یاقوت وغیرہ اس لئے ایسی چیزوں میں بو سے قیاس کرنے کا اصول مسدود و مفقود ہے

۴۔ <u>رنگ</u> دواء کے رنگ سے ادویہ کے خواص وتاثیرات کے بارے میں استدلال قائم کیا جاتا ہے لیکن یہ قیاس تمام قیاسات سے زیادہ کمزور ہے۔ رنگ سے قیاس کرنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی انجانی خواص والی دواء ہمارے سامنے لائی جائے جس کا رنگ دیکھ کر ہمارے ذہن میں یہ بات آئے کہ اس دواء کا رنگ فلاں جانی پہچانی دواء کے رنگ سے ملتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس دواء میں بھی اس جانی پہچانی دواء کے اثرات پائے جائیں۔ صرف کسی دواء کے رنگ سے اس کی تاثیرات اور افعال کے بارے میں قیاس کرنا دیگر قیاسات کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے مثلاً برف جیسی سفید چیز کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ شاید یہ بھی برف کے مانند بارد اور رطب ہو، یا کوئلہ جیسی سیاہ چیز

کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ ممکن ہے کہ اس کے خواص بھی کوئلہ کے مانند ہوں، بہت کمزور قیاس ہے۔ البتہ اگر رنگ کے ساتھ دیگر صفات بھی شامل ہو جائیں تو اس وقت رنگ بھی قیاس میں مددگار ہوتا ہے اور وہ قیاس کافی قوی ہوتا ہے۔

۵۔ دوا کا قوام اور وزن | دوا کی تاثیرات کے بارے میں کوئی قیاس آرائی کرتے میں دوا کا قوام اور وزن بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمیں معلوم ہے کہ زیادہ تر ادویہ لعابیہ اصولی طور پر پیچش اور امعاء کی خراش میں مفید ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً بیل گری، ریشہ خطمی، صمغ عربی وغیرہ۔ اگر ایسی ہی انجانی لعابی دوا ہمارے سامنے آتی ہے تو ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ شاید یہ بھی دیگر ادویہ لعابیہ کے مانند امعاء کو سکون دینے والی ہو۔

دوا کے قوام سے مراد یہ ہے کہ کیا وہ دوا جامد ہے یا سیال ہے یا بخاری ہے پھر ان قسموں کے مختلف درجات ہیں مثلاً اگر کوئی دوا جامد ہے تو وہ سخت اور مستحکم ہے یا اس کے اجزاء بھربھرے ہیں جو آسانی کے ساتھ جدا ہو جاتے ہیں یا اگر کوئی دوا سیال ہے تو وہ بالکل رقیق ہے یا لعابی ہے یا نیم سیال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دوا بخاری ہے تو اس کے بخارات کس قسم کے ہیں اسی طرح وزن کے لحاظ سے اگر ایک دوا وزنی ہے تو دوسری دوا ہلکی ہوتی ہے۔

قوام اور وزن کے ذریعہ قیاس قائم کرنے کی صورت یہ ہے کہ نامعلوم الخواص دوا کے مزہ، رنگ، بو کو دیکھ کر پہلے ہمارے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس دوا میں فلاں جانی پہچانی دوا جیسے خواص پائے جاتے ہیں اس کے بعد ہم اس کو بغور دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس انجانی دوا کا قوام اور وزن اس جانی پہچانی دوا کے قوام اور وزن سے مختلف ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اس نامعلوم دوا کے خواص سے مختلف ہوں بعد میں تجربہ اس قیاس کی تردید کر دیتا ہے۔

# قوام و وزنِ ادویہ کے مختلف مدارج

قوام اور وزن کے لحاظ سے اطبائِ قدیم نے ادویہ کے مختلف درجات اور ان کے اصطلاحی نام مقرر کیئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ دواءِ لطیف | یہ وہ دواء ہے جو وارد بدن ہونے کے بعد حرارت غریزی سے متاثر ہوکر جلد اجزاءِ صغیرہ میں منقسم ہو جائے مثلاً زعفران اور شراب وغیرہ

۲۔ دواءِ کثیف | یہ وہ دواء ہے جو وارد بدن ہونے کے بعد حرارت غریزی سے متاثر ہوکر جلد اجزاءِ صغیرہ میں منقسم نہ ہو۔ اگر دواءِ لطیف کا قوام جلد اثر کرنے والا ہوتا ہے تو دواءِ کثیف کا قوام دیر سے اثر کرنے والا ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے جلد ہضم ہونے والی اغذیہ کو غذاءِ لطیف اور دیر سے ہضم ہونے والی اغذیہ کو غذاءِ کثیف کہتے ہیں۔

صعود کرنے والے روغنیات کو ادہانِ لطیفہ اور وزنی روغنیات کو ادہانِ کثیفہ کہتے ہیں۔ اسی طرح رقیق چیزیں لطیف اور غلیظ چیزیں کثیف کہلاتی ہیں

۳۔ دواءِ لزج | (لیسدار دواء) یہ دواء وہ ہے جو پھیلنے سے نہ ٹوٹے اور جس ظرف میں رکھی جائے اس میں چسپاں ہو جائے مثلاً عسل خالص۔

۴۔ دواءِ ہش | (بھربھری ادویہ) یہ وہ دوائے ہے جو آسانی سے باریک باریک اجزاء میں تقسیم ہو جائے مثلاً رال صبرِ زرد۔

۵۔ دواءِ جامد | یہ وہ دواء ہے جو بالفعل ایک جگہ رہے سیّال نہ ہو لیکن اس میں بہنے اور سیّال ہونے کی صلاحیت موجود ہو مثلاً موم اور برف۔

۶۔ دواءِ سائل | (سیّال دواء) یہ وہ دوائے ہے جس کے اجزاء نیچے جاکر پھیل جائیں مثلاً میعہ سائلہ اور تمام سیال ادویہ۔

۷۔ دوا العابی | یہ وہ دوا ہے جو اگر پانی میں بھگوئی جائے تو اس کے کچھ اجزا نکل کر پانی میں پھیل جائیں اور تمام پانی لیسدار ہو جائے مثلاً بہدانہ، خطمی، اسپغول وغیرہ۔

۸۔ دوا دہنی | (روغنی دوا) یہ وہ دوا ہے جس کے جوہر میں روغن موجود ہو، مثلاً مغزیات جیسے مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز کدو وغیرہ۔

۹۔ دوا ثقیل اور دوا خفیف | وزن کے لحاظ سے بعض ادویہ وزنی ہوتی ہیں اور بعض ادویہ ہلکی یعنی خفیف ہوتی ہیں۔

# ادویہ کی دیگر طبعی و کیمیاوی خصوصیات

رنگ، بو، مزہ وغیرہ کی طرح ادویہ کی بعض دیگر طبعی اور کیمیاوی خصوصیات بھی ہیں جو ان کی تاثیرات کے بارے میں قیاس قائم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ ایک دوا کی بعض خصوصیات ہمیں معلوم ہیں، لیکن اسی دوا کی بعض دیگر خصوصیات کے بارے میں ہمیں کچھ معلومات نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں دوا کی نامعلوم تاثیرات کو قیاس کے ذریعہ شناخت کرتے ہیں۔ جس طرح رنگ بو، مزہ وغیرہ معاون ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض معلوم اثرات بھی نامعلوم اثرات کے لیے قیاس قائم کرنے میں مدد کیا کرتے ہیں۔

۱۔ مثلاً ایک دوا کی جلد پر مالش کی گئی تو تھوڑی دیر کے بعد اس کے اثر سے جلد کی عروق کشادہ ہو گئیں اور اس مقام کی حرارت زیادہ اور دوران خون تیز ہو گیا لیکن اس دوا کے متعلق ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ دوا عضو کی لاغری کو دور کرتی ہے یا محللِ اورام ہے۔ اس وقت ہم قیاس سے کام لیتے ہیں ہمارے علم میں پہلے سے ایسی چند ادویہ ہیں جو جلد کی عروق کو کشادہ کرتی ہیں یا ورم کو تحلیل کر دیتی ہیں اور لاغر عضو پر مالش کرنے سے اس میں قوت آجاتی ہے اس لیے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شاید یہ دوا بھی مسمّن

بدن اور مختلف اورام ہو۔

۲۔ دوسری مثال یہ ہے کہ کسی دواء کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ زبان اور منہ کی غشاء مخاطی میں قبض پیدا کرتی ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ نکسیر کے خون کو بند کرتی ہے یا نہیں، ایسی حالت میں دوسری قابض ادویہ پر قیاس کرکے یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ یہ دواء غشاءِ مخاطی پر قابض اثر کرتی ہے اس لئے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کے اندر قابض جز موجود ہے اور جب اس کے اندر قابض جز موجود ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا قابض جز عروق کو سکیڑ کر نکسیر کے خون کو بند کردے گا۔

۳۔ تیسری مثال یہ ہے کہ ایک دواء کا ہمیں یہ اثر معلوم ہے کہ جب اس کو متعفن گوشت پر ڈالا جاتا ہے تو گوشت کا تعفّن رک جاتا ہے یا اس کو گندی نالیوں میں ڈالا جاتا ہے تو اس سے نالیوں کا تعفّن کم ہوجاتا ہے لیکن اس دواء کا یہ اثر معلوم نہیں کہ بدن کے زخموں پر اس دواء کا کیا اثر ہوگا۔ اس کے معلوم اثرات کو دیکھتے ہوئے ہم یہ قیاس کرسکتے ہیں کہ چونکہ یہ دواء متعفن گوشت اور گندی نالیوں کی عفونت کو روک دیتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس کے استعمال سے بدن کے گندے زخموں کی عفونت بھی دور ہوجائے۔ ان تمام صورتوں میں اپنے قیاس کی تائید کے لئے ہمیں تجربہ کرنا پڑتا ہے صرف قیاس کے ذریعہ یقین کا مرتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

**قیاس کا ضعف** قیاس کی تمام اقسام جب تک وہ قیاس کے درجہ میں ہیں اور تجربہ سے ان کی تصدیق نہیں کرلی گئی ہے محض ایک کمزور قسم کا قیاس ہے ان کا یقین صرف تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ادویہ کی وہ صفات جو قیاس کے سلسلہ میں معاون ثابت ہوتی ہیں وہ کسی دواء میں جتنی زیادہ جمع ہوں گی قیاس اتنا ہی زیادہ قوی ہوگا۔ صرف رنگ، بو، مزہ سے قیاس قائم کرنا بہت کمزور قیاس ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ قرشی اور علامہ نفیس نے

لکھا ہے کہ سب سے زیادہ کمزور قیاس وہ ہے جو دوا کے رنگ سے قائم کیا جائے کیونکہ ہر رنگ میں مختلف اور مخالف اثرات رکھنے والی ادویہ پائی جاتی ہیں مثلاً چونا، فلفلِ سفید، خربق سفید، سم الفار سفید، یہ سب ادویہ سفید ہونے کے باوجود حار ہیں۔ اس کے برخلاف کافور، صندل سفید، سفیدہ کاشغری یہ سب ادویہ سفید ہونے کے باوجود بارد ہیں۔ صندل کی دونوں قسمیں بارد ہیں لیکن ایک قسم کا رنگ سفید ہے اور دوسری قسم کا رنگ سرخ ہے۔ اسی طرح فلفل کی دونوں قسمیں حار ہیں مگر ایک کا رنگ سیاہ ہے اور دوسری قسم کا رنگ سفید ہے۔

فلفل سفید اور فلفل سیاہ دونوں الگ الگ قسمیں نہیں بلکہ ایک پختہ حالت ہے اور دوسری خام حالت ہے۔

**قیاس کے مدارج** اندازہ کے مطابق قیاس کے درجہ اس طرح قائم کیے گئے ہیں کہ کسی چیز کا صرف رنگ دیکھ کر قیاس قائم کرنا سب سے کمزور قیاس ہے۔ اس کے بعد بو کے ذریعہ قیاس قائم کرنا کچھ قوی قیاس ہے اور مزہ کے ذریعہ قیاس قائم کرنا اور بھی زیادہ قوی قیاس ہے اس ترتیب میں قوام کا ذکر نہیں کیا جاتا کیونکہ تنہا قوام سے کوئی قیاس قائم نہیں کیا جا سکتا۔ قوام تو صرف دوسری صفات کے ساتھ قیاس میں مددگار ہوتا ہے ورنہ ہر قسم کی تاثیرات میں ہر قوام کی ادویہ موجود ہیں۔ قوت کے لحاظ سے قیاس کے درجات ہیں۔ تجربہ کی کسوٹی میں جو قیاس پورا اترتا ہے وہ قوی تصور کیا جاتا ہے۔ اور جو جزوی طور پر صحیح ثابت ہوتا ہے وہ ضعیف قیاس تصور کیا جاتا ہے۔

**قیاس میں مغالطہ** مزاج ثانی کے مرکبات اور مرکب القویٰ ادویہ میں بعض اوقات رنگ، بو اور مزہ کی وجہ سے قیاس میں اس طرح مغالطہ بھی ہو جاتا ہے کہ اس مرکب کے کسی ایک جز کا مزہ اور رنگ، اور بو بہت تیز اور غالب ہوتی ہے اور ترکیب کے بعد جب مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے تو اس وقت بھی اس جز کی وہ تیز کیفیت دور نہیں ہوتی

لیکن اس جز کی دوسری تاثیر حرارت یا برودت اور اس کی رنگت و بو کے لحاظ سے اس قدر کمزور اور مغلوب ہوتی ہے کہ اس کی رنگت اور بو کو دیکھتے ہوئے اس دوسری کیفیت کے وجود کا خیال ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً پانچ سو گرام (500 gm) دودھ میں دس گرام فرفیون شامل کردی جائے تو اس مرکب کا مزاج فرفیون کی تاثیر کے غلبہ کی وجہ سے انتہائی گرم ہو جائے گا لیکن دودھ کی سفیدی کی وجہ سے اس کا رنگ سفید ہی رہے گا اور یہ سفیدی دونوں اجزاء کے مجموعہ کی نہ ہوگی بلکہ محض ایک جز دودھ کی ہوگی جو اگرچہ قوت کے لحاظ سے ضعیف ہے مگر مقدار کے لحاظ سے غالب ہے اور اپنے رنگ میں دوسرے کو چھپائے ہوئے ہے۔

اسی طرح سم الفار، بیش، اذراقی، افیون جیسی تیز اثر کرنے والی ادویہ جو قلیل مقدار میں زیادہ اثر کرتی ہیں جب ایسی ادویہ میں شامل کردی جائیں جن کے مزہ، رنگ، بو ان سے مختلف ہوں اور یہ سمّی دوائیں ان میں چھپ جائیں تو ظاہر ہے کہ رنگ، بو اور مزہ کی بنیاد پر قیاس میں خطرناک غلطیاں ہوسکتی ہیں۔

مختصر یہ کہ رنگ، بو، مزہ اور استحالہ کے ذریعہ ادویہ کے مزاج اور تاثیرات کی شناخت ہمیشہ صحیح نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ قیاس اور اندازہ اکثر صحیح بھی ہوتا ہے۔

لیکن مزاج اولیٰ والے مرکبات میں جن میں مخالف اثرات کے اجزا نہیں ہوتے مزہ، رنگ اور بو سے اس قسم کا مغالطہ ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ اس قسم کے مرکبات اپنے ذاتی مزاج کی وجہ سے جس کیفیت اور جس تاثیر کے حامل ہوتے ہیں وہ ان کو بغیر کسی رکاوٹ کے حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ مزاج اولیٰ کے مرکبات کسیلے ہوں اور ان کا مزاج حار ہو یا یہ کہ وہ حریف ہوں اور ان کا مزاج بارد ہو۔ اس کے برعکس مزاج ثانی کے مرکبات میں ان کیفیات کے لحاظ سے مغالطہ پیدا ہوسکتا ہے (علامہ نفیس)۔

# تاثیراتِ ادویہ بلحاظ اعضاء

جسمِ انسان اعضاءِ نفسانیہ، اعضاءِ حیوانیہ اور اعضاءِ طبعیہ پر مشتمل ہے لہٰذا ذیل میں ان اعضاء پر ادویہ کی تاثیرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان اعضاء کے امراض کا اصولِ علاج سمجھنے میں سہولت ہو سکے۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاءِ نفسانیہ پر

**ادویہ کی تاثیر اعصاب پر** اعصاب پر ادویہ کا اثر دو طریقہ سے ہوتا ہے۔ یا تو یہ ادویہ اعصاب میں تحریک و ہیجان پیدا کرتی ہیں یا اعصاب میں تسکین بخشتی ہیں۔ پھر تحریک دینے یا تسکین دینے کا یہ عمل کبھی اعصاب حسّی میں ہوتا ہے اور کبھی اعصاب حرکی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ اثر کبھی خود اعصاب اور ان کے تنوں میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے آخری سروں پر ہوتا ہے۔

چنانچہ جو ادویہ مقامی طور پر استعمال کرنے سے درد کو ساکن کر دیتی ہیں مثلاً بیش، افیون، لُفاح وغیرہ، یہ ادویہ اعصاب حسّی کے آخری سروں پر تخدیر پیدا کرتی ہیں۔ بعض اوقات آخری سروں پر اثر کے ساتھ کچھ اثر عصبی مرکز تک بھی پہنچتا ہے۔ ایسی ادویہ درد کی موجودگی میں استعمال کی جاتی ہیں اور وہ مسکّنِ الم کہلاتی ہیں۔

جو ادویہ بیرونی طور پر استعمال کرنے اور کسی مقام پر لگانے سے اس جگہ کو سُن یا بے حس کر دیا کرتی ہیں ان کا عمل بھی اعصاب کے آخری سروں پر ہوتا ہے ایسی ادویہ مقامی مخدّر کہلاتی ہیں۔

جن ادویہ سے حسّیاً اعصاب کے آخری سروں میں تحریک و ہیجان پیدا ہوتا ہے وہ ادویہ ادویۂ لاذع کہلاتی ہیں۔ ان ادویہ کے اثر سے مقامی طور پر عروق کشادہ ہو جاتی

ہیں اور غشائے مخاطی سرخ ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر سوزش اور درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ضماد خردل۔

بعض ادویہ اعصاب حرکی کے آخری سروں پر اثر کر کے ان کے عمل کو سست کر دیتی ہیں، مثلاً شوکران۔ تفاح و یبروج الصنم ۔ بزر البنج (اجوائن خراسانی) اور جوز ماثل (دھتورہ) ان ادویہ کے اثر سے متعلقہ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس کو استرخاء کہتے ہیں۔

بعض ادویہ اعصاب حرکی کے آخری سروں میں تحریک پیدا کرتی ہیں، مثلاً اذراقی (کچلہ)، بیش وغیرہ۔ ان ادویہ کے اثر سے عضلات کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے اور ان کی انقباضی قوت دور ہو جاتی ہے۔

**ادویہ کی تاثیر دماغ پر** دماغ پر اثر کرنے والی ادویہ سے کبھی دماغی افعال میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور دماغی افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی ان سے دماغی افعال سست ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض ادویہ داخلی طور پر استعمال سے تشویش و ہذیان کا سبب بنتی ہیں، مثلاً فلک سیر (قنب ، بھنگ) وغیرہ۔ یہ ادویہ دماغی افعال میں ایسی بے ترتیب تحریک پیدا کرتی ہیں جس سے خیالات میں فتور پیدا ہو جاتا ہے اور انسان بیہودہ اور بے تکی باتیں کرنے لگتا ہے۔ ایسی ادویہ مہذی کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ دماغی افعال کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ قلب میں سرور اور فرحت بھی پیدا کرتی ہیں ایسی ادویہ مفرح کہلاتی ہیں جیسا کہ قنب (بھنگ) اور شراب سے ہذیان اور تفریح دونوں اثرات رونما ہوتے ہیں۔

جو ادویہ دماغی افعال کو سست کرتی ہیں وہ کئی طرح کی ہوتی ہیں۔

بعض ادویہ براہ راست مقدم دماغ پر اثر کر کے نیند لاتی ہیں ایسی ادویہ منومات کہلاتی ہیں مثلاً بزر البنج (اجوائن خراسانی)۔ قنب (بھنگ) اور جوز ماثل (دھتورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ دماغ کے حسّی مراکز کو جزوی یا کلّی طور پر سُن کر کے درد کے احساس کو کم یا دور کر دیتی ہیں ۔ ایسی ادویہ کے استعمال سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ چاہے بدن کے کسی بھی حصہ میں درد ہو وہ ساکن ہو جاتا ہے ایسی ادویہ کو مسکّناتِ عمومی کہتے ہیں مثلاً افیون کا اندرونی استعمال ۔

بعض ادویہ دماغ کے عصبی مراکز کو اس قدر بے حس کر دیتی ہیں کہ مکمل طور پر بے ہوشی پیدا ہو جاتی ہے ایسی ادویہ مخدّرات عمومی کہلاتی ہیں مثلاً جوز ماثل اور یبروج الصنم وغیرہ ۔

بعض ادویہ دماغ کے قوائے محرکہ کو ضعیف کر دیتی ہیں ایسی ادویہ امراضِ تشنّجی مثلاً صرع ، اختناق الرحم میں قوت محرکہ کو ضعیف کرنے اور تشنج کو دور کرنے کے لیئے استعمال کی جاتی ہیں ایسی ادویہ دافعات تشنج کہلاتی ہیں ۔ مثلاً حلتیت کافور ، اسرول ۔ اس کے برعکس بعض ادویہ دماغ کے اعصاب محرکہ کو تحریک دے کر تشنج پیدا کرتی ہیں ایسی ادویہ مشنّجات کہلاتی ہیں ۔

**ادویہ کی تاثیر مرکز تنفّس پر** مرکز تنفس پر اثر کرنے والی ادویہ دو قسم کی ہوتی ہیں :

۱۔ وہ ادویہ جو مرکز تنفس کو تحریک پہنچا کر حرکات تنفس کو بڑھا دیتی ہیں جس سے اخراجِ بلغم میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً بزر البنج (اجوائن خراسانی) ، جوز ماثل (دھتورہ) اور اذراقی (کچلہ) وغیرہ ۔

۲۔ وہ ادویہ جن سے حرکات تنفس ضعیف اور سست ہو جاتی ہیں مثلاً افیون ، بیش (بچھناک) وغیرہ ، اس قسم کی ادویہ اعضاءِ تنفس کی بڑھتی ہوئی کیفیت لذع میں نفع بخش ہوتی ہیں اور اعضاءِ تنفس کو سکون بخشتی ہیں ۔

**ادویہ کی تاثیر نخاع پر** بعض ادویہ کے اثر سے نخاع میں تحریک ہوتی ہے مثلاً اذراقی (کچلہ)

اور شیلم (گندم دیوانہ)۔ جب ان کا عمل تیز ہوجاتا ہے تو بدن کے عضلات میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض ادویہ سے نخاع کے عمل میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً افیون، سیماب، قنّب وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر حواسِ خمسہ ظاہرہ پر

**ادویہ کی تاثیر چشم پر**
بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے مثلاً افیون اور مخدرات عمومی

بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے مثلاً جوہر یبروج الصنم ان ادویہ سے آنکھ کا عضلہ ہدبیہ متاثر ہوتا ہے۔

**ادویہ کی تاثیر طبقہ ملتحمہ پر**
بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ پر قابض اثر کرتی ہیں یعنی اس کی رگوں کو سکیڑ دیتی ہیں مثلاً شب یمانی (پھٹکری)، رسوت اور ترپھلہ وغیرہ۔

بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ پر مسکّن الم اثر کرتی ہیں جس سے درد ساکن ہو جاتا ہے مثلاً افیون، لفاح وغیرہ۔

بعض ادویہ آنکھ کے گندے مواد کو دفع کر دیتی ہیں مثلاً کافور، ہیرمہ وغیرہ۔

بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ میں خراش پیدا کر دیتی ہیں مثلاً طوطیا اور گھونگچی وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر غددِ دمعیہ پر**
غددِ دمعیہ (آنسوؤں کی گلٹیوں) پر اثر کرنے والی دو قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ بعض ادویہ غدد دمعیہ کے فعل کو تحریک دیتی ہیں جس سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ وہ ادویہ ہیں جن سے مقامی طور پر خراش پیدا ہوا کرتی ہے۔

۲۔ بعض ادویہ غددِ دمعیہ کے فعل کو سست کر دیتی ہیں جس سے آنسو کم یا بند ہوجاتے ہیں، مثلاً یبروج الصنم وغیرہ۔

ادویہ کی تاثیر قوت باصرہ پر | بعض ادویہ کے اثر سے بینائی کا میدان وسیع ہو جاتا ہے مثلاً اذراقی کے استعمال سے نیلے رنگ کی چیزوں کے لیئے بینائی کا میدان وسیع ہو جاتا ہے۔

۲۔ بعض ادویہ کے استعمال سے چیزوں کے رنگ مختلف ہو جاتے ہیں، مثلاً درمنہ ترکی کے جوہر کے استعمال سے اوّلاً تمام اشیاء بنفشئی رنگ کی نظر آتی ہیں۔

۳۔ بعض ادویہ کے استعمال سے بینائی پر کچھ ایسا اثر پڑتا ہے کہ انسان کو ایسے عجیب وغریب منظر دکھائی دینے لگتے ہیں جن کا بیرونی دنیا میں کوئی وجود ہی نہیں ہوتا مثلاً قنّب (بھنگ) اور شراب کے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ سے قنّب کو فلک سیر بھی کہا جاتا ہے۔ قنّب کے استعمال سے آدمی خود کو اور دوسری چیزوں کو بھی آسمان میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

ادویہ کی تاثیر عضلات چشم پر | بعض ادویہ خاص طور پر عضلات چشم پر اثر انداز ہوتی ہیں مثلاً شوکران کے استعمال سے عضلۂ رافعۃ الجفن اور عضلۂ مستقیمہ وحشیہ مفلوج ہو جاتے ہیں۔

ادویہ کی تاثیر اُذن (کان) پر | بعض ادویہ کان کی غشاءِ طبلی اور غشاءِ مخاطی پر اثر کرتی ہیں بعض ادویہ کان کے میل پر اور بعض ادویہ عصب سامعہ پر اثر کرتی ہیں۔

کان کی غشاءِ مخاطی پر اثر کرنے والی ادویہ کبھی مقامی طور پر درد کو ساکن کرنے کے لیئے، کبھی رگوں کو سکیڑنے کے لیئے اور کبھی عفونت کو دور کرنے کے لیئے استعمال کی جاتی ہیں۔

تسکین درد کے لیئے کافور کو روغن بادام میں حل کر کے بطور قطور استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز پوست خشخاش کے نیم گرم جوشاندہ سے پچکاری کراتے ہیں۔

سیلان الاذن کی صورت میں رگوں کو سکیڑنے کے لیئے ادویۂ قابضہ پچکاری اور نفوخ کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہیں کیونکہ سیلان الاذن میں عفونت ضرور ہوتی ہے اس لیئے ان ادویہ کے ساتھ مانع عفونت ادویہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں، مثلاً

مازو سبز، شبِ یمانی، انزروت، بورہ ارمنی، تنکار (سہاگہ)، برگِ نیم اور عسلِ خالص وغیرہ۔

دافع عفونت کے طور پر کافور، تنکار اور بورہ ارمنی کو آب برگ نیم میں یا عسلِ خالص میں شامل کر کے استعمال کراتے ہیں۔

یبوست الاذن کو دور کرنے کے لیے روغنِ بادام شیریں یا روغنِ گُل کا قطور کراتے ہیں۔

جو ادویہ کان کے میل پر اثر انداز ہوتی ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میل پھول کر آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے عام طور پر روغن بادام شیریں یا روغنِ گُل یا آبِ نیم گرم اور دیگر آب مطبوخ بذریعہ پچکاری استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو ادویہ قوتِ سامعہ کے اعصاب پر اثر کرتی ہیں ان میں بعض ادویہ کے اثر سے کان بہنے لگتے ہیں۔

بعض ادویہ کے اثر سے قوتِ سامعہ میں کسی قدر تیزی پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً مرکباتِ اذراقی۔۔

ادویہ کی تاثیر ناک (انف) پر — ناک پر اثر انداز ہونے والی ادویہ میں سے بعض ادویہ کے سونگھنے سے ناک کی غشاءِ مخاطی سے رطوبت کا ترشح ہونے لگتا ہے۔ تیز ریزش کی وجہ سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ ایسی ادویہ معطسات کہلاتی ہیں، مثلاً نک چھکنی، فلفل سیاہ، تمباکو، فلفلِ سرخ، زنجبیل، خربق (کٹکی) اور برگ شبت وغیرہ۔

بعض ادویہ ناک کی غشاءِ مخاطی پر مسکن اثر کرتی ہیں جن کے باعث ناک کی غشاءِ مخاطی کی لذع و خراش دور ہو جاتی ہے ایسی ادویہ مسکن انف کہلاتی ہیں، مثلاً بیش (بچھناک) وغیرہ۔

بعض ادویہ ناک کی غشاءِ مخاطی پر قابض اثر کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں غشاءِ مخاطی

سے سیلان الدم اور سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔ مثلاً دم الاخوین، مازو، سنگ جراحت شب یمانی اور برف وغیرہ۔

بعض ادویہ عصب شامہ پر اثر کرتی ہیں۔ ان میں سے بعض ادویہ عصب شامہ کو تحریک پہنچا کر اس کے عمل کو تیز کر دیتی ہیں، مثلاً سرکہ، نوشادر اور چونہ کا مرکب۔

بعض ادویہ عصب شامہ کے عمل کو ضعیف کر دیتی ہیں مثلاً مشک اور حلتیت یہ ادویہ اولاً عصب شامہ میں ہلکی سی تحریک پہنچاتی ہیں لیکن بعد میں اس کے عمل کو ضعیف اور سست کر دیتی ہیں۔

**ادویہ کی تاثیر زبان (لسان) پر** بعض ادویہ زبان کے اعصاب (عصب لسانی حلقی، عصب لسانی، عصب وجہی) کی حسی شاخوں پر اثر کرتی ہیں ان میں سے بعض ادویہ خوشبودار ہوتی ہیں۔ مثلاً انیسون اور الائچی خورد و کلاں۔ بعض تلخ ہوتی ہیں مثلاً صبر زرد، اذراقی اور نیم وغیرہ۔ بعض لعابی ہوتی ہیں مثلاً اسپغول، صمغ کتیرا، صمغ عربی وغیرہ۔ بعض حریف ہوتی ہیں، مثلاً فلفل سیاہ، خردل اور کباب چینی وغیرہ۔ بعض شیریں ہوتی ہیں مثلاً عسل خالص اور مویز منقی وغیرہ۔ بعض ادویہ ترش ہوتی ہیں مثلاً لیموں اور آلو بخارا وغیرہ

**ادویہ کی تاثیر جلد پر** بعض ادویہ جلد کے ذریعہ پسینہ کے اخراج کو بڑھا دیتی ہیں کیونکہ یہ پسینہ کی گلٹیوں پر محرک اثر ڈالتی ہیں۔ مثلاً کافور۔

ان میں سے بعض ادویہ پسینہ کی گلٹیوں کے اعصاب کو براہ راست تحریک پہنچا کر پسینہ لاتی ہیں، مثلاً افیون۔

بعض ادویہ جلد کے مسامات کو کشادہ کر کے پسینہ کا اخراج کرتی ہیں، مثلاً آب گرم یا ہوائے گرم وغیرہ۔ مذکورہ بالا تمام قسم کی ادویہ کو معرقات کہتے ہیں۔

بعض ادویہ پسینہ کے اخراج کو کم کر دیتی ہیں۔ ان میں بعض ادویہ پسینہ کی گلٹیوں پر اثر کر کے ان کی پیدائش کو کم کر دیتی ہیں یا بند کر دیتی ہیں، مثلاً کشتہ فولاد۔

بعض ادویہ گلٹیوں کے اعصاب پر اثر کر کے پسینہ کی پیدائش کو کم کر دیتی ہیں مثلاً بزرالبنج (اجوائن خراسانی) اور جوز ماثل (دھتورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد کے مسامات کو بند کر کے پسینہ کے اخراج کو کم کر دیتی ہیں مثلاً آب سرد اور ہوائے سرد وغیرہ۔ ایسی ادویہ مانعات عرق کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ پسینہ کی کیفیت کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ مثلاً افیون۔ ایسی ادویہ مغیر عرق کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ جلد پر لگانے سے مقامی طور پر جلد کو ملائم اور عروق کو کشادہ اور اس کی ساخت کو ڈھیلا کر دیتی ہیں۔ مثلاً روغنیات وضمادات حارہ، آب گرم، ایسی ادویہ مرخی کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ جلد کی خراش کو دور کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مملسات کہلاتی ہیں مثلاً اسپغول وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد پر مختلف قسم کے آبلے اور بثور اور داغ پیدا کر دیتی ہیں۔ ایسی ادویہ مبثر، منفط کہلاتی ہیں، مثلاً سم الفار، یبروج الصنم، ذراریح ہندی (تیزابات) وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد کو کھا جاتی ہیں اور زخم ڈال دیتی ہیں ایسی ادویہ اکال اور مقرح کہلاتی ہیں، مثلاً تیزاب، گندھک، تیزاب نمک، تیزاب شورہ، چونہ اور ہڑتال وغیرہ۔

ادویہ کی تاثیر شعر (بال) پر | بعض ادویہ کے استعمال سے بال بڑھنے لگتے ہیں، مثلاً روغن بیضۂ مرغ۔

بعض ادویہ کے استعمال سے بال اڑ جاتے ہیں۔ ایسی ادویہ حلاقہ یا محلقات کہلاتی ہیں مثلاً ہڑتال اور چونہ کو ملا کر جب بالوں میں لگایا جاتا ہے تو بالوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور معمولی رگڑ سے بال گرنے لگتے ہیں۔

# ادویہ کی تاثیر آلاتِ تنفس پر

**ادویہ کی تاثیر پھیپھڑوں (ریہ) پر** پھیپھڑوں پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ کے اثر سے پھیپھڑوں کا فعل اعصاب حس میں تحریک کی وجہ سے تیز ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ ادویہ سونگھائی جائیں، مثلاً تمباکو اور تحریک دینے والے نشوقات اور تخلخہ جات یا وہ ادویہ کھلائی جائیں مثلاً اذراقی اور بزرالبنج (اجوائن خراسانی) وغیرہ۔

بعض ادویہ کے اثر سے پھیپھڑوں کا فعل اعصاب حس کے ضعف کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے مثلاً افیون اور شوکران وغیرہ

**ادویہ کی تاثیر عروق خشنہ پر** بعض ادویہ عروق خشنہ میں بلغم کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں۔ مثلاً کافور، تمباکو لہسن اور اصل السوس وغیرہ۔

بعض ادویہ عروق خشنہ میں بلغم کی پیدائش کو کم کر دیتی ہیں، مثلاً یبروج الصنم، افیون، جوز ماثل (دھتورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ عروق خشنہ کے بلغم کی عفونت کو دور کر دیتی ہیں۔ مثلاً نعناع (پودینہ)، نانخواہ (اجوائن دیسی) اور جوہر کافور وغیرہ

بعض ادویہ عروق خشنہ کے تشنج کو دور کر دیتی ہیں۔ ان میں سے بعض ادویہ کا اثر کھلانے سے ہوتا ہے، مثلاً تمباکو، شوکران۔ اور بعض کا اثر سونگھنے سے ہوتا ہے، مثلاً دھتورہ کی دھونی۔

بعض ادویہ عروق خشنہ سے بلغم کے اخراج کو آسان کر دیتی ہیں، مثلاً اصل السوس اڑوسہ، ایرسا، ابریشم۔ ایسی ادویہ منفث بلغم کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ بلغم کی مائیت کو کم کر کے اس کو خشک کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے اس

کے نکلنے میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً فولاد، یبروج الصنم اور افیون وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاءِ حیوانیہ پر

**ادویہ کی تاثیر قلب پر (ادویہ قلبیہ)**

بعض ادویہ قلب کی قوت انقباض کو بڑھا دیتی ہیں جس کی وجہ سے نبض قوی ہو جاتی ہے۔ نبض کی رفتار پر اس کا اثر پڑے یا نہ پڑے ایسی ادویہ مقویات قلب کہلاتی ہیں، مثلاً چائے، قہوہ، عنصل دشتی وغیرہ۔

بعض ادویہ کے اثر سے قلب کی قوتِ انقباض بڑھنے کے باوجود قلب کی حرکات سست ہو جاتی ہیں ایسی حالت میں نبض قوی و بطی ہو جاتی ہے۔ کافور کے استعمال سے قوتِ انقباض بڑھنے کے ساتھ نبض قوی ہو جاتی ہے لیکن نبض اور قلب کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ شراب، اذراقی، سم الفار اور مشک کے استعمال سے قلب کی قوتِ انقباض بڑھنے اور نبض کے قوی ہونے کے ساتھ قلب و نبض کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے۔ ایسی ادویہ محرکاتِ قلب کہلاتی ہیں۔ بیش، شیلم، خربق کے استعمال سے قلب کی رفتار سست اور قوت انقباض کم ہو جاتی ہے ایسی ادویہ مضعفات قلب کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ قلب و روح پر اثر کر کے فرحت بخشتی ہیں ان میں سے بعض ادویہ روح میں نشو و نما دے کر فرحت بخشتی ہیں، مثلاً اشنہ، صندل، مشک اور زعفران وغیرہ

بعض ادویہ صفائی و نورانیت اور چمک پیدا کر کے فرحت بخشتی ہیں، مثلاً مروارید اور آبریشم وغیرہ۔

بعض ادویہ روح کے تحلل کو روک کر روح کو ایک جگہ کر کے فرحت بخشتی ہیں، مثلاً ہلیلہ کابلی، کہربا، شمعی، بسد احمر اور یشب وغیرہ۔

بعض ادویہ روح میں حرارت پہنچا کر فرحت بخشتی ہیں مثلاً درونج عقربی وغیرہ

بعض ادویہ روح میں تبرید پیدا کر کے فرحت بخشتی ہیں، مثلاً صندل سفید، کافور اور عرق گلاب وغیرہ۔

بعض ادویہ روح کے مزاج میں قوت پہنچا کر قوت بخشتی ہیں، مثلاً تفاح، رمّان (انار) اور دیگر خوشبودار اور شیریں ادویہ وغیرہ

بعض ادویہ بخارات سوداویہ کو دفع کر کے فرحت بخشتی ہیں، مثلاً برگ گاؤزبان لاجورد، اسطوخودوس، بادرنجبویہ (مفرح القلب)، فرنجمشک وغیرہ۔

بعض ادویہ نامعلوم طور پر قلب میں فعل تفریح کا عمل انجام دیتی ہیں

مثلاً لسان الثور حالانکہ اس میں عطریت نورانیت اور تولید روح کی خاصیت موجود نہیں ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس کا فعل تفریح نہایت ہی قوی ہے جو کہ تجربات سے ثابت ہو چکا ہے۔

اس طرح سے مجہول طور پر عمل کرنے والی ادویہ مجہول مفرحات کہلاتی ہیں۔

اگرچہ بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا لسان الثور کا فعل رقیق سودا کو بذریعہ اسہال خارج کرنا ہے

بقول شیخ مجہول مفرحات وہ دوائیں بھی ہیں جو بخارات سوداویہ کو دفع کر کے فرحت بخشتی ہیں۔

# تعداد ادویہ قلبیہ

## بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا ادویہ قلبیہ کی تعداد حسب ذیل ہیں

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | آبریشم | Bombyx mori, Linn. |
| ۲ | آملج (آملہ) | Emblica officinalis |
| ۳ | اُترج (ترنج) | Citrus medica, Linn. |
| ۴ | اُشنہ (چھڑیلہ) | Parmelia perlata, Ach. |
| ۵ | اُسطوخودوس (آتش الارواح) | Lavandula stoechas Linn. |
| ۶ | ارمک (کیوڑہ) | Pandanus odoratissimus, Roxb. |
| ۷ | آذربویہ (سورج مکھی) | Helianthus annuus, Linn. |
| ۸ | انفحہ (پنیرمایہ) | Seriparium |
| ۹ | آس (حب الآس، مورد) | Myrtus communis, Linn. |
| ۱۰ | بادرنجبویہ (مفرح القلب) | Melissa officinalis, Linn. |
| ۱۱ | بسد احمر | Corallium rubrum |
| ۱۲ | بادروج (دشتی تلسی) | Ocimum basilicum, Linn. |
| ۱۳ | بہمن | Centaurea behen, Linn |
| ۱۴ | بیضہ (انڈا) | Egg of Gallus domesticus |
| ۱۵ | بسفائج فستقی | Polypodium vulgare, Linn. |
| ۱۶ | تُفّاح (سیب) | Pyrus malus, Linn. |
| ۱۷ | تمر ہندی (املی) | Tamarindus indica, Linn. |
| ۱۸ | جدوار خطائی (ماہ بروین بزلسی) | Delphinium denudatum, Wall. |
| ۱۹ | حجر ارمنی | Lapis arminium |

rekhta

| | | |
|---|---|---|
| ۲۰ | خیربوا (قاقلہ صغار) | Elettaria cardamomum, Maton. |
| ۲۱ | درونج عقربی (درونہ) | Doronicum hookeri, Roxb. |
| ۲۲ | دارچینی | Cinnamomum zeylanicum, Linn. |
| ۲۳ | ذھب (سونا، طلاء) | Aurum |
| ۲۴ | رُمّان (انار) | Punica granatum, Linn. |
| ۲۵ | ریباس (ریوند چینی) | Rheum emodi, Wall |
| ۲۶ | زعفران (کرکم، کیسر) | Crocus sativus, Linn. |
| ۲۷ | زرنباد | Zinjiber zerumbet, Smith |
| ۲۸ | زرنب | Abies alba, Mill. |
| ۲۹ | سنبل الطیب (جٹاماسی، بال چھڑ) | Nardostachys jatamansi, DC. |
| ۳۰ | سلیخہ (تجقلمی) | Cinnamomum cassia, Blume (bark) |
| ۳۱ | سوسن آزاد | Iris florentina, Linn. |
| ۳۲ | ساذج ھندی (تیزپات) | Leaves of Cinnamomum cassia, Blume |
| ۳۲ | سعد کوفی (ناگرموتھا) | Cyperus rotundis, Linn. |
| ۳۴ | شقاقل مصری | Asparagus racemosus, Willd. |
| ۳۵ | صندل سفید | Santalum album, Linn. |
| ۳۶ | طین مختوم (گل مختوم) | Terra segellata |
| ۳۷ | طباشیر (بنسلوچن) | Bambusa arundinacea, Retz. |
| ۳۸ | طلخشقوق (صحرائی کاسنی) | Cichorium intybus, Linn. |
| ۳۹ | عود ھندی (اگر) | Aquilaria agallocha, Roxb. |
| ۴۰ | عنبر | Ambra grasea |

| | | |
|---|---|---|
| ۴۱ | غاریقون | Polyporus officinalis, Fries. |
| ۴۲ | فضہ (نقرہ، چاندی) | Argentum |
| ۴۳ | فستق (پستہ) | Pistacia vera, Linn. |
| ۴۴ | فرنجمشک | Ocimum gratissimum, Linn. |
| ۴۵ | فاوانیا (عود صلیب) | Paeonia officinalis, Linn. |
| ۴۶ | قاقلہ کبار (بڑی الائچی) | Amomum subulatum, Roxb. |
| ۴۷ | کافور | Camphora officinarum, Bauh. |
| ۴۸ | کندر | Boswellia glabra, Roxb. |
| ۴۹ | کہربا، شمعی | Vateria indica, Linn. |
| ۵۰ | کزبرہ (کشنیز خشک) | Coriandrum sativum, Linn. |
| ۵۱ | کمثری (ناشپاتی) | Pyrus communis, Linn. |
| ۵۲ | لسان الثور (برگ گاؤزباں) | Borago officinalis, Linn. |
| ۵۳ | لولؤ (مروارید، موتی) | Mytilus margaritiferus |
| ۵۴ | لاجورد | Lapis lazuli |
| ۵۵ | لحم (گوشت) | Flesh |
| ۵۶ | مسک (مشک) | Moschus moschiferus |
| ۵۷ | مومیائی | Asphaltum |
| ۵۸ | نیلوفر (گل نیلوفر) | Nymphaea lotus, Linn. |
| ۵۹ | نمام (سیاہ تلسی) | Thymus serpyllum, Linn. |
| ۶۰ | نعناع (پودینہ) | Mentha arvensis, Linn. |
| ۶۱ | ورد (گل سرخ) | Rosa damascena, Mill |

۶۲ ہلیلج (ہلیلہ) Terminalia chebula Retz.

۶۳ یاقوت Corundum

مذکورہ بالا ادویہ قلبیہ میں سے بعض دوائیں قلب کو فرحت اور طاقت بخشتی ہیں، مثلاً برادہ صندل سفید، آبریشم، نقرہ، طلااور بادرنجبویہ وغیرہ۔

بعض ادویہ خوشبودار ہونے کی وجہ سے جوہر روح کو طاقت بخشتی ہیں، مثلاً زعفران، مشک اور سوسن وغیرہ

بعض ادویہ قلب میں قبض اور طاقت بخشتی ہیں ان کا قابض ہونا تقویت میں مددگار ہوتا ہے، مثلاً آملہ اور گل مختوم وغیرہ۔

بعض ادویہ جوہر روح میں فرحت اور طاقت بخشتی ہیں مثلاً زعفران، مشک اور سوسن وغیرہ

بعض ادویہ خوشبودار ہونے کی وجہ سے جوہر روح کو طاقت بخشتی ہیں، اور خفقان کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً اُشنہ، دارچینی، تج قلمی، سنبل الطیب سعد کوفی، الائچی کلاں و خورد، عنبر الشہب اور عود وغیرہ۔

بعض ادویہ میں قبض کے ساتھ تلطیف و تفتیح کی تاثیر پائی جاتی ہے، قلب کے خون سے بخارات سوداویہ کو اسہال کے ذریعہ خارج کرتی ہیں اور فرحت و طاقت بخشتی ہیں مثلاً اسطوخودوس، گاؤزباں، بادرنجبویہ فرنجمشک، لاجورد، حجرارمنی وغیرہ۔

بعض ادویہ جوہر روح میں نورانیت بخشتی ہیں، مثلاً کہربا شمعی، مروارید، طباشیر اور یاقوت وغیرہ۔

بعض ادویہ میں تریاقیت پائی جاتی ہے مثلاً جدوار خطائی، مشک خالص، آبریشم، بسد احمر اور درونج عقربی وغیرہ نیز غاریقون، گل مختوم اور اترج وغیرہ میں بھی تریاقیت پائی جاتی ہے۔

بعض ادویہ میں مفرح قلب اور مقوی قلب تاثیر کے ساتھ ساتھ تلطیف

اور قبض کی تاثیر پائی جاتی ہے ، مثلاً بہمن ، زرنباد ، زرنب اور صندل وغیرہ۔

بعض ادویہ میں عطریت کے ساتھ تلیین وقبض پیدا کرنے والے اجزا بھی پائے جاتے ہیں جس کے باعث ایسی دوائیں مفرح قلب ہونے کے ساتھ خفقان حار میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مثلاً گل سرخ اور کیوڑہ وغیرہ۔

بعض ادویہ قلب و دماغ سے خلط فاسد کو اسہال کے ذریعہ خارج کرتی ہیں مثلاً اسطوخودوس ، ریوند چینی اور غاریقون مغربل وغیرہ۔

بعض دوائیں اپنی قوت ناشقہ کے سبب سے روح وقلب کی تقویت و تفریح کے لیئے مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً آملہ ، آبریشم اور گل مختوم وغیرہ۔

بعض دواؤں میں جوہر روح کو تقویت و تفریح پہنچانے کی تاثیر پائی جاتی ہے مثلاً زعفران ، مشک خالص اور سوسن آزاد وغیرہ

## ادویۂ قلبیہ اور کیفیتِ عمل پر تبصرہ

راقم الحروف نے متقدمین کے نظریات اور بیانات کے مطابق مذکورہ سطور میں ادویہ قلبیہ کی فہرست درج کی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان تمام دواؤں کا شمار ادویہ قلبیہ میں کیا جائے کیونکہ مجھے متقدمین کا یہ سنہری اصول بے حد پسند ہے کہ "خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَر" (وہ چیز لے لو جو صاف ستھری ہو اور وہ چھوڑ دو جو گدلی اور مکدر ہو)۔

اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر یہ ہوگا پہلے جائزہ لیا جائے کہ ان کو ادویہ قلبیہ کیوں کہتے ہیں اور ادویۂ قلبیہ میں کس طرح کی تاثیرات ہیں جو قلب کو مرض سے نجات دلاتی ہیں۔ اور مختلف قسم کی آفات و آلام سے محفوظ رکھتی ہیں۔

۱۔ جدید سائنسی نظریہ کے مطابق قلب کی طبعی اور غیر طبعی حرکات کا ذمہ دار مرکزی

اعصابی نظام ہے لہٰذا غیر طبعی حرکات کی صورت میں بطور علاج دوائی وہ دوا ہوگی جو ضعف قلب کی صورت میں اعصاب کو تقویت دے یا ضرورت ہو تو اعصاب کو تسکین دے۔ اگر قلب کی غیر طبعی حرکت بیرونی صدمات اور حادثات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے تو اس وقت قلبی دوائیں وہ ہوں گی جو مرکز عصبی نظام میں تسکین پیدا کریں یا پھر علاج بالتدبیر ہی وہ قلبی دوا ہوگی جو مرکز عصبی نظام کو نفسیاتی طور پر سکون دے کر نتیجۃً قلب کی غیر طبعی حرکت کو اعتدال پر لا سکتی ہے۔

۲۔ اگر قلب کی حرکتِ غیر طبعی کا سبب عضوی خرابی ہو تو اس وقت قلبی دوا وہ ہوگی جو عضوی خرابی کو دفع کر دے جس سے اس کی طبعی حالت واپس آجائے۔ ایسی دوائیں کئی ہو سکتی ہیں۔ کسی ایک کی حتمی طور پر مثال دینا اس وقت مشکل ہے۔

۳۔ اگر قلب کی حرکت طبعی کے بجائے غیر طبعی فسادِ ہضم کی وجہ سے ہو گئی ہے تو اس وقت قلبی دوا وہی ہوگی جو فسادِ ہضم کو دور کر دے۔ اور ردی ابخرات کو صعود کرنے اور معدہ اور قلب کے درمیان حجاب حاجز (ڈیافرغما) پر غلیظ ریاح کا دباؤ بند کر دے مثلاً قرنفل، ساذجِ ہندی، جوزبوا، بسباسہ، زنجبیل، قاقلہ صغار اور قاقلہ کبار وغیرہ۔

اگر یہ غیر طبعی حرکت حموضتِ معدی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے تو دافع حموضت دوائیں ہی ادویہ قلبیہ کہلائیں گی مثلاً آملہ، زنجبیل، لیموں، سنگترہ، کیلا، دودھ اور پوست ہلیلہ (کابلی۔ زرد اور سیاہ) وغیرہ۔ ایسی حالت میں قلب کی بیماریاں زیادہ تر معدی کہلاتی ہیں نہ کہ خالص مرض قلب۔

۴۔ بعض اوقات قلب کی طبعی حرکت اس وقت غیر طبعی ہو جاتی ہے جب گردے اپنا فعل صحیح طور پر انجام نہ دے رہے ہوں تو اس وقت قلبی دوا وہی کہلائے گی جو گردے کے افعال کو درست کر دے تاکہ تنقیہ کا کام صحیح طور پر انجام پانے سے قلب پر بوجھ نہ پڑے اور آفتِ غیر طبعی سے قلب محفوظ ہو جائے۔ ایسی قلبی

تکلیف گردے کی شرکت سے مانی جائے گی نہ کہ قلب کا اصلی مرض۔ اس لیے ایسے وقت میں مدرّات بول ہی قلبی دوا ہوگی۔

۵۔ ادویۂ قلبیہ جن کا ذکر متقدمین نے محض ان کی خوشبو کی وجہ سے کر دیا ہے وہ اگر کسی کو کسی ایک دوا کی بو، خوشبو کے بجائے بدبو محسوس ہوتی ہے تو وہ ہرگز اس کے لیے مقوی و مفرحِ قلب نہ ہوگی بلکہ الٹا نقصاندہ ثابت ہو سکتی ہے، چاہے وہ مُشک ہو یا زعفران۔ لیکن عموماً خوشبودار ادویہ لوگوں کو پسند ہی آتی ہیں لہٰذا وہ ادویہ جو زیادہ تر خوشبودار ہیں وہ عوام الناس کے مرکزی عصبی نظام کو تسکین یا تحریک یا تقویت دے کر قلب کی غیر طبعی حرکت کو طبعی حالت میں لانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا سطور میں راقم الحروف نے یہ کہنا چاہا ہے کہ دوا خواہ وہ بالواسطہ قلب کے لیے مفید ثابت ہو یا بلاواسطہ وہ دوا، قلبی کہلائیگی۔

---

## ادویہ کی تاثیر عروق پر

عروق پر ادویہ کے اثرات دو طرح سے ہوتے ہیں:

۱۔ مفتّحاتِ عروق۔ ۲۔ قابضاتِ عروق۔

۱۔ مفتّحاتِ عروق | وہ ادویہ ہیں جن کے استعمال سے عروق کشادہ ہو جاتی ہیں اور ان میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے ایسی ادویہ کا اثر عام طور پر شرائین صغیرہ پر ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں عروق شعریہ اور اوردہ پھیل جاتی ہیں کیونکہ یہ وہی شرائین ہیں جو خون کا راستہ ہوتی ہیں ایسی ادویہ دو طرح کی ہوتی ہیں:

بیرونی استعمال کی ادویہ ۲۔ اندرونی استعمال کی ادویہ

بیرونی استعمال کی ادویہ میں محمّرات، لاذعات، ٹکور، ضمادات اور ادویہ حارّہ

حرارت کا خارجی استعمال ۔ ادویہ لادعہ، نطولات حارہ، کافور، سم الفار،
حب السلاطین، خردل، قرنفل اور دارچینی وغیرہ شامل ہیں۔
اندرونی استعمال کی ادویہ میں چائے، قہوہ، شراب، یبروج الصنم، بیش، جوز ماثل (دھتورہ) اور تمباکو وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ **قابضات عروق** قابضات عروق وہ ادویہ ہیں جن کے استعمال سے عروق سکڑ جاتی ہیں۔ اگر جریان الدم ہو رہا ہو تو وہ بند ہو جاتا ہے ایسی ادویہ حابسات الدم یا قابضات عروق کہلاتی ہیں چاہے یہ ادویہ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے عمل کریں یا اندرونی طور پر استعمال کرنے سے عمل کریں۔ مثلاً شب یمانی (پھٹکری)، مازو، کتھ، پوست انار، دم الاخوین، طوطیا، سیلم اور اقاقیا وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر عروقِ شعریہ پر

عروق شعریہ پر اثر کرنے والی ادویہ بھی تقریباً وہی ہیں جو شرائین صغیرہ پر اثر کر کے دورانِ خون کو مقامی طور پر تیز یا سست کر دیتی ہیں۔
عروق شعریہ پر اثر کر کے دوران خون کو تیز کرنے والی دوائیں لاذعات یا مہیجات کہلاتی ہیں۔
بعض ادویہ جلد پر داغ ڈال دیتی ہیں یا جلد کو جلا دیتی ہیں ایسی ادویہ کاویات کہلاتی ہیں مثلاً تیزاب گندھک، تیزاب شورہ اور تیزاب نمک وغیرہ۔
بعض ادویہ جلد پر آبلہ ڈال دیتی ہیں ایسی ادویہ منفطات کہلاتی ہیں، مثلاً بلادر اور ذراریح وغیرہ۔
بعض ادویہ جلد پر دانے پیدا کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مبثرات کہلاتی ہیں مثلاً سم الفار اور حب السلاطین (جمال گوٹہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد کو سرخ کر دیتی ہیں ایسی ادویہ محمّرات کہلاتی ہیں مثلاً خردل۔

بعض ادویہ جلدی ساختوں کو کھا جاتی ہیں ایسی ادویہ اکّالات کہلاتی ہیں مثلاً طوطیا، زنگار، چونہ اور ہڑتال وغیرہ۔

بعض ادویہ کے اثر سے جلد میں زخم پیدا ہونے کے بعد ان میں پیپ پڑ جاتی ہے ایسی ادویہ مقرحات کہلاتی ہیں مثلاً سم الفار، بلادر اور حبّ السلاطین وغیرہ۔

بعض اوقات درد اور ورم کو کم کرنے کے لئے جب قریب والی ساختوں کی رگوں کو لاذعات کے ذریعہ پھیلایا جاتا ہے تو اس عمل کو امالۂ مواد کہتے ہیں مثلاً صداع میں پیشانی پر کافور اور ورم کبد میں جلد پر ضماد خردل کیا جاتا ہے ایسی حالت میں ان ادویہ کو جاذب کہتے ہیں۔

عروق شعریہ سے دورانِ خون کو سست کرنے والی ادویہ وہ ہیں جو شرائین وغیرہ کو تنگ کر دیتی ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر خون پر

بعض ادویہ خون کی بورقیت کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً نوشادر، نمک طعام، کھاری چشموں کا پانی۔

بعض ادویہ خون کی بورقیت کو کم کر دیتی ہیں مثلاً آبِ لیموں، آبِ زلال، تمرِ ہندی اور آبِ انار ترش وغیرہ۔

بعض ادویہ خون کو غلیظ بنا دیتی ہیں یعنی خون کی مائیت کو کم کر دیتی ہیں مثلاً شورہ قلمی، خاکسی اور حبّ السلاطین وغیرہ۔

بعض ادویہ خون کو رقیق بنا دیتی ہیں یعنی خون کی مائیت کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً پانی کا بہ کثرت استعمال۔ آبِ خیار، آبِ تربوز، آبِ اناناس اور دیگر ادویہ

مرطّبہ کا استعمال۔

بعض ادویہ خون کے منجمد اجزا کو بڑھا دیتی ہیں جن سے خون میں سرخی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی ادویہ کے استعمال سے خون کی رنگت زیادہ سرخ ہو جاتی ہے اور خون میں طاقت آجاتی ہے ایسی ادویہ مقوّیاتِ دم کہلاتی ہیں مثلاً کشتۂ فولاد، شربتِ فولاد اور فولاد کے دیگر مرکبات۔

بعض ادویہ خون کے منجمد اجزا کو کم کر دیتی ہیں جس کے باعث خون کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے مثلاً سمّ الفار کا کثرت سے استعمال۔

بعض ادویہ خون کی قوت انجماد کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً صدف سوختہ، سنگِ جراحت، دم الاخوین اور سرطان محرق وغیرہ

بعض ادویہ خون کی انجمادی قوت کو کم کر دیتی ہیں مثلاً ترش اثمار اور ترش شراب وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاءِ طبعیہ پر

ادویہ کی تاثیر آلاتِ ہضم پر | جو ادویہ زبان کے اعصابِ حسّی کی شاخوں پر اثر کرتی ہیں ان میں بعض خوشبو دار ہوتی ہیں مثلاً انیسون، بادیان، قاقلہ کبار (الائچی کلاں)، قاقلہ صغار (الائچی خورد) اور دار چینی وغیرہ۔

بعض ادویہ تلخ ہوتی ہیں مثلاً صبر زرد، پوست درخت نیم اور ازراقی وغیرہ

بعض ادویہ لعابی ہوتی ہیں مثلاً بزر کتان (السی)، بزر قطونا (اسپغول) اور صمغ عربی وغیرہ۔

بعض ادویہ متلی پیدا کرتی ہیں مثلاً حلتیت اور سنبل الطیب وغیرہ۔

بعض ادویہ حریف ہوتی ہیں مثلاً فلفلِ سیاہ، فلفلِ دراز، کباب چینی،

زنجبیل ، خردل اور فلفل سرخ وغیرہ۔

بعض ادویہ شیریں ہوتی ہیں مثلاً عسل خالص اور شکر سفید وغیرہ۔

بعض ادویہ ترش ہوتی ہیں مثلاً تمر ہندی ، آلو بخارا اور لیموں وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر دنداں ولثہ پر** دانتوں اور مسوڑھوں پر اثر کرنے والی ادویہ میں سے بعض ادویہ دانتوں اور مسوڑھوں کی عفونت کو دور کر دیتی ہیں مثلاً ست اجوائن اور ست پودینہ وغیرہ

بعض ادویہ دانتوں اور مسوڑھوں پر قابض اثر کرتی ہیں مثلاً پوست ببول ، مازو ، شب یمانی ، کتھ ، پوست انار ، گلنار فارسی اور سپاری (فوفل) وغیرہ۔ بعض ادویہ دانتوں کی ترشی کے اثر کو دور کر دیتی ہیں مثلاً بورہ ارمنی اور جوا کھار وغیرہ۔

بعض ادویہ درد دنداں کو ساکن کر دیتی ہیں مثلاً کافور اور روغن قرنفل وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر غدد لعابیہ پر** بعض ادویہ غدد لعابیہ پر اثر کر کے لعاب دہن کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں ، مثلاً زنجبیل ، تمباکو ، تمر ہندی ، لیموں اور تمام ادویہ حریفہ وغیرہ

بعض ادویہ غدد لعابیہ پر اثر کر کے لعاب دہن کی پیدائش کو کم کر دیتی ہیں مثلاً افیون اور یبروج الصنم وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر معدہ پر** بعض ادویہ معدہ کی ترش رطوبت کو بڑھا کر ہضم کو قوی کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مقوی معدہ کہلاتی ہیں ان میں بعض ادویہ خوشبودار ہوتی ہیں مثلاً کشنیز خشک ، قرنفل ، جوزبوا ، الائچی کلاں ، نعناع (پودینہ) ، بادیان ، انیسون ، بسباسہ اور زنجبیل وغیرہ۔

بعض ادویہ تلخ ہوتی ہیں مثلاً پوست اترج ، گل بابونہ ، پکھان بید اور جنطیانا وغیرہ۔

بعض ادویہ حریف ہوتی ہیں مثلاً فلفل سیاہ ، فلفل دراز ، فلفل سرخ

کباب چینی، خردل اور زنجبیل وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ کی ترش رطوبت کو کم کردیتی ہیں مثلاً تنکار (سہاگہ) جو اکھار اور نوشادر وغیرہ۔ ایسی ادویہ حامضہ حموضت معدی کو کم کردیتی ہیں۔

بعض ادویہ معدہ کی غذاء میں خمیر اور عفونت کو روک دیتی ہیں مثلاً ست اجوائن اور ست پودینہ وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ کی عروق کو کشادہ کردیتی ہیں مثلاً بادیان، انیسون، قرنفل (لونگ) نعناع (پودینہ) زنجبیل (سونٹھ) اور سورنجان وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ کی عروق کو سکیڑ دیتی ہیں مثلاً تیزاب گندھک اور شب یمانی (پھٹکری) وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ کے اعصاب اور عضلات پر اثر کر کے ان کی حرکت دودیہ کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً اذاراقی، روغن کافور اور تیزاب گندھک وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ کے اعصاب و عضلات پر اثر کر کے ان کی حرکت دودیہ کو ضعیف اور ست کردیتی ہیں مثلاً یبروج الصنم، افیون، بزرالبنج (اجوائن خراسانی) اور جوز ماثل (دھتورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ و امعاء سے ریاح کو خارج کردیتی ہیں مثلاً نمک سیاہ، بادیان، سنبل الطیب، نعناع، نوشادر، فلفل سیاہ، حلتیت، زنجبیل، الائچی کلاں، بسباسہ اور جوز بوا وغیرہ۔ ایسی ادویہ کاسر ریاح کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ براہ راست معدہ پر اثر کر کے اور بعض مرکز قے پر اثر کر کے قے کا سبب بنتی ہیں ایسی ادویہ مقیات کہلاتی ہیں مثلاً خردل (رائی) شب یمانی (پھٹکری)، طوطیا اور پیاز دشتی وغیرہ۔

بعض ادویہ معدہ اور مرکز قے پر اثر کر کے قے کو روک دیتی ہیں ایسی ادویہ

مانعات قے کہلاتی ہیں مثلاً ست اجوائن، افیون، برف اور لیموں وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر امعاء پر** امعاء پر اثر کرنے والی بعض ادویہ مسہل ہوتی ہیں تاثیر کے لحاظ سے ان کے اقسام حسب ذیل ہیں

**ملینات** وہ ادویہ جو امعاء کے عضلی طبقہ پر محرک اثر کرکے ان کی قوت دافعہ کو کسی قدر بڑھا دیتی ہیں جس کی وجہ سے ملین اجابت ہو جاتی ہے ایسی ادویہ ملینات کہلاتی ہیں مثلاً خیار شنبر (املتاس) روغن بادام شیریں، عسل خالص (شہد) روغن زیتون، روغن بید انجیر اور تمر ہندی وغیرہ۔

**مسہلات** وہ ادویہ جو امعا کی قوت دافعہ کو قوی کرنے کے علاوہ ان میں رطوبات کی پیدائش کو بھی بڑھا دیتی ہیں جس کے نتیجہ میں رقیق اسہال آنے لگتے ہیں ایسی ادویہ مسہلات کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض ادویہ کا اثر ضعیف ہوتا ہے ایسی ادویہ کو مسہلات ضعیفہ کہتے ہیں مثلاً سناء مکی اور زہرہ گاؤ وغیرہ۔

بعض ادویہ کا اثر قوی ہوتا ہے ایسی ادویہ کو مسہلات قویہ کہتے ہیں، مثلاً حب السلاطین (جمال گوٹہ) مجمودہ (سقمونیا) شحم حنظل، تربد مجوف، حب النیل (کالا دانہ) بیخ جلاپا اور عصارہ ریوند وغیرہ۔

**مسہلات صفراء** وہ ادویہ جو کبد سے امعاء کی جانب انصباب صفرا کو بڑھا دیتی ہیں جس کے نتیجہ میں اسہال صفراوی جاری ہو جاتے ہیں ایسی ادویہ کو مسہلات صفرا کہتے ہیں مثلاً سقمونیا، صبر سقوطری اور ریوند چینی وغیرہ۔

**مسہلات بلغم** وہ ادویہ جو بلغم کو اسہال کے ذریعہ خارج کر دیتی ہیں ایسی ادویہ کو مسہلات بلغم کہتے ہیں مثلاً تربد سفید مجوف خراشیدہ۔

**مسہلات مائیہ** وہ ادویہ جو اسہال کے ذریعہ مائیت کو زیادہ کر دیتی ہیں جس سے پانی کے مانند اسہال آنے لگتے ہیں ایسی ادویہ کو مسہلات مائیہ کہتے ہیں۔ مثلاً

بسال گوٹہ (حب السلاطین)، بیخ جلاپا اور ریوند چینی وغیرہ۔

**مسہلات بورقیہ** | وہ مسہل ادویہ جو شور (کھاری) ہوتی ہیں جو معدہ اور امعاء کی اندرونی سطح میں خراش اور ہیجان پیدا کردیتی ہیں جس سے ان کی قوت دافعہ قوی ہوجاتی ہے اور امعاء کی حرکت دودیہ تیز ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے رطوبت مائیہ کی مقدار بڑھ جاتی ہے پھر اس رطوبت کو امعاء میں جذب نہیں ہونے دیتی ہیں، جس سے امعاء میں بوجھ بڑھ جاتا ہے پھر طبیعت اس بوجھ کو دفع کرنے کے لئے امعاء کی قوت دافعہ کو تیز کر دیتی ہے ایسی ادویہ کو مسہلاتِ بورقیہ کہتے ہیں مثلاً تنکار، سمندر کا شور پانی، نمک سونچر، نمک بریاری اور جواکھار وغیرہ۔

بعض ادویہ امعاء پر قابض اثر کرتی ہیں ان میں سے بعض ادویہ امعاء کی عروق کو سکیڑ کر قابض اثر کرتی ہیں مثلاً کتھ، پوستِ انار اور بیل گری وغیرہ۔

بعض ادویہ امعاء سے رطوبت کے ترشح کو کم کردیتی ہیں جس کے نتیجہ میں قبض پیدا ہوجاتا ہے، مثلاً افیون، سنگجراحت، دم الاخوین کتھ اور پوست انار وغیرہ۔

بعض ادویہ امعاء کی قوت دافعہ کو ضعیف کر کے قابض اثر کرتی ہیں، مثلاً یبروج الصنم اور بزر البنج (اجوائن خراسانی) وغیرہ

بعض ادویہ معدہ اور امعاء کی غشاءِ مخاطی میں خراش و ہیجان پیدا کردیتی ہیں جس کی وجہ سے غشاءِ مخاطی سرخ اور متورم ہوجاتی ہے، معدہ اور امعاء میں درد و مروڑ پیدا ہوجاتا ہے، متلی و قے اور اسہال و جریان الدم جیسے عوارضات پیدا ہوجاتے ہیں ایسی ادویہ لاذعات امعاء کہلاتی ہیں مثلاً شحم حنظل، حب السلاطین۔

بعض ادویہ امعاء کی عفونت دفع کر دیتی ہیں جس کے نتیجہ میں امعاء کے اندر کی غذا میں تعفن و خمیر پیدا نہیں ہوتا مثلاً قاقلہ صغار (الائچی خورد)، ست اجوائن اور ست پودینہ وغیرہ۔

**ادویہ کی تاثیر دیدانِ امعاء پر** | دیدانِ امعاء پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ وہ ہیں جو دیدان امعاء کو صرف خارج کرتی ہیں ان کو ہلاک نہیں کرتیں ایسی ادویہ مخرج دیدان امعاء کہلاتی ہیں مثلاً جلاپا اور سقمونیا وغیرہ۔

بعض ادویہ دیدان امعاء کو ہلاک کر دیتی ہیں ایسی ادویہ قاتل دیدان امعاء کہلاتی ہیں مثلاً سرخس اور باؤبڑنگ وغیرہ۔

بعض ادویہ دیدان امعاء کو ہلاک بھی کر دیتی ہیں اور ان کو خارج بھی کرتی ہیں ایسی ادویہ قاتل و مخرج دیدان امعاء کہلاتی ہیں مثلاً کمیلہ اور باؤبڑنگ پھر ان تینوں قسم کی ادویہ میں سے بعض ادویہ کا اثر خباط (ROUND WORM) پر ہوتا ہے، مثلاً پوست درخت نیم اور پلاس پاپڑا وغیرہ۔

بعض ادویہ کا اثر حب القرع (TAP WORM) پر ہوتا ہے مثلاً سرخس کمیلہ اور پوست انار وغیرہ

بعض ادویہ کا اثر دیدان خلیہ (THREAD WORM) پر ہوتا ہے مثلاً صبر سقوطری

**احتقان** | بعض ادویہ مبرز کے ذریعہ معاء مستقیم پر پچکاری کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں اس عمل کو احتقان معوی کہتے ہیں۔ اور جو دوا اس طرح استعمال کی جاتی ہے اس کو حقنہ کہتے ہیں اور جس آلہ کے ذریعہ سے یہ ادویہ داخل کی جاتی ہیں ان کو محقنہ کہتے ہیں۔

**اقسام و مقاصد عمل احتقان** | بعض اوقات حقنہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امعاء کا مادہ اسہال کے ذریعہ خارج ہو جائے۔ ایسے حقنہ کو حقنہ مسہلہ کہتے ہیں۔

بعض اوقات حقنہ کا مقصد اسہال و جریان الدم کو بند کرنا ہوتا ہے ایسے حقنہ کو حقنہ قابضہ اور حقنہ حابسہ کہتے ہیں۔

بعض اوقات حقنہ کا مقصد ریاح کو تحلیل کرنا ہوتا ہے ایسے حقنہ کو حقنہ

محللہ کہتے ہیں۔

بعض اوقات حقنہ کا مقصد غذا پہنچانا ہوتا ہے ایسے حقنہ کو حقنہ مغذیہ کہتے ہیں اس قسم کے حقنہ کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب خناق جیسے مرض میں بذریعہ منھ غذا کا پہنچانا دشوار ہوتا ہے بلکہ ممکن ہی نہیں ہوتا۔

بعض اوقات حقنہ کا مقصد احشاء اور امعاء کے سوءِ مزاج کو دور کرنا ہوتا ہے ایسے حقنہ کو حقنۂ مبدّلہ کہتے ہیں۔

بعض اوقات حقنہ کا مقصد الم کو ساکن کرنا ہوتا ہے اور امعاء کی خراش کو دور کرنا ہوتا ہے ایسے حقنہ کو حقنہ مخدّرہ و مسکّنہ کہتے ہیں۔

**ادویہ کبدیہ** صفرا کے علاوہ کبد میں بننے والی تمام چیزیں خون میں مخلوط ہو جاتی ہیں اس لئے یہ معلوم کرنا کہ کبد (جگر) میں کیا کیا چیزیں بنتی ہیں انتہائی دشوار ہے۔ کبد کے ان الجھے ہوئے افعال پر کون سی ادویہ کیا اثر کرتی ہیں ان میں سے بہت سی باتوں کا علم ابھی تک پورے طور پر نہیں ہو سکا ہے۔ صرف صفرا کی پیدائش پر اثر انداز ہونے والی ادویہ کی نوعیت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند معلومات حاصل کی گئی ہیں

بعض ادویہ صفرا کے ادرار کو تیز کر دیتی ہیں جن کو مدرّاتِ صفرا، یا مسہلاتِ صفراء کہتے ہیں۔ پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایسی ادویہ یا تو کبد کا فعل تیز کر کے صفراء کے ادرار کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً بیخ جلاپا، محمودہ (سقمونیا)، صبر سقوطری (ایلوا) اور سورنجان وغیرہ۔ یا ایسی ادویہ امعاء کی حرکت دودیہ کو تیز کر کے صفراء کو امعاء سے جذب ہونے کا موقع نہیں دیتیں، مثلاً حب السلاطین (جمال گوٹہ)، تربد سفید مجوف اور خربق وغیرہ

بعض ادویہ کبد کو طاقت بخشتی ہیں ایسی ادویہ مقویات کبد کہلاتی ہیں، مثلاً دار چینی

ادویہ کی تاثیر کبد پر | اخلاط کی پیدائش کے بارے میں کبد کے افعال بہت الجھے ہوئے اور مبہم ہیں

افسنتین رومی، مصطگی رومی، مویز منقیٰ، زرشک، فالسہ شکری، گل سرخ اور ہلیلہ وغیرہ۔

بعض ادویہ کبد کے فعل کو طبعی حالت پر لاتی ہیں مثلاً آب کاسنی سبز مروق، آب عنب الثعلب سبز مروق اور افسنتین رومی وغیرہ۔

بعض ادویہ تولید صفرا کے عمل کو سست کر دیتی ہیں مثلاً آب انار ترش اور آبِ عنب الثعلب سبز مروق وغیرہ۔

بعض ادویہ تولید صفرا کے عمل کو تیز کر دیتی ہیں مثلاً ریوند چینی، سورنجان شیریں اور صبر سقوطری (ایلوا)، نوشادر اور زہرہ گاؤ وغیرہ۔

بعض ادویہ کبد کے مزاج میں نامعلوم طور پر ایسی تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں کہ کبد کا فعل معتدل ہو جاتا ہے مثلاً آب کاسنی سبز مروق۔

بعض ادویہ اگرچہ براہِ راست کبد پر تو اثر نہیں کرتیں لیکن معدہ، امعاء اور کلیہ کے افعال کو درست کر کے کبد کے افعال کو درست کرنے کا سبب بنتی ہیں مثلاً جوارش جالینوس

**مٹھاس اور کبد** اطباء قدیم کا خیال ہے کہ طبیعت بڑے شوق سے میٹھی چیزوں کی طرف مائل ہوتی ہے اور بدن میں جذب کرتی ہے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کبد میں شکر کا ایک بڑا ذخیرہ جمع رہتا ہے جس کو کبد ایک اندازہ کے ساتھ عروق کے ذریعہ دوران خون میں شامل کر کے اعضاء تک روانہ کیا کرتا ہے اس لیے خون میں شکر کے کافی اجزاء پائے جاتے ہیں جو عضلات میں پہنچ کر حرارت کی پیدائش میں صرف ہوتے رہتے ہیں۔

کبد پر ادویہ کس طرح اثر کرتی ہیں اس کی تحقیق تفصیل کے ساتھ ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔ اتنا ضرور دیکھا گیا ہے کہ سمّ الفار اور افیون کبد کے فعل کو سست کر دیا کرتی ہیں۔

# ادویہ کی تاثیر اعضاءِ بول پر

**ادویہ کی تاثیر گردوں پر** کلیتین (گردوں) پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ پیشاب کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مدرّاتِ بول کہلاتی ہیں، مثلاً شورہ قلمی، چائے، تخم خربزہ تخم خیارین اور خار خسک وغیرہ۔ ان کی تاثیر کی دو صورتیں ہیں:

بعض ادویہ گردوں میں امتلاءِ دموی پیدا کر کے وہاں کے دوران خون کو بڑھا دیتی ہیں چاہے یہ براہ راست گردوں پر اثر کریں مثلاً ذراریح (تیلیئی مکھی)، اور چاہے عام بدن کے عروق اور قلب میں اثر کر کے اثر انداز ہوں مثلاً شراب۔

بعض ادویہ گردوں کی پیشاب بنانے والی ساختوں کو تحریک دے کر پیشاب کا ادرار کرتی ہیں مثلاً شورہ قلمی، جواکھار، کباب چینی اور چائے۔ زیادہ پانی پینے سے بھی عارضی طور پر عروق میں امتلاء بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں گردوں پر اثر پڑتا ہے۔

بعض ادویہ پیشاب کے ترشح کو کم کر دیتی ہیں مثلاً کندر۔

بعض ادویہ پیشاب کے اجزا میں تبدیلی پیدا کر کے پیشاب کو ترش بنا دیتی ہیں مثلاً لوبان۔

بعض ادویہ پیشاب کو کھاری بنا دیتی ہیں مثلاً جواکھار، شورہ قلمی اور دیگر بورقی ادویہ۔

بعض ادویہ پیشاب کے اجزاءِ ارضیہ کو اعضاءِ بول میں منجمد ہونے اور تہہ نشیں ہونے سے روک دیتی ہیں تا کہ حصاۃ (پتھریاں) نہ بن سکیں اور اگر پتھری بن گئی ہو تو پتھری کے اجزاء کو تحلیل کر کے خارج کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مفتتِ حصاۃ کہلاتی ہیں مثلاً حجر الیہود، عقرب سوختہ، سنگ سرماہی، شورہ قلمی، آلو بالو، کاکج اور سلاجیت وغیرہ۔

بعض ادویہ پیشاب کی عفونت کو دفع کر دیتی ہیں مثلاً روغن صندل اور کباب چینی وغیرہ۔

بعض ادویہ پیشاب کے رنگ کو تبدیل کر دیتی ہیں مثلاً سنا مکی اور ریوند چینی کے استعمال سے پیشاب کا رنگ گاہے زعفرانی اور گاہے بنفشئی ہو جاتا ہے اور سم الفار کے استعمال سے پیشاب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔

بعض ادویہ اعضاءِ بول میں مسکّن اثر کرتی ہیں ایسی ادویہ اعضاءِ بول کے ہیجان وجع الکلیہ اور وجع المثانہ کی حالت میں مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً افیون، اجوائن خراسانی، یبروج الصنم اور جوز ماثل (دھتورہ) وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاءِ تناسل پر

ادویہ کی تاثیر مردانہ اعضاءِ تناسل پر | بعض ادویہ مردانہ اعضاء تناسل پر اثر کر کے خواہش جماع کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مقویاتِ باہ کہلاتی ہیں۔ ان میں بعض ادویہ اعضاءِ تناسل کے اعصاب اور مرکز باہ (نخاع) کو طاقت دیکر خواہشِ جماع کو بڑھاتی ہیں مثلاً اذراقی۔

بعض ادویہ اعضاء تناسل میں ہیجان ولذع پیدا کر کے مقامی دوران خون کو تیز کر کے خواہش جماع کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً ذراریح (تیلنی مکھی)، طلاء، تکمید اور مالش کی دوائیں۔ بعض ادویہ دماغ کے مرکز اعلیٰ میں تحریک پہنچا کر خواہش جماع کو بڑھاتی ہیں۔ مثلاً قنب اور شراب وغیرہ

بعض ادویہ عام بدنی قوت وصحت کو درست کر کے تولید دم کو بڑھا کر تقویت باہ کا سبب بنتی ہیں ایسی ادویہ مقویاتِ عامہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً تمام مقوی اغذیہ

بعض ادویہ اعضاء تناسل کے اعصاب کو ضعیف کر کے ضعفِ باہ کا سبب بنتی ہیں ایسی ادویہ مضعفاتِ باہ کہلاتی ہیں مثلاً شوکران، بزر البنج (اجوائن

خراسانی)، جوز ماثل (دھتورہ) اور افیون وغیرہ۔

بعض ادویہ اعضاء تناسل یا مرکز باہ (نخاع) میں خون کی آمد کو کم کرکے ضعفِ باہ کا سبب بنتی ہیں مثلاً شیلم وغیرہ۔

بعض ادویہ اسباب لذع وہیجان کو دفع کرکے تحریک باہ کو کم کر دیتی ہیں مثلاً ادویہ بورقیہ۔

## ادویہ کی تاثیر زنانہ اعضاءِ تناسل پر

**ادویہ کی تاثیر رحم پر** رحم پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ رحم کے عضلی طبقہ کو سکیڑ کر جنین و مشیمہ کو خارج کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مسقطات جنین و مشیمہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً برگ سداب اور شیلم وغیرہ۔

بعض ادویہ رحم اور خصیۃ الرحم پر اثر کرکے خونِ حیض کو جاری کر دیتی ہیں۔ ایسی ادویہ مدرات حیض کہلاتی ہیں مثلاً تخم کرفس (اجمود) حلتیت (ہینگ) اور پرسیاؤشاں (ہنسراج)۔ وغیرہ

بعض ادویہ بدن میں تولید دم کو بڑھا کر یا اصلاح الدم کرکے حیض کو جاری کر دیتی ہیں مثلاً اذراقی اور آب گرم سے آبزن کرنا۔

بعض ادویہ رحم میں لذع وہیجان پیدا کرکے یا دورانِ خون کو تیز کرکے حیض کا ادرار کرتی ہیں مثلاً صبر زرد۔

بعض ادویہ رحم کی قوت انقباض کو کم کر دیتی ہیں مثلاً قنب، افیون وغیرہ ایسی ادویہ مضعفاتِ رحم کہلاتی ہیں۔

**ادویہ کی تاثیر ثدیین پر** ثدیین (پستانوں) پر اثر انداز ہونے والی ادویہ پستانوں میں دودھ (لبن) کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مولدات لبن کہلاتی ہیں۔ مثلاً تخم پیاز

بوزیدان ، تخم شلجم ، انیسون (بادیان رومی) اور تخم شبت وغیرہ۔

بعض ادویہ دودھ کی پیدائش کو کم کر دیتی ہیں ایسی ادویہ مقلات لبن کہلاتی ہیں یا دودھ کی پیدائش کو بالکل بند کر دیتی ہیں مثلاً یبروج الصنم۔

بعض ادویہ خون کے ذریعہ جذب ہو کر دودھ میں تغیّر پیدا کر دیتی ہیں مثلاً سقمونیا ، ریوند چینی ، صبر سقوطری ، حلتیت اور لہسن وغیرہ کے استعمال سے دودھ بدمزہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دودھ پلانے والی عورت ترش اشیاء کا استعمال زیادہ کرتی ہے تو بچے کے پیٹ میں مروڑ ، درد ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح برگ سنا مکی ، روغن بید انجیر ، ریوند چینی کا استعمال دودھ پلانے والی عورت کو کرایا جائے تو بچہ کو اسہال آنے لگتے ہیں۔ اسی طرح اشیاء بورقی کے استعمال سے دودھ میں اجزاء بورقیہ بڑھ جاتے ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر بدنی تغیّرات اور استحالات پر

غذا ، پانی اور ہوا کی صورت میں جو مواد بدن انسانی میں پہنچتے رہتے ہیں اور اعضاء واخلاط کے اندر جو مواد موجود رہتے ہیں ان میں رات دن صحت و مرض کی حالت میں تغیّرات ہوتے رہتے ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف قسم کے صالح اور فاسد مواد پیدا ہوتے رہتے ہیں ، انہی تغیرات کو استحالات ، اور کون و فساد (بننا اور بگڑنا) کہتے ہیں اور انہی تغیرات کو اطباء قدیم نے ہضم و نضج کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں تغذیہ بدن ، تولید حرارت اور تولید فضلات ، کے افعال انجام پاتے ہیں۔ ہم جو غذا میں استعمال کرتے ہیں وہ نہ معلوم کتنے تغیرات و استحالات کے مراحل طے کرنے کے بعد جزو بدن یا بدل ما یتحلل کی منزل تک پہنچتی ہے یہ عمل جس طرح معدہ و امعاء میں ہوتا ہے اسی طرح کبد ، عروق اور اعضاء کی ساختوں میں بھی ہوتا رہتا ہے چنانچہ ہضم معدی

ہضم کبدی، ہضم عروقی، ہضم عضوی (ہضوم اربعہ) انھیں تغیرات کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا بدن کے ہر ایک عضو اور ہر ایک حصہ میں ایک قوت پائی جاتی ہے جس سے اس عضو کے تغذیہ کا کام پورا ہوتا ہے اس قوت کو قوتِ غازیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس قوت کے عمل کے لیئے چار قوتوں کی ضرورت ہے یعنی قوت جاذبہ، قوت ماسکہ، قوتِ ہاضمہ، قوت دافعہ۔ اطبا قدیم کے نزدیک غازی اصل میں خون ہے جو مختلف اجزار کا مجموعہ ہے ہر عضو اپنی ضرورت کے اجزاء خون سے حاصل کرتا ہے۔ یہ قوت قوتِ جاذبہ انجام دیتی ہے۔ پھر یہ اجزا کچھ مدت تک وہاں قیام کرتے ہیں۔ یہ کام قوت ماسکہ انجام دیتی ہے۔ اس دوران میں قوتِ ہاضمہ کے عمل سے ان اجزا میں تغیرات و استحالات پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں عضو کا تغذیہ ہوتا ہے اور مختلف قسم کے فضلات پیدا ہوتے ہیں جن کو قوت دافعہ اعضا کی ساختوں سے نکال کر خون میں شامل کر دیتی ہے تاکہ یہ فضلات ان اعضاء تک پہنچ جائیں جنھیں قدرت نے ان فضلات کو خارج کرنے کے لیئے بنایا ہے۔ مثلاً روح کے فضلات خون میں شامل ہو کر پھیپھڑوں تک پہنچتے ہیں جہاں سے وہ اخراج تنفس کے وقت باہر خارج ہو جاتے ہیں۔ تمام بدن کے فضلاتِ بولیہ خون میں شامل ہو کر گردوں تک پہنچتے ہیں۔ اور وہاں سے بول کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ بدن کے کچھ فضلات جو خون میں شامل ہوتے ہیں جلد اور غشاءِ مخاطی کے ذریعہ پسینہ اور بلغم کی صورت میں خارج ہوتے ہیں اور غذائی غلیظ فضلات امعاء سے گزرتے ہوئے معاءِ مستقیم کے ذریعہ بصورت فضلہ خارج ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ تمام بدنی رطوبات اور خون میں لین دین اور تغیرات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔

**استحالات کی کمی بیشی کے اسباب**

صحت کا مطلب یہ ہے کہ یہ تغیرات اور استحالات معتدل درجہ

[illegible]

اگر یہ تغیرات کسی سبب سے سست ہو جاتے ہیں تو ان کو تیز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر یہ تغیرات زیادہ تیز ہو جاتے ہیں تو ان کو سست کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وہ تمام اسباب بدنی استحالات پر موثر ہو سکتے ہیں جو صحت کی حفاظت کرنے یا مرض پیدا کرنے میں دخل رکھتے ہیں مثلاً اسباب ستہ ضروریہ ۔ ۱۔ ہوا، ۲۔ ماکول و مشروب، ۳۔ حرکت و سکون بدنی، ۴۔ حرکت و سکون نفسانی، ۵۔ نوم و یقظہ، ۶۔ استفراغ و احتباس۔

مذکورہ بالا اسباب کی پابندی سے صحت حاصل ہوتی ہے اور ان کی بے اعتدالی اختیار کرنے پر مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

یا اسباب غیر ضروریہ جن سے خون، روح، بدنی حرارت اور بدنی مواد متاثر ہوا کرتے ہیں اس میں خمیر اور وہ اسباب بھی شامل ہیں جن سے تنقیہ کرنے والے اعضاء کے افعال خراب ہو جاتے ہیں یا وہ اسباب متاثر ہو جائیں جو تغذیۂ بدن میں دخل رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو ادویہ استحالات پر اثر انداز ہوتی ہیں ان کو تین درجات میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ محرکاتِ استحالہ (استحالات کو تیز کرنے والی ادویہ)۔
۲۔ مضعفاتِ استحالہ (استحالات کو سست کرنے والی ادویہ)۔
۳۔ استحالات کو اپنی جگہ قائم رکھنے والی ادویہ۔

## محرکات استحالہ

(استحالات کو تیز کرنے والی ادویہ)

بدنی استحالات کو تیز کرنے والی ادویہ کو ادویہ حارہ یا ادویہ مسخّنہ کہتے ہیں،

کیونکہ ان کے عمل سے تمام بدن میں یا بدن کے کسی حصہ میں حرارت بڑھ جایا کرتی ہے۔ ایسی ادویہ کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ مقامی محرکات استحالہ۔

۲۔ عمومی محرکات استحالہ۔

۱۔ مقامی محرکات استحالہ ایسی ادویہ سے مقامی طور پر جذب غذا، ہضم و استحالہ اور فضلات کے خارج ہونے کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان سے مقامی طور پر عروق کشادہ ہو جاتی ہیں، دورانِ خون بڑھ جاتا ہے، اعضاء کی ساختوں میں اجزاءِ غذائیہ بخوبی پہنچتے ہیں، اعضاء کی قوت غاذیہ اور مغیرہ کا عمل تیز ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں مقامی حرارت بڑھ جایا کرتی ہے۔ جو ادویہ مقامی طور پر ہیجان پیدا کر کے عروق کو کشادہ کرتی ہیں وہ تمام مقامی محرکاتِ استحالہ ہوتی ہیں۔

۲۔ عمومی محرکات استحالہ وہ ادویہ ہیں جو تمام بدن میں تغیرات و استحالات کو زیادہ تیز کر دیتی ہیں ایسی ادویہ کو مسخنات عامہ کہتے ہیں ایسی ادویہ دو قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ ایک تو وہ ادویہ جو بدن کے تغیرات اور استحالات کو تیز کر کے موجبِ ضرر و فساد ہوتی ہیں، ایسی ادویہ بطور علاج استعمال نہیں کی جاتیں۔

۲۔ دوئم وہ ادویہ جو بدن کے اندر اعتدال کے ساتھ اس طور پر تغیرات و استحالات کو تیز و قوی کرتی ہیں کہ اس سے اعضاء کی قوت بڑھ جاتی ہے، غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے، خون کی حالت بہتر ہوتی ہے، بدن کا وزن اگر کم ہو گیا ہے تو بڑھ جاتا ہے۔ حیات کے لیئے ایسی مفید اور کار آمد ادویہ کو مقویات عامہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پھر جن مقویات سے غذا کی خواہش بڑھتی ہے اور ہضم تیز ہوتا ہے ایسی ادویہ کو مقویات معدہ کہتے ہیں اور جن ادویہ سے خون کی حالت بہتر ہوتی ہے اور ان میں سرخی بڑھ جاتی ہے ایسی ادویہ کو مقویات دم کہتے ہیں اور جن مقویات سے عصبی ضعف

دور ہو جاتا ہے ایسی ادویہ کو مقویات اعصاب کہتے ہیں۔ اسی طرح مقویات قلب سے قلبی افعال، مقویات کبد سے کبد کے افعال اور مقویات دماغ سے دماغی افعال درست اور منظم ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح دیگر مقویات کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مقویاتِ کلیہ، مقویات رحم اور مقویات باہ وغیرہ۔

مقویات کی نوعیتِ عمل کا نظریہ بعض اطباء کے نزدیک یہ ہے کہ مقویات جب استعمال کیئے جاتے ہیں اور ان کے اجزا، تغیر و استحالہ کے دوران اعضا کی اصلی ساختوں اور رطوبات کے ساتھ مخلوط ہو جاتے ہیں تو ان کی تاثیر سے روح حیوانی کچھ ایسی موثر چیزیں پیدا کرتی ہے کہ جب بھی کسی عضو میں جاتی ہیں تو اس عضو کے افعال درست کر دیتی ہیں ایسی ادویہ بدن کے اندر قائم نہیں رہتیں بلکہ بدنی فضلات کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں۔

مقویات عامہ میں اذراقی (کچلہ)، افیون، فولاد، سیماب (پارہ) اور سم الفار (سنکھیا) وغیرہ اور ان کے مرکبات شامل ہیں۔

**مضعفات استحالہ** جو ادویہ بدنی استحالات کو سست کرتی ہیں ان کو مضعفاتِ استحالہ یا ادویہ باردہ یا مبردات کہتے ہیں ان ادویہ کے استعمال سے مقامی یا عمومی طور پر حرارت کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں،

۱۔ مقامی مضعفات استحالہ

۲۔ عمومی مضعفاتِ استحالہ

**۱۔ مقامی مضعفات استحالہ** یہ وہ ادویہ ہیں جن کے استعمال سے مقامی طور پر جذب و ہضم اور دفع فضلات سست ہو جاتے ہیں کیونکہ ایسی ادویہ کے استعمال سے عروق تنگ ہو جاتی ہیں، دورانِ خون کم ہو جاتا ہے، اعضا کی ساختوں میں غذائی اجزا، کم پہنچتے ہیں۔ تمام قابضات عروق و حابسات دم ادویہ مضعفاتِ استحالہ کہلاتی ہیں۔

**۲۔ عمومی مضعفات استحالہ** یہ وہ ادویہ ہیں خون میں جذب ہونے کے بعد اس قسم کے تغیرات پیدا کر دیتی ہیں کہ روحِ حیوانی کا عمل سست ہو جاتا ہے جو بدنی استحالات کے لیے عظیم ترین ذریعہ ہے جو ادویہ حرارت بدنی کو کم کرنے کے لیے بخار کی حالت میں اندرونی طور پر استعمال کرائی جاتی ہیں وہ سب مضعفات استحالہ ہوتی ہیں چاہے وہ خون میں تغیرات پیدا کر کے عمل کریں یا اعصاب اور ان کے مراکز پر اثر کر کے عمل کریں۔

**بدن کے دیگر انجانے استحالات** بعض ادویہ ایسی بھی ہوتی ہیں جو بدنی رطوبات اور اعضاء کی ساختوں میں اس قسم کے انجانے تغیرات پیدا کر دیتی ہیں جن کی حقیقت تک انسانی علم ابھی تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ ایسی ادویہ جب خون اور بدنی رطوبات میں داخل ہوتی ہیں حالانکہ کسی عضو میں ان سے کوئی نمایاں تغیر نظر نہیں آتا لیکن مرضی کیفیت دور ہو جاتی ہے، ایسی ادویہ مبدلات کہلاتی ہیں۔

جو ادویہ خون کے فضلات کو بول و براز کے راستہ یا پسینہ کے صورت میں خارج کیا کرتی ہیں، حالانکہ ان سے بھی خون کی صفائی حاصل ہو جاتی ہے، اس لحاظ سے وہ ادویہ بھی مصفیّ الدم کہلاتی ہیں لیکن بعض اوقات خون میں ایسا بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے جو ان طریقوں سے دور نہیں ہوتا، ایسی صورت میں وہ ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں جو اندرونی طور پر خون میں ایسے تغیرات پیدا کرتی ہیں کہ خون کے فاسد اجزاء نامعلوم طور پر خارج ہو جاتے ہیں اور ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے مثلاً سم الفار اور سیماب کے مرکبات۔

بعض مصفیّ الدم ادویہ امعاء کے فعل کو تیز کر کے خون کا تنقیہ کرتی ہیں۔

بعض ادویہ گردوں کے فعل کو تیز کر کے خون کا تنقیہ کرتی ہیں۔

بعض ادویہ جلد کے فعل کو تیز کر کے پسینہ کی صورت میں فاسد اجزا کو خارج کر دیتی ہیں۔

بعض ادویہ نامعلوم طور پر خون کے فاسد مواد پر اثر کر کے یا استحالہ کو تیز کر کے ان کو قابلِ اخراج بناتی ہیں۔

منضجات | وہ ادویہ جو اخلاط اور اعضا کی ساختوں میں کچھ اس قسم کے تغیرات پیدا کرتی ہیں جن سے مواد مرض آسانی کے ساتھ خارج ہونے کے لئے اور اعضاء کی قوت دافعہ ان کو خارج کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔

مواد مرض کے اخراج میں اگر ان کے قوام میں اتنی رقّت ہوتی ہے کہ تاوقتیکہ وہ غلیظ نہ ہوں ان کا بدن سے خارج ہونا آسان نہیں ہوتا تو اس وقت ایسی منضج ادویہ استعمال کی جاتی ہیں کہ جو ان کے رقیق قوام کو غلیظ بنا دیں۔ اسی طرح مواد مرض میں بعض اوقات بہت زیادہ لیس پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اعضاء کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور جب تک ان کی لزوجت کم نہ ہو جائے ان کا خارج ہونا آسان نہیں ہوتا، تو اس وقت ایسی ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں جو مواد کے لیس کو کم یا ختم کرتی ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر مواد مرض پر

اکثر امراض کے مخصوص مواد بہ لحاظ نوعیت ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتے ہیں یعنی ان کے اجزاءِ ترکیبی، مزاجی کیفیت اور خواص ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اس لیے ان پر اثر کرنے والی ادویہ بھی جداگانہ ہوتی ہیں مثلاً کبریت (گندھک) اگر مادہ جرب کو تباہ کرتی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ آتشک کے مواد کو بھی تباہ کر دے۔ اسی طرح سم الفار حمی اجامیہ کے لئے مفید ہے لیکن ضروری نہیں کہ موتی جھرہ میں بھی مفید ثابت ہو اسی طرح سورنجان، وجع المفاصل کے لئے مفید ہے تو ضروری نہیں کہ جذام کے لیے بھی مفید ثابت ہو۔ ویسے یہ ممکن ہے کہ ایک ہی

دوا، دو یا دو سے زیادہ امراض میں مفید ثابت ہو۔

مواد مرض، بدن کے لئے سم کی طرح کام انجام دیتے ہیں اور ان مواد مرض پر اثر انداز ہونے والی ادویہ تریاق کی مانند اپنا فعل انجام دیتی ہیں۔ جس طرح سموم اور تریاق کی نوعیت عمل کے بارے میں کچھ علم نہیں، اسی طرح ان ادویہ کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنے اثرات کی خصوصیات کی وجہ سے مواد مرض کو تباہ کر دیتی ہیں۔

جو ادویہ باری سے آنے والے امراض کے مادہ پر اثر کر کے باری یا نوبت کو روک دیتی ہیں ایسی ادویہ مانعات نوبت کہلاتی ہیں مثلاً حمیٰ اجامیہ کے لئے سم الفار، اتیس شیریں، کرنجوہ مفید ہے۔ اگر حمیٰ اجامیہ میں تشنج بھی عارض ہو جائے تو لسان العصافیر تلخ (اندر جو تلخ) سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اورام احشاء کے لئے آب برگ کاسنی سبز مروق اور آب برگ گلو سبز مروق مفید ہیں۔ یا یرقان کو زائل کرنے کے لئے آب برگ ترب سبز استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ورم کبد اور حمیٰ کہنہ کے لئے افسنتین رومی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

## ادویہ کی تاثیر حیوانات صغیرہ (طفیلی کیڑوں) پر

طفیلی کیڑوں سے وہ کیڑے مکوڑے مراد ہیں جو انسانی جلد میں رہتے ہیں اور ان سے ہی اپنی غذا حاصل کرتے ہیں مثلاً جوں اور لیکھیں۔ یہ گندھک (کبریت) اور پارہ (سیماب) سے تیار شدہ مرہم کے استعمال سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مرہم گندھک، روغن صندل اور روغن بلسان سے خارش کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں بعض کیڑے مصفیات الدم سے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

**مانعات عفونت** عفونت اور تخمیر چونکہ دونوں ایسے استحالات ہیں جو ہر عضو میں ہو سکتے ہیں۔

اس لیئے مانعات عفونت کا بیان کسی ایک عضو کے ساتھ نہ کر کے عمومی کیا جاتا ہے عفونت اور تخمیر کے استحالات و تغیرات کی نوعیت عمل ایک ہے جس طرح بیرونی مواد میں عفونت اور تخمیر کا عمل ہوتا ہے اسی طرح بدنی رطوبات اور اخلاط میں بھی یہی تغیرات ہوا کرتے ہیں یہ عفونت کبھی محدود کبھی مقامی ہوا کرتی ہے مثلاً قرحہ کی صورت میں اور کبھی تمام بدن میں خون کا متعفن ہو جانا جس کے نتیجہ میں تپ محرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جو ادویہ عفونت پیدا کرنے والے مادہ کو تباہ کر کے عفونت کے عمل کو روک دیتی ہیں وہ مانعات عفونت ادویہ کہلاتی ہیں مثلاً کافور، نیم ، دار چینی اور رطوطیا وغیرہ

بعض ادویہ ایسی ہیں جو عفونت سے پیدا ہونے والی بدبو کو دور کر دیتی ہیں ایسی ادویہ دافع نتن (بدبو کو دور کرنے والی) کہلاتی ہیں مثلاً روغن سرسوں، کوئلہ خشک، کافور اور نیم وغیرہ۔

متعفن عضو کا اصول علاج یہ ہے کہ مانعات عفونت دوا کے ساتھ ایسی ادویہ شامل کر دی جاتی ہیں جس سے قرحہ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ رطوبات کو خشک کرنے والی ادویہ مجففات کہلاتی ہیں مثلاً سنگ جراحت، مازو سبز اور گل سرخ (گیرو) وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عفونت اور تخمیر کے لیئے ایک مناسب حرارت کے ساتھ مناسب رطوبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ رطوبت کی بہت کمی یا بہت زیادتی عفونت کے عمل میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے اس لیئے خشک اشیاء اکثر متعفن نہیں ہوتیں۔ اور اسی طرح لاغر بدن کی نعشیں دیر میں متعفن ہوتی ہیں۔ اسی اصول کے تحت قرحہ کی رطوبت کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کے باعث اس کے تعفن میں کمی آجاتی ہے۔ مناسب درجہ حرارت کا مطلب یہ ہے کہ حرارت کی کمی کی صورت میں مثلاً برف اور آب سرد کی برودت میں عفونت کا عمل رک جاتا ہے اسی لیئے موسم سرما میں چیزیں کم متعفن ہوتی ہیں۔ اسی طرح بہت تیز حرارت

کی صورت میں بھی چیزیں متعفن نہیں ہوتیں۔

## ادویہ کی تاثیر حرارت غریزی پر

اطباءِ قدیم، مثلاً جالینوس اور زکریا رازی کا قول ہے کہ بدن انسانی کے اندر عناصر کے آپس میں ملنے سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے جب تک وہ معتدل رہتی ہے اس کو حرارت غریزی کہتے ہیں اور جب وہ اعتدال سے تجاوز کرتی ہے اور افراط کی صورت اختیار کرتی ہے تو اس وقت اس کو حرارت غریبی کہتے ہیں۔ یہ بدنی حرارت روح اور اجزاء غذائیہ کی مدد سے ایک مخصوص نظام کے ساتھ پیدا و خرچ ہوتی رہتی ہے۔ جب اس کی پیدائش و خرچ کے فرق میں اعتدال نہیں رہتا تو پھر یہ اعتدال کی حد سے کم یا زیادہ ہو جاتی ہے۔

## مسخنات و مبردات

(ادویہ حارّہ) (ادویہ باردہ)

**دواء مسخّن** وہ دواء ہے جو بدنی حرارت کو مقامی یا عمومی طور پر اعتدال سے بڑھا دیتی ہے ایسی دواء کے عمل کو تسخین کہتے ہیں۔ ادویہ مسخنہ کی دو قسمیں ہیں:

ایک تو وہ جو بیرونی طور پر استعمال کرنے سے بدنی حرارت کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً تمام لاذعات، محمرات، منفطات اور اکالات۔ یہ ادویات ضمادات اور اطلیہ کی صورت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ ادویہ جلد میں سوزش پیدا کرتی ہیں، یعنی وہاں کے خون کی آمد اور استحالات کی رفتار بڑھ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں حرارت کی پیدائش زیادہ ہونے لگتی ہے۔

دوسری وہ ادویہ ہیں جو اندرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں ایسی ادویہ کے

استعمال سے عام طور پر عصبی ہیجان و اختلال پیدا ہو جاتا ہے اور تغیرات و استحالات کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں حرارت تمام بدن میں بڑھ جاتی ہے مثلاً کافی، چائے، اور یبروج الصنم وغیرہ۔

دوا مبرد ــــ وہ دوا ہے جو بدنی حرارت کو مقامی یا عمومی طور پر درجہ اعتدال سے گرا دیتی ہے خواہ اندرونی طور پر استعمال کی جائے یا بیرونی طور پر۔ اس دوائی کے عمل کو تبرید یا تقلیل حرارت کہتے ہیں۔ ادویہ مبردہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جو بالفعل بارد نہیں ہوتیں مثلاً برف یا آب سرد۔ اور بعض وہ جو بالفعل بارد نہیں ہیں بلکہ ان کی تاثیرات بارد ہوتی ہیں۔ جو ادویہ بالفعل بارد ہیں ان کی نوعیت عمل واضح ہے لیکن جو بالفعل بارد نہیں ہیں وہ حسب ذیل طریقوں سے جسم میں برودت پیدا کرتی ہیں:

۱ــــ بعض ادویہ پسینہ لاتی ہیں اور تبخیر کے ذریعہ تقلیل کا سبب بنتی ہیں۔ بدن سے جب بخارات خارج ہوتے ہیں تو حرارت بھی ان کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

۲ــــ بعض ادویہ جسم پر لگائی جاتی ہیں تو وہ تیزی کے ساتھ اڑتی ہیں تو اپنے ساتھ جسم کے بخارات کو بھی اڑا لے جاتی ہیں مثلاً سرسام میں اور شدت بخار میں مریض کے سر پر سرکہ کے پھائے کا استعمال۔

۳ــــ بعض ادویہ بالخاصہ مراکز اعصاب پر اثر انداز ہو کر تولید حرارت کے عمل کو سست کر دیا کرتی ہیں یعنی ان کے سبب سے بدنی تغیرات اور استحالات کی مقدار اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ بدن کے اندر حرارت ہی کم پیدا ہوتی ہے اس قسم کی ادویہ میں مضعفات استحالہ بھی شامل ہیں جو بدنی تغیرات و ہضوم کی رفتار کو سست کر دیتی ہیں۔

۴ــــ بعض ادویہ اعضا میں اس قسم کا تغیر پیدا کرتی ہیں کہ اس سے تحلیل حرارت کا عمل تیز ہو جاتا ہے جس کے سبب سے بدنی حرارت درجہ اعتدال سے گر جاتی

ہے۔ اس قسم کی ادویہ کی پھر دو صورتیں ہیں :

ا :   وہ ادویہ جن سے جلدی عروق کشادہ ہو جاتی ہیں اور حرارت تیزی کے ساتھ خارج ہوتی ہے جیسا کہ تعریق و تبخیر کی صورت میں ہوتا ہے۔

ب :   وہ ادویہ جن سے جلدی عروق میں کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا بلکہ جسم کے اندرونی نظام میں ایسا مخفی تغیر پیدا ہوتا ہے کہ حرارت کم ہو جاتی ہے۔

۵ــــ بعض ادویہ مواد مرض کو توڑ کر یا ان کی اصلاح کر کے بدنی حرارت کو کم کر دیتی ہیں جو زیادہ حرارت کا باعث ہوتے ہیں ان ادویہ کا اثر براہ راست مواد مرض پر ہوتا ہے اور بالواسطہ حرارت پر، مثلاً گلوئے نیم سبز اور افسنتین رومی جو حمیٰ اجامیہ میں مرض پر اثر کر کے بخار کو زائل کر دیتی ہیں۔ بدن میں برودت پہنچانے کے لئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں (۱) مبردات خفیفہ (۲) مبردات قویہ

ا۔ مبردات خفیفہ | خفیف قسم کی برودت، بخار میں اس قسم کی ادویہ عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسی ادویہ کو ادویہ باردہ بھی کہتے ہیں۔ درجہ حرارت پر ان ادویہ سے کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ طبیعت کو کچھ آرام اور سکون ضرور حاصل ہو جاتا ہے، مثلاً آب خرفہ سبز، آب انار، آب کدو شیریں، آب خیارین، آب کاسنی، لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول، آب لیموں اور سکنجبین وغیرہ۔

۲۔ مبردات قویہ | حرارت کو کم کرنے اور بخار کو اتارنے کے لئے اس طرح کی تیز اثر کرنے والی ادویہ بہت کم استعمال کی جاتی ہیں کیونکہ ایسی ادویہ جتنی قوی الاثر ہوتی ہیں اتنی ہی سمی اور خطرناک بھی ہوتی ہیں بعض اوقات ان کے استعمال سے بہت زیادہ کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، بعض اوقات بدن کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ ان ادویہ کی قوت عمل کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ ڈگری ہو تو ان ادویہ کی صرف ایک خوراک سے چند گھنٹہ کے اندر

ہی درجہ حرارت اعتدال پر آجاتا ہے لیکن یہ اثر عام طور پر عارضی ہوتا ہے۔ چند گھنٹہ گذرنے کے بعد بخار پھر اسی درجہ پر پہنچ جاتا ہے اس مقصد کے لیئے ایسی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں جو عام طور پر جدید مصنوعات ہوتی ہیں۔ مثلاً A.P.C.

PYRIGESIC MICROPYRIN ۔ DISPRIN PARACETAMOL

وغیرہ۔

برودت کا خارجی استعمال | برودت کے خارجی استعمال سے کبھی مریض کے کمرے کی ہوا سرد کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیئے مختلف ذرائع کام میں لائے جاتے ہیں۔ مثلاً فرش پر پانی چھڑکا جاتا ہے، سبز پتیاں اور شاخیں رکھی جاتی ہیں، کمرے کے اندر سرد پانی کے بھرے ہوئے مٹکے اور برف کی سلّیاں رکھی جاتی ہیں، پنکھوں کے ذریعہ کمرے کی ہوا سرد کی جاتی ہے، کھڑکیوں پر خس کی چٹائیاں لگا کر ان پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔

حرارت کو کم کرنے کی یہ تمام تدابیر ہیں جن سے درجۂ حرارت پر فوراً اور تیز اثر نہیں پہنچتا لیکن مریض کو سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جن میں درجہ حرارت فوراً گر جاتا ہے وہ تدابیر حسب ذیل ہیں :

آب سرد یا برف براہ راست مریض کے جسم پر رکھا جائے جس کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً مریض کو آب سرد سے غسل کرایا جائے۔ آب سرد میں چادر تر کر کے مریض کو اڑھائی جائے، کپڑا بھگو کر مریض کے جسم پر پھیرا جائے۔

حرارت کو کم کرنے کے مختلف طریقوں میں شیخ الرئیس بو علی سینا نے ضمادات باردہ اور اطلیہ باردہ کا بھی ذکر کیا ہے، مثلاً آب کاہو، آب خرفہ، گلاب کافور او صندل سفید وغیرہ۔ کبد پر اشیاء باردہ کا نطول کرنا تیز بخاروں میں مفید ہے لیکن اگر تیز بخار کی حالت میں نزلہ اور زکام بھی ہو یا سر میں بوجھ اور تناؤ محسوس ہو تو ایسی حالت میں سر پر آب سرد ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

**اکسیر بدن** بعض ادویہ ایسی ہیں جو نامعلوم طور پر اعضاءِ رئیسہ کی حالت کو بہتر کر کے سابقہ کمزوری اور مرضی کیفیت کو دفع کر کے صحت اور قوت میں حیرت انگیز اضافہ کر دیتی ہیں۔ ایسی ادویہ اکسیر بدن، کیمیاءِ حیات یا کایا کلپ کہلاتی ہیں۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی حیرت انگیز دواؤں کے نسخہ میں جزءِ اعظم کوئی سمی دوا ہی ہوا کرتی ہے، مثلاً اذراقی، سم الفار اور بیش وغیرہ۔

**تریاقات سموم** تریاق سے وہ مخصوص دوائیں مراد ہیں جو سمی مواد کے ساتھ مل کر ان کے سمی عمل کو کمزور یا باطل کر دیتی ہیں، چاہے یہ دوائیں قدرتی ہوں یا مصنوعی طور پر تیار کی گئی ہوں قدرتی ادویہ کی مثال زہر مہرہ خطائی، جدوار خطائی اور مصنوعی ادویہ کی مثال تریاق اربعہ۔

تریاق سمی مادوں کے ساتھ مل کر ان کے عمل کو کس طرح باطل کر دیتی ہیں اور ان کے عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے، اس سلسلہ میں محض اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ تریاق بدن یا خون میں جذب ہونے کے بعد جب سمی مادوں کے ساتھ ملتے ہیں تو سمی مادہ اپنی سابقہ ترکیب اور اصلیت پر باقی نہیں رہتے اس لئے ان کے سابقہ خواص بھی بدل جاتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ حموضت کی بورقیت سے سخت دشمنی ہے۔ جب یہ دونوں چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو ان میں فعل وانفعال ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی تیزی کو توڑتا ہے حتیٰ کہ جب یہ فعل وانفعال کسی حد پر جا کر ختم ہوتا ہے تو نہ تو حامض مادہ کی حموضت باقی رہتی ہے اور نہ شور مادہ کی شوریت۔ لیکن اگر یہ دونوں مادے مقدار اور کیفیت کے اعتبار سے برابر نہ ہوں بلکہ کم و بیش ہوں تو فعل وانفعال کے بعد مرکب مجموعہ میں زیادہ جز کا اثر کچھ نہ کچھ باقی رہے گا۔ اس اصول کے مطابق اگر ایک سمی مادہ حامض ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کھاری دوا استعمال کرائی گئی ہے تو جب یہ دونوں چیزیں معدہ، امعاء یا عروق میں ملیں گی تو حامض سمی مادہ کھاری تریاقی مادہ کے ساتھ مل کر اپنے سابقہ ترکیبی اجزاء پر

قائم نہیں رہے گا اس لیئے اس کے خواص بھی بدل جائیں گے۔

بعض سموم کے لیئے کچھ مخصوص تریاقی مادّے ہوتے ہیں جو آپس میں ملنے کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خصوصی صلاحیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ اگر ایک دوا ایک سم کے لیئے اچھا تریاق ہے تو وہی دوا دوسرے سموم کے لیئے بھی تریاق ہو۔ مثلاً اذراقی (خانق الکلب) کا جو سمّی اثر کتّے پر اور سم الفار کا چوہے پر ہوتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ تمام حیوانات پر یہی اثر ظاہر ہو۔ اسی طرح تریاق بھی ہیں جو مخصوص سم کے مقابلہ میں کام کرتے ہیں۔

بعض اوقات ایسی چیزوں کو بھی تریاق کہتے ہیں جو اگرچہ براہ راست سموم کے ساتھ مل کر ان کو بے اثر نہیں بناتی لیکن کسی دوسرے طریقہ پر وہ سم کے عمل میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ مثلاً سم الفار کھانے کے بعد اگر گھی پلایا جائے تو سم الفار کے حل اور جذب ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے گھی کو بھی تریاق مانا گیا ہے لیکن یہی گھی اگر افیون کھانے کے بعد استعمال کرایا جائے تو وہ افیون کی سمّی تاثیر کو بڑھانے اور اس کے جذب ہونے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوتا ہے۔

باب پنجم ۵

# اشکالِ ادویہ

اطباءِ قدیم نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ہر دوا کا ماخذ یا تو حیوانی ہے یا نباتی یا پھر معدنی۔ جسمِ انسانی کے لئے موزوں ترین حیوانی ہے، اس کے بعد نباتی اور مجبوری کی حالت میں معدنی، اجمالاً ان کو موالید ثلاثہ بھی کہتے ہیں۔ ان کی تین شکلیں ممکن ہیں: (۱) دواءِ جامد۔ (۲) دواءِ سیال یا رقیق۔ (۳) دواءِ ذی الارواح یا بخاری۔ یہ حرارت سے متاثر ہو کر بخاری صورت اختیار کر لیتی ہے۔

درمیانی درجہ کے بعض دیگر مواد موالید ثلاثہ کے آپس میں آمیزش سے حاصل ہوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ان میں سے دو قوامی ادویہ آپس میں ملتی ہیں اور بعض مرتبہ تینوں قوام کی ادویہ آپس میں ملتی ہیں۔ مثلاً جب سیال اور جامد ادویہ باہم مل جاتی ہیں تو حسب تناسب ایک ایسا قوام حاصل ہو جاتا ہے جس کو نہ جامد کہا جا سکتا ہے اور نہ سیّال۔ ایسی صورت میں ان کو نیم منجمد ادویہ یا نیم سیّال ادویہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں

۱۔ اشکال ادویہ جامدہ جامد دواؤں کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں، حبوب، اقراص و بنادق، شیّاف، حمول، فرزجہ، فتیلہ، کبوس، سفوف، سنون، مُضوغ، برود، کحل، کاجل، ذرور، لفوخ، کشتہ، عطوس، غازہ، ابٹن، غالیہ، نورہ، مربا اور گلقند وغیرہ۔

۲- اشکال ادویہ نیم منجمد | ادویہ نیم منجمد کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں: اطریفل، معجون، جوارش، الوشدارو، دواء المسک، دواء الکرکم، تریاق، القریا، مفرح، لبوب، یاقوتی، برشعثا، زرعونی، خمیرہ، حلواءِ تر، لعوق، عصارہ، رُب، حریرہ، فالودہ، مرہم، ضماد، قیروطی، لصوق، لزوق اور لطوخ وغیرہ

۳- اشکال ادویہ سیّال | ادویۂ سیّال کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں:

ماء الشعیر (آشِ جو)، ماء الجبن، ماء العسل، ماء الاصول، ماء البقول، ماء الفواکہہ، ماء اللحم، ماء الشعیر بلحم، کشک الشعیر، روح، جلاب، ماء الذہب، ماء الفضّہ، عرق، مروقین، شراب، دربہرہ، فقاع، ارشٹ، شربت سکنجبین، دیافوزہ، آبکامہ، سرکہ، مطبوخ (جوشاندہ)، نقوع (خیساندہ) حلیب (شیرہ)، مزیج، زلال، محلول، نطول، سکوب، غسول، قطور، وجور، زروق، سعوط سیّال، نشوق، مروخ، طلاء، مسوح، دلوک، آبزن، نضوح، صبغ، لعاب، مضمضہ، غرغرہ، خضاب، حقنہ اور دہن وغیرہ

اشکال ادویہ ذوی الارواح | (ادویہ بخاری)، ادویہ بخاری کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں: بخور (دھونی)، انکباب (بھپارہ)، شموم، لخلخہ اور نشوق وغیرہ

# تشریحات اشکال ادویہ جامد

حَب | حَب کی جمع حبوب ہے۔ حب کے لغوی معنی دانے اور تخم کے ہیں لیکن اصطلاحاً حب اس منجمد یا نیم منجمد دوا کو کہتے ہیں جو مصنوعی طور پر گول شکل کی بنائی جاتی ہے۔ خواہ اس کے اجزاء متعدد ہوں یا صرف ایک ہی دواء۔ حجم اور مقدار کے لحاظ سے حبوب چھوٹی بڑی ہوتی ہیں مثلاً باجرہ، مونگ، نخود، مٹر کے برابر بنائی جاتی ہیں۔ حب کا موجد اسقلی بوس الٰہی ہے۔

**قرص** | قرص کی جمع اقراص ہے۔ گاہے قرص ٹکیہ کی شکل کی چپٹی اور گاہے مخروطی یا مثلث شکل کی بنائی جاتی ہے۔ قرص کا بھی موجد اندروماخس ثانی ہے۔ حب اور قرص کے مندرجہ ذیل اغراض ہیں۔

۱۔ حب یا قرص کو بغیر چبائے حلق سے اتارنا آسان ہوتا ہے۔

۲۔ ایک متعین مقدار خوراک میں مریضوں کو تقسیم کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

۳۔ دوا کی بدمزگی سے قوت ذائقہ کافی حد تک متاثر نہیں ہونے پاتی۔

**بُندُقہ** | بندق کی جمع بنادق ہے۔ یہ بھی حب کی ایک شکل ہے جو ریٹھہ سے مشابہ تیار کی جاتی ہے اس کو بندق کہتے ہیں۔

**شافہ** | گاہے بعض ادویہ کو بجائے حب کے بتی کی شکل میں یا مخروطی شکل میں تیار کرتے ہیں تاکہ دیگر حبوب سے ممتاز رہے کیونکہ یہ امتیازی شکل میں تیار ہوتی ہے جو بیرونی استعمال کی شکل خود ظاہر کرتی ہے۔ شیاف کا استعمال عام طور پر امراض چشم میں کیا جاتا ہے۔ اس کا موجد بقراط ہے۔

**حمول** | حمول ایک قسم کی بتی ہے جو کپڑے وغیرہ سے بنا کر اور اس کو دوا میں لتھیڑ کر اندام نہانی یا مبرز میں داخل کرتے ہیں۔ ایسی بتی کو حمول کہتے ہیں۔ اس کا موجد بختشوع ہے۔

**فرزجہ** | یہ وہ بتی ہے جو دوا میں لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھی جاتی ہے۔ یا دواء کی پوٹلی بنا کر فرج کے اندر اس طرح رکھی جائے کہ پوٹلی فم رحم تک پہنچ جائے، اور پوٹلی کا دھاگہ کھینچنے کے لئے باہر نکلا رہے۔

**فتیلہ** | روئی یا کپڑے کی بتی بنا کر رقیق یا غلیظ دوا میں لتھیڑ کر بدن کے کسی سوراخ یا ناسور میں رکھی جائے۔ ایسی بتی کو فتیلہ کہتے ہیں۔ اس کا موجد بختشوع ہے۔

**کبوس** رطب یا یابس دوا کو باریک پیس کر بڑی یا چھوٹی ٹکیہ بنا لیتے ہیں، پھر اس کو مقام مرض پر رکھ کر تازہ برگ (برگ بیدانجیر، برگ برگد، برگ مدار وغیرہ) رکھ کر باندھ دیتے ہیں تاکہ دوا کا اثر کافی دیر تک قائم رہے۔ یہی چیز کبوس کہلاتی ہے۔

**سفوف** خشک پسی ہوئی دوا کو سفوف کہتے ہیں جو اندرونی اور بیرونی دونوں طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا موجد بقراط اور بعض نے ابن موسیٰ کو بتایا ہے۔

**سنون** سنون اس سفوف کو کہتے ہیں جو خصوصاً دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا موجد جرجیس ہے۔

**مضوغ** وہ دوا ہے جو منہ میں دانتوں کے درمیان رکھ کر دیر تک چبائی جائے۔

**برود** نہایت باریک کھرل کیا ہوا سفوف جو بطور کحل آنکھوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اجزاء میں ادویہ بارده شامل ہوتی ہیں۔ اس لیئے اس کو برود کہتے ہیں۔ علامہ انطاکی کے نزدیک یہ حکیم سیانوخس کی ایجاد ہے

**کحل** آنکھ میں لگانے والی اس دوا کو کحل کہتے ہیں جو سیاہ ہو۔ کحل کے معنیٰ روشنائی کے ہیں لیکن کحل کی بعض شکلیں سفوف کی بجائے منجمد بھی ہوتی ہیں۔ جس کو عرق گلاب میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ مثلاً کحل کہ حکنی دوا، اس کے موجد بقراط اور فیساغورث ہیں۔

عربوں میں قدیم زمانے سے ایک مثل مشہور ہے "فلانٌ لایکتحلُ بنوم" فلاں شخص نیند کا سرمہ بھی نہیں لگاتا۔ یعنی بالکل نہیں سوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا بہت مختصر مقدار میں استعمال کی جاتی تھی اور آج تک یہ اپنے مختصر استعمال کے لیئے مشہور ہے۔

**کاجل** کاجل اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی چیز کو جلا کر اس کا دھواں حاصل کیا جاتا ہے۔ کاجل عموماً آنکھوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ذرور | وہ سفوف ہے جو جسم کی کسی سطح پر چھڑکا جاتا ہے۔ مثلاً قلاع میں زبان پر اور قرحہ کی صورت میں مجروح سطح پر۔ یہ اطباءِ متقدمین کی ایجاد ہے۔ اس کو ہندی میں بُرکی کہتے ہیں۔

نفوخ | پھونکنے کا وہ باریک سفوف جو نلکی یا کسی دیگر آلہ کے ذریعہ مریض کی ناک، حلق یا بدن کے کسی دیگر سوراخ میں پھونکا جاتا ہے۔ اس کا موجد جالینوس ہے۔

کشتہ | کشتہ فارسی لفظ ہے جو کشتن سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی مارنے کے ہیں۔ آیورویدک اصطلاح میں اس کو بھسم کہتے ہیں۔ کشتہ یعنی مکلس چونے کو کہتے ہیں۔ اس میں کسی دوا کو جلا کر چونے کے مانند سفید شکل میں حاصل کیا جاتا ہے۔ عمل تکلیس عموماً فلزات، حجریات اور ذوی الارواح یعنی اپدھات پر کرتے ہیں۔ کشتہ کے موجد اطباءِ ہند ہیں لیکن عربی عہد میں بھی ابن سینا کی کتابوں میں ایک رسالہ التکلیس پر ملتا ہے۔

عطوس | (چھینک لانے والی دواء)۔ وہ باریک سفوف ہے جس کے سونگھنے سے چھینک آنے لگتی ہے۔ چھینک لانے کی دواء گاہے سیال بھی ہوتی ہے۔

غازہ | غازہ وہ باریک سفوف ہے جو چہرہ یا پورے بدن پر نکھار لانے کی غرض سے ملا جاتا ہے۔ اس سفوف کی ایک باریک تہ بشرہ پر جم جاتی ہے۔

ابٹن | نیم منجمد ادویہ کے مرکب کو کہتے ہیں جو جسم سے میل چھڑانے اور جسم کو خوشبودار بنانے کے لیئے جسم پر ملی جاتی ہے بعد میں اس کو دھو دیا جاتا ہے۔

غالیہ (ارگجہ) | وہ خوشبودار دواء ہے جس کو سونگھا جائے یا بدن پر ملا جائے۔

نورہ | وہ دواء ہے جس کو بالوں پر لگانے سے بال گر جاتے ہیں۔ ایسے مرکبات بطور بال صفا پاوڈر کے استعمال کیئے جاتے ہیں۔ اس کا جزءِ اعظم چونا ہوتا ہے۔

مربّیٰ | مربیٰ کے معنی تربیت یافتہ یا پروردہ کے ہیں کیونکہ پھلوں وغیرہ کی تربیت یا پرورش قند سفید یا شہد کے قوام میں ہوتی ہے اسی لیئے اس کو مربیٰ کہتے ہیں۔ عام

طور پر تازہ پھلوں اور سبز ترکاریوں کے مربے تیار کیئے جاتے ہیں۔ یہ پھل عام حالت میں تو سڑ جاتے ہیں یا خشک ہو کر بیکار ہو جاتے ہیں اس لیئے ان کو محفوظ کرنے کے لیئے مخصوص طریقہ پر قند سفید یا شہد کے قوام میں ڈال دیتے ہیں جس میں وہ کم و بیش اپنی اصلی حالت میں قائم رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مربی بنانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بدمزہ پھلوں اور سبزیوں کی بدمزگی دور ہو جاتی ہے۔

بعض علاقوں میں ہر موسم میں ہر ایک پھل دستیاب نہیں ہوتا اس لیئے مربی کی شکل میں عدم دستیابی کی صورت میں بھی ان پھلوں اور سبزیوں سے پورا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مربی اطباء فارس کی ایجاد ہے۔

**گل قند** | یہ فارسی لفظ ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا مربیٰ ہے جس میں پھل کی جگہ پھول استعمال کیئے جاتے ہیں۔ گلقند دو الفاظ سے مرکب ہے یعنی گل اور قند، انہی دونوں چیزوں کو ملا کر گلقند تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن دیگر پھولوں سے بھی گلقند تیار کیا جاتا ہے مثلاً گل خیارشنبر، گل سیوتی وغیرہ۔ مگر عموماً گلقند سے گل سرخ اور قند کا مرکب ہی سمجھا جاتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) گل قند آفتابی (۲) گل قند ماہتابی (۳) گل قند قوامی۔

گل قند کا مخترع اطباءِ ایران ہیں

## اشکال ادویہ نیم منجمد

**اطریفل** | تری پھل۔ سریانی زبان تری سے اطریفل کی صورت میں معرّب ہے۔ تری پھل کے معنی تین پھل کے ہیں (ہلیلہ، بلیلہ، آملہ)۔ بنیادی طور پر ہندوستان کی ایجاد ہے جس کو عربوں اور یونانیوں نے سب سے پہلے اپنایا لیکن بقول ابن ماسویہ اطریفل کا موجد جالینوس ہے۔

اس میں ترکیبی اعتبار سے تین پھل جزِ خاص ہلیلہ، بلیلہ، آملہ ہوتے ہیں۔ اطریفل معجون کی قسم کا ایک مرکب ہے جس میں ادویہ کو سفوف کر کے چرب کر کے قند سفید یا عسلِ خالص کا قوام تیار کر کے شامل کر دیتے ہیں۔

**معجون** لفظ معجون عجن سے مشتق ہے جس کے معنی گوندھنے کے ہیں اس میں ادویہ مسفوفہ قوام میں گوندھی جاتی ہیں یعنی ملائی جاتی ہیں اسی لیئے اس کو معجون کہتے ہیں۔ معجون نیم منجمد مرکب ہے جس میں ادویہ کے سفوف کو قند سفید یا عسل خالص کے قوام میں شامل کر دیتے ہیں معجون کا قوام حلوائے تر کے مانند تیار کیا جاتا ہے۔ بہت سے معاجین اسی عام لفظ معجون سے موسوم کیئے جاتے ہیں جس کے ساتھ امتیاز کے لیئے بطور صفت یا اضافت کے کوئی لفظ بڑھا دیا جاتا ہے۔ مثلاً معجون اوراقی، معجون فلک سیر، معجون لنا، معجون کندر، معجون آرد خرما، معجون فلاسفہ، معجون سورنجان، معجون دبید الورد، معجون ماسک البول وغیرہ۔ معجون کے موجد ہرمس اوّل (حضرت ادریس علیہ السلام) ہیں۔

**جوارش** لفظ جوارش، فارسی لفظ گوارش کا معرب ہے جس کے معنی دواء ہاضم کے ہیں۔ جوارش معجون کے مانند نیم منجمد مرکب ہے جو عموماً فساد ہضم (معدہ و امعاء) کی اصلاح کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔ جوارش کی ترکیب تیاری میں ادویہ کا دردرہ سفوف تیار کر کے شکر سفید یا عسل خالص کا قوام تیار کر کے شامل کر دیتے ہیں۔ جوارش کا سفوف اس لیئے دردرہ تیار کیا جاتا ہے کہ سفوف قوام کو بخوبی جذب کر لے اور معدہ میں کچھ دیر ٹھہر کر اپنا عمل انجام دے سکے۔

جوارش کے موجد اطباء فارس خصوصاً شیخ الرئیس بوعلی سینا ہیں۔ ایک مخصوص جوارش کو جس کی ترتیب جالینوس نے دی اسے جوارش جالینوس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

**انوشدارو** بقول جناب حکیم شریف خاں صاحب انوشدارو فارسی لفظ ہے جس کے معنی دواء ہاضم کے ہیں۔ بعض دیگر اطباء کے نزدیک لفظ نوش ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، خبث الحدید اور شہد کے لیئے موضوع ہے کیونکہ اس میں پانچ اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو پنجنوش بھی کہتے ہیں۔ انوشدارو معجون کی قسم کا نیم منجمد مرکب ہے جس میں ادویہ کے سفوف کو عسل خالص کے قوام میں شامل کرتے ہیں۔ انوشدارو اطباء ہند کی ایجاد ہے۔

**دواء المسک** | دواء المسک معجون کی ایک قسم ہے جس میں جواہرات کے ساتھ مشک بطور جزوِ فعّال شامل کی جاتی ہے۔ دواء المسک کی ترکیبِ تیاری میں ادویہ کا سفوف تیار کرکے عسلِ خالص کا قوام بنا کر شامل کر دیتے ہیں۔ مرکب سرد ہونے پر مشک خالص اور جواہرات کو عرق کیوڑا یا عرق گلاب میں حل کرکے شامل کر دیتے ہیں۔ دواء المسک عموماً امراض قلب میں اور فرحت قلب کے لیئے استعمال کراتے ہیں۔ دواء المسک کے موجد ہرمس اوّل اور بقراط ہیں۔

**دواء الکرکم** | دواء الکرکم معجون کی ایک قسم ہے جس میں کرکم یعنی زعفران بطور جزو اعظم یا دواءِ مؤثر شامل کی جاتی ہے۔ دواء الکرکم کی ترکیب تیاری میں ادویہ کا سفوف تیار کرکے عسل خالص کا قوام بنا کر شامل کر دیتے ہیں۔ بعدہٗ زعفران اصلی (کرکم) کو عرق گلاب میں حل کرکے شامل کر دیتے ہیں۔ دواء الکرکم خصوصاً امراضِ کبد کے ازالہ کے لیۓ استعمال کی جاتی ہے۔ دواء الکرکم کا موجد حکیم جالینوس ہے۔

**تریاق** | لفظ تریاق سریانی لفظ ہے جس کے معنی زہر سے نجات دینے کے ہیں۔ اسی لیئے فارسی میں ایک مثل بھی مشہور ہے "تا تریاق از عراق آوردہ شود، مارگزیدہ مردہ شود"۔ (جب تک تریاق عراق سے لایا جائے گا اس وقت تک جس کو سانپ نے ڈس لیا ہے وہ مر جائے گا)۔

تریاق دو الفاظ سے مرکب ہے تریا اور لوک۔ تریاق معجون کی ایک قسم ہے جس میں ادویہ کا باریک سفوف تیار کرکے عسل خالص کے قوام میں شامل کر دیتے ہیں۔ اندروماخس اوّل اس کے موجد ہیں۔ پہلے اس میں چار ہی اجزاء تھے اس لیئے اس کو تریاق اربعہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ فیثاغورث طبیب نے اس میں کچھ اجزاء کا اضافہ کیا۔ چونکہ اس میں اجزاء کی تعداد آٹھ ہو گئی۔ اس لیئے اس کا نام تریاق ثمانیہ رکھا۔ اقلیدس نے تریاق فاروق ایجاد کیا۔

**انقرویاء** | انقرویاء معجون کی ایک قسم ہے جس میں عسلِ بلادر (شہد بلادر) بطور جزو اعظم شامل

ہوتا ہے اس کا موجد بقراط ہے۔

مفرّح | مفرّح معجون کی ایک قسم ہے جس میں انسانوں کی پسندیدہ خوشبودار ادویہ شامل ہوتی ہیں۔ مفرّح عموماً فرحت قلب کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیئے اس کو مفرح کہتے ہیں۔ مفرّح کا موجد اسقلیبوس الٰہی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا موجد طبیب بقراط ہے۔

یاقوتی | یہ معجون کی ایک قسم ہے جس میں یاقوت بطور جزءِ اعظم یا جزءِ موثر شامل کیا جاتا ہے یاقوتی عموماً امراض قلب میں استعمال کی جاتی ہے۔

لبوب | لبوب، لب کی جمع ہے جس کے معنیٰ مغز کے ہیں۔ لبوب معجون کی ایک قسم ہے جس میں مغزیات بطور جزءِ اعظم شامل کیئے جاتے ہیں۔ لبوب عموماً ضعف دماغ کی صورت میں بطور مقوی دماغ اور ضعف باہ میں بطور مقوی باہ استعمال کراتے ہیں۔

زرعونی | معجون کی ایک قسم ہے جو تقویت باہ، تقویت کلیہ (گردہ) اور تقویتِ پشت کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔

برشعثا | برشعثا یونانی لفظ ہے جس کے معنیٰ برءُ الساعۃ (فوری آرام) کے ہیں۔ یہ معجون کی ایک قسم ہے جس میں افیون بطور جزءِ اعظم شامل کی جاتی ہے۔ بعض اطباء کے نزدیک اس کے موجد شیخ الرئیس بوعلی سینا ہیں اور بعض اطباء کے نزدیک ہبت اللہ ابوالبرکات اس کے موجد ہیں۔ اور بقول شیخ داؤد انطاکی برشعثا کا موجد جالینوس ہے۔

خمیرہ | خمیرہ معجون کی ایک قسم ہے جس میں اولاً چند ادویہ کا مطبوخ (جوشاندہ) تیار کیا جاتا ہے پھر اس میں قند سفید یا نبات سفید (مصری) شامل کر کے غلیظ قوام تیار کیا جاتا ہے بعدہ جو ادویہ شامل کی جاتی ہیں ان کا سفوف تیار کر کے اور حجریات اور ادویہ مشمومہ کو عرق گلاب یا عرق کیوڑہ میں حل کر کے شامل کر دیتے ہیں۔ بعد میں اس کو لکڑی کے گھوٹے سے اس قدر گھوٹتے ہیں کہ قوام کا رنگ سفید یا سفیدی مائل ہو جائے۔ خمیرہ

کو خمیرہ اس لیئے کہتے ہیں کہ اس کی گھٹائی کی جاتی ہے جس سے اس میں خمیری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خمیرہ حکماء عہد مغلیہ کی ایجاد ہے جس کو کسی طبیب نے شاہانہ نفاست و نزاکت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خمیرہ کی ترکیب ایجاد کی لیکن اس کے موجد کا نام حتمی طور پر معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

حلوہ | حلوہ عربی لفظ ہے جس کے معنی میٹھی چیز کے ہیں۔ اسی سے لفظ حلوائی بنا ہے حلوے تر اور خشک دو قسم کے ہوتے ہیں اور طبی لحاظ سے حلوہ کی دو قسمیں ہیں، اول حلوۂ غذائی یا سادہ اور دوئم حلوۂ دوائی۔

حلوہ سادہ میں میدہ یا آرد گندم، قند سفید اور روغن زرد (دیسی گھی) تین اجزاء شامل کیئے جاتے ہیں جس میں مگا ہے مغز بادام، کشمش اور ناریل وغیرہ شامل کر دیتے ہیں

حلوہ دوائی سے مراد یہ ہے کہ حلوہ کے مذکورہ بالا اجزاء کے ساتھ چند ادویہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں جو کسی مرضی کیفیت کے ازالہ کے لیئے استعمال کرایا جاتا ہے مثلاً حلوہ ثعلب، حلوہ بادام، حلوہ گھیکوار اور حلوہ مقوی باہ وغیرہ۔

لعوق | لعوق عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ لعق سے مشتق ہے جس کے معنی چاٹنے والی دوا کے ہیں۔ یعنی لعوق اس چیز کو کہتے ہیں جو چاٹی جائے۔ لعوق کا قوام شربت سے غلیظ اور معجون کے قوام سے رقیق تیار کیا جاتا ہے۔ لعوق خصوصاً امراضِ صدر و ریہ اور حلق کے لیئے مستعمل ہے۔

بصورت لعوق دوا کو استعمال کرنے کا غرض یہ ہے کہ وہ حلق و مری میں چپک کر بخوبی اثر انداز ہو سکے۔ یعنی آہستہ آہستہ مقام مرض تک سرایت کر جائے۔ لعوق کا موجد جالینوس ہے۔

عصارہ (نچوڑ) | نباتات و میوہ جات کے عرق کو کہتے ہیں جو ان سے نچوڑ کر حاصل کیا جاتا ہے۔ عصارہ کی دو شکلیں ہیں، (۱) سیال و رطب، (۲) خشک و منجمد۔

رُب | طبی اصطلاح میں رُب اس منجمد شئے کو کہتے ہیں جو ادویہ یابسہ یا تازہ پھلوں

سے، مثلاً انار، سیب، بہی وغیرہ کا رس نچوڑ کر، آگ پر رکھ کر، جوش دیکر یا دھوپ میں رکھ کر غلیظ کر لیا جاتا ہے۔

حریرہ (حسو) | حریرہ وہ سیّال غلیظ غذاء ہے جو گھونٹ گھونٹ پی جاتی ہے۔

فالودہ | فالودہ نیم منجمد مرطوب غذا ہے جو نشاشتہ دار اجزاء کو پانی یا دودھ میں پکا کر تیار کی جاتی ہے جو سرد ہوتے پر ٹکڑوں کی شکل میں جم جاتی ہے۔ گاہے اس کو موٹی سوئیوں کی شکل میں تبدیل کرنے کے لیئے گرم ہونے کی حالت میں چھلنی کے سوراخوں سے گذار کر سرد پانی میں لیا جاتا ہے۔

مرہم | مرہم اس نیم منجمد مرکب کو کہتے ہیں جو ایک یا چند ادویہ کو موم، شحم یا کسی روغن (روغن کنجد، روغن زیتون، روغن بلساں) میں شامل کر کے تیار کیا جاتا ہے مرہم بثور، دمامیل، اورام وغیرہ پر خارجًا استعمال کیا جاتا ہے۔ مرہم کا موجد بقراط ہے۔ بعض اطباء کے نزدیک اس کے موجد اطباء متقدمین ہیں۔

قیروطی | قیروطی نیم منجمد مرکب ہے جس میں موم، روغن مخلوط ہوتے ہیں۔ ان کے ہمراہ اکثر دیگر ادویہ کا سفوف بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً آرد کرسنہ، آرد حلبہ وغیرہ۔ قیروطی عموماً امراض صدر و ریہ مثلاً ذات الریہ، ذات الجنب کے ازالہ کے لیئے صدر پر مالش کراتے ہیں۔

ضماد (لیپ) | ضماد خارجی طور پر بدن پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ضماد کی دو[2] قسمیں ہیں، ایک روغن کے مانند رقیق جو انگلی سے عضو پر لگایا جاتا ہے، اس کو طلا کہتے ہیں۔ دوسرے غلیظ ہوتا ہے اس کو ضماد کہتے ہیں۔ اس میں ادویہ کو آبِ تازہ یا کسی مناسب عرق میں پیس کر تیار کر کے مقام ماؤف پر لگاتے ہیں۔ ضماد عموماً بغرض تحلیل اورام اور تسکین درد کے لیئے استعمال کراتے ہیں۔

لزوق، لصوق | اگر کوئی لیس دار دواء کاغذ، کپڑا یا کھال پر لگا کر جلد پر چپکائی

جائے تو اس کو لزوق یا لصوق کہتے ہیں۔

**لطوخ** | لیتھیڑنے کی وہ دوا جو ضماد سے رقیق اور طلاء سے غلیظ ہوتی ہے۔ جو پٹی پر پھیلا کر مقام ماؤف پر لگاتے ہیں۔

## اشکال ادویہ سیّال

**ماء الشعیر (آشِ جَو، آب جَو)** | جَو سے تیار شدہ پانی کو ماء الشعیر کہتے ہیں جو، جَو کے جوش دینے کے بعد حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ امراض کے دفعیہ یا بطور غذا ہر دو غرض کے لیئے مستعمل ہے۔ طریقہ تیاری کے اعتبار سے ماء الشعیر مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً ماء الشعیر ملحّم، ماء الشعیر محمص۔ کشک الشعیر وغیرہ۔

ماء الشعیر کی ترکیب تیاری حسب ذیل ہے:

عمدہ قسم کے موٹے جَو لے کر ایک شب پانی میں بھگو دیتے ہیں تاکہ وہ پھول جائیں۔ بعدہٗ پانی میں سے نکال کر قدرے خشک کر کے اوکھلی میں ڈال کر کوٹ لیتے ہیں حتیٰ کہ چھلکا جدا ہو جائے۔ اب حاصل شدہ چیز جَو مقشّر کہلاتی ہے۔ پچاس گرام جَو لے کر سوا لیٹر پانی میں ڈال کر اس قدر جوش دیتے ہیں کہ پانی غلیظ اور سرخی مائل ہو جائے اور جَو پھول کر پھٹ جائیں۔ اس کے بعد چھان کر پانی حاصل کر لیتے ہیں پھر اس میں نبات سفید یا شربت روح افزا شامل کر کے استعمال کراتے ہیں۔ یہی آشِ جَو یا ماء الشعیر کہلاتا ہے۔

**ماء الشعیر ملحّم** | ماء الشعیر میں قوتِ غذائی بڑھانے اور تقویت کے لیئے گوشت (لحم) شامل کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ماء الشعیر ملحم کہلاتا ہے جس کی ترکیب تیاری حسب ذیل ہے:

ترکیب اوّل۔ جو مقشّر میں آب یخنی شامل کر کے اتنا جوش دیتے ہیں کہ وہ غلیظ ہو جائے

پھر اس کو چھان لیتے ہیں یہی ماءالشعیر ملحم کہلاتا ہے۔

ترکیب دوم۔ گوشت کے قورمہ میں عمدہ قسم کے جو مقشّر شامل کر کے جوش دیتے ہیں جب وہ بخوبی گل جائیں تو ان کو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں یہی ماءالشعیر ملحّم کہلاتا ہے۔

**فوائد:** مسمّن بدن، مقوی بدن، مغذّی، مقوی کبد۔

ماءالشعیر محمّص | جو مقشّر کو بریاں کر کے جو ماءالشعیر تیار کیا جاتا ہے وہ ماءالشعیر محمّص کہلاتا ہے۔

**فوائد:** نافع اسہال وزحیر۔

کشک الشعیر | جو مقشّر کو پانی میں ڈال کر آگ پر رکھ کر اس قدر جوش دیتے ہیں کہ جَو جوش دیتے دیتے پھٹ جائیں۔ جن کو اوّل مرتبہ دو تین جوش کے بعد پانی پھینک کر اور دوسرا پانی ڈال کر جوش دیتے ہیں اور آخر میں جَو کو گھوٹ کر غلیظ پانی حاصل کر لیتے ہیں۔ یہی تیار شدہ پانی کشک الشعیر کہلاتا ہے۔

ماءالبقول (سبزیوں اور سبز بوٹیوں کا پانی) | سبزیوں اور سبز بوٹیوں کے پانی (مثلاً آب خرفہ سبز، آب کاسنی سبز، آب برگ عنب الثعلب سبز، آب مولی) کو ماءالبقول کہتے ہیں۔ جو ان کو کچل کر یا کوٹ کر ان کا پانی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس حاصل شدہ پانی کو ہی ماءالبقول کہتے ہیں۔

ماءالجبن (ماءاللبن) | وہ پانی جو دودھ کو پھاڑ کر حاصل کیا جاتا ہے اس کو ماءالجبن کہتے ہیں۔ ماءالجبن کی ترکیب تیاری حسب ذیل ہے:-

بکری جو چند روز کی حاملہ ہو، اس کو ہرا بھرا تر و تازہ چارہ مثلاً خرفہ، پالک وغیرہ کھلایا جائے، اس کو بھوکا قطعاً نہ رکھا جائے۔ بچہ تولّد ہونیکے بعد چالیس یوم تک اس کا دودھ اس مقصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ بعد چالیس یوم جس قدر دودھ کی ضرورت ہو، لے کر قلعی دار برتن میں جوش دیتے ہیں۔ جب بخوبی جوش آجائے تو اس

ہیں ست لیموں یا رسِ لیموں یا سرکہ یا دیگر ترش اشیاء کے محلول کا چھینٹا مار دیں تاکہ دودھ پھٹ جائے جس کے نتیجہ میں اس کی مائیت پنیر سے جدا ہو جائے۔ پھر اس کو سرد ہونے پر کپڑے میں چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں۔

**فوائد**: نافع امراضِ سوداویہ، مغذّی۔

**ماءالعسل** | عسلِ خالص (شہد خالص) کے ہمراہ آبِ سادہ یا عرق گلاب یا دیگر مناسب عرق شامل کر کے آگ پر جوش دیتے ہیں۔ پھر اس کو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس تیار شدہ پانی کو ماءالعسل کہتے ہیں۔ گاہے اس میں ادویہ بھی شامل کر دیتے ہیں۔ اس وقت اس کو ماءالعسل مرکب کہتے ہیں۔

**فوائد**: برائے عصبی امراض مثلاً فالج، لقوہ، رعشہ، مقوی بدن۔

**ماءاللحم (آبِ گوشت)** | عمدہ اور تازہ گوشت کو آبِ سادہ میں ڈال کر بخوبی جوش دیتے ہیں، پھر اس کو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں اسی کو آبِ یخنی یا ماءاللحم کہتے ہیں۔ ماءُ اللّحم اس پانی کو بھی کہتے ہیں جو عمل تقطیر (قرع انبیق) کے ذریعہ کشید کیا جاتا ہے کشید شدہ ماءاللحم موثر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ گوشت کے اندر اجزاء صاعدہ ہوتے ہی نہیں چونکہ لجبینہ ہمدرد دواخانہ کی تیاری کے جدید و کامیاب اصولوں کے تحت اسی مقصد کے حصول کے لیئے کام میں لایا جاتا ہے اس لیئے اس میں فوائد کئی گنا زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔

**فوائد**: مقوی بدن، مقوی باہ، محرک باہ، مسمن بدن۔

**ماءالفواکہہ (پھلوں کے رس)** | پھلوں سے حاصل شدہ پانی کو ماءالفواکہہ کہتے ہیں۔ ماءالفواکہہ کی ترکیب تیاری حسب ذیل ہے:

عمدہ، تازہ اور پختہ پھل لے کر ان کا قشر جدا کر کے نیم کوب کر کے مسام دار کپڑے میں چھان لیتے ہیں۔ حاصل شدہ رس کو ماءالفواکہہ کہتے ہیں۔

فوائد : مفرح و مقوی قلب و دماغ ۔

ماءالاصول (جڑوں کا پانی) | بیخ بادیان، بیخ کاسنی، بیخ کرفس اور بیخ کبر وغیرہ کو نیم کوب کر کے ان کو پانی میں ڈال کر، جوش دے کر یا بغیر جوش دیئے چھان لیتے ہیں۔ اس پانی کو ماءالاصول کہتے ہیں۔

ماءالبزور (بیجوں کا پانی) | وہ پانی جس میں بزور (بیج، تخم) مثلاً تخم کاسنی، تخم خیارین، تخم کتاں اور تخم خربزہ وغیرہ کو نیم کوب کر کے پانی میں ڈال کر جوش دیتے ہیں پھر اس کو چھان لیتے ہیں ایسے پانی کو ماءالبزور کہتے ہیں۔

جلاب | یہ فارسی لفظ ہے۔ جو گل اور آب سے معرب ہے۔ جلاب طبی اصطلاح میں شربتِ شہد کو کہتے ہیں۔ جلاب کی ترکیبِ تیاری حسب ذیل ہے:

عسلِ خالص (شہد خالص) کو عرق گلاب میں شامل کر کے جوش دیتے ہیں پھر اس کو سرد ہونے پر محفوظ کر لیتے ہیں۔

جوشاندہ (طبیخ، طبیخ، مطبوخ، مغلی) | جوشاندہ وہ سیال دوا ہے جس میں چند ادویہ کو پانی میں جوش دے کر مل کر چھان لیتے ہیں۔ اس تیار شدہ سیال کو جوشاندہ یا مطبوخ کہتے ہیں۔

جوشاندہ کی ادویہ کو گاہے چند گھنٹہ قبل پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ گاہے تمام شب پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ پھر ان کو جوش دے کر مل کر چھان لیتے ہیں۔ جوشاندہ بجائے پانی کے کسی مناسب عرق میں بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جوشاندہ کو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

خیساندہ (نقوع، نقیع، منقوع) | ایک یا چند ادویہ کو نیم کوب کر کے یا کوٹ کر پانی میں یا کسی مناسب عرق میں چند گھنٹہ یا ایک شب بھگو دیتے ہیں، پھر اس کو چھان لیتے ہیں۔ ایسے تیار شدہ پانی کو خیساندہ یا نقوع کہتے ہیں

**حلیب (شیرہ)** | بعض ادویہ کو پانی یا کسی مناسب عرق کی مدد سے پیس کر، چھان کر، یا بغیر چھانے استعمال کراتے ہیں یہی چیز، حلیب یا شیرہ کہلاتی ہے۔ حلیب کا قوام کم و بیش دودھ جیسا سیال ہوتا ہے۔ حلیب عموماً مغزیات مثلاً مغز بادام شیریں، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربزہ، تخم کاہو اور تخم خرفہ وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

**مزیج** | مزیج لفظ مزج سے مشتق ہے جس کے معنی ملی ہوئی (مخلوط) چیز کے ہیں۔ مزیج ایسے سیال کو کہتے ہیں جس میں پانی کے اندر سادہ طور پر کوئی دوا محلول شکل میں یا کسی لعاب کے اندر غیر حل شدہ دوا کے اجزاء معلق صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔

**زلال** | بعض ادویہ کو پانی یا کسی مناسب عرق میں سادہ طور پر بھگو دیتے ہیں اور بغیر ملے اس کے اوپر کا نتھرا ہوا پانی چھان لیتے ہیں۔ اسی چھنے ہوئے پانی کو زلال کہتے ہیں۔ مثلاً زلالِ آلو بخارا، زلال تمر ہندی، زلال گل ملتانی۔

**محلول** | شکر، نمک اور اسی طرح کی بہت سی نباتی، حیوانی، معدنی ادویہ، پانی یا کسی مناسب عرق میں حل کی جاتی ہیں۔ اس طرح حل کی ہوئی چیز کو محلول کہتے ہیں۔

**روح** | عرقیات میں روح اصطلاحاً اس عرق کو کہتے ہیں جس میں پانی بالکل نہ ہو۔ یا بہت ہی قلیل مقدار میں ہو۔ مثلاً روحِ خمر، اس میں پانی کی مقدار قلیل بلکہ معدوم سی ہوتی ہے۔

**شراب** | شراب اس مخصوص رقیق سیال کو کہتے ہیں جو نشاستہ دار اجزاء، شکر اور انگور کے اجزاء میں خمیر پیدا کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بو خالص ہونے کی صورت میں بڑی خوش ذائقہ اور مرغوب ہوتی ہے۔ شراب کی مختلف اقسام ہیں مگر ہر ایک میں ایک چیز مشترک ہے جو شراب کا جوہر فعال یا الکوحل کہلاتا ہے۔ الکوحل

ایک عربی لفظ ہے۔ پانی کے ساتھ اس جوہر فعال کی مقدار مختلف شرابوں میں کم و بیش ہوتی ہے۔ اور اسی جوہر فعال کے تناسب پر ہی شراب کے نشے والے اثرات ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ الکوحل ایک اڑنے والا اشفاف رقیق سیال ہے۔

**نبیذ** | نبیذ شراب کی ایک قسم ہے جو انگور یا خرما سے تیار کی جاتی ہے اس میں نشیلے اجزا بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ جس سے محض نیند آنے میں مدد مل جاتی ہے۔

**فقاع** | فقاع شراب کی ایک قسم ہے جو شعیر (جَو) سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے جو کو جوش دیکر چھان لیتے ہیں پھر اس میں چند ادویہ بھگو کر خمیر پیدا ہونے کے لیئے چھوڑ دیتے ہیں۔ جب اس میں بخوبی خمیر پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو چھان لیا جاتا ہے اس کو ہندی میں آرشٹ کہتے ہیں۔

**دربھرہ** | یہ بھی ایک قسم کی غیر مقطر شراب ہے۔ اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چند ادویہ کو پانی میں بھگو کر خمیر پیدا ہونے کے لیئے چھوڑ دیتے ہیں۔ جب اس میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو چھان کر استعمال کراتے ہیں۔ اس کو ہندی میں آسو کہتے ہیں۔ مثلاً لوہ آسو، کماری آسو، درکھشا آسو۔

**شربت** | شربت اس سیال شیریں مرکب کو کہتے ہیں جو میوہ جات کے پانی (آبِ انگور، آب انار، آب سیب، آب فالسہ، آب تربوز، آب اننّاس وغیرہ) میں نباتِ سفید یا قند سفید شامل کر کے قوام تیار کرتے ہیں۔ یہ ترکیب دیگر ادویہ کو پانی یا کسی مناسب عرق میں بھگو کر اس کا جوشاندہ تیار کر کے نبات سفید یا قند سفید شامل کر کے قوام تیار کر لیتے ہیں مثلاً شربتِ نیلوفر، شربتِ عنّاب، شربتِ بنفشہ، شربتِ صندل، شربت زوفا وغیرہ۔

**سکنجبین** | سکنجبین شربت کی ایک قسم ہے جو دو الفاظ سک اور انگبین سے مرکب ہے۔ سک کے معنی سرکہ کے ہیں۔ اور انگبین کے معنی عسلِ خالص کے ہیں یعنی سرکہ خالص

میں عسل خالص (شہد خالص) شامل کر کے قوام تیار کر کے بنائی جاتی ہے۔ سکنجبین کا قوام شربت کے قوام کے مانند تیار کیا جاتا ہے۔

اگرچہ سکنجبین سرکہ اور عسل خالص سے تیار کی جاتی ہے، لیکن جب سکنجبین سرکہ کے بجائے آب لیمو کاغذی شامل کر کے تیار کی جائے تو ایسی صورت میں اس کو سکنجبین لیمونی کہتے ہیں۔

اگر سکنجبین عرق نعناع (پودینہ) شامل کر کے تیار کی جائے تو ایسی صورت میں اس کو سکنجبین نعنائی کہتے ہیں۔

اگر سکنجبین جوشاندہ بزور شامل کر کے تیار کی جائے تو اس کو سکنجبین بزوری کہتے ہیں۔ سکنجبین کا موجد حکیم فیثاغورث تھا۔

**سرکہ (خل)** نشاشتہ دار اور شکر والے اجزاء کے رس یا آب جوشاندہ یا خیساندہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لیے رکھ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اس میں فتور خلی پیدا ہو جاتا ہے اور وہ رس جوشاندہ یا خیساندہ سرکہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس اصول کے تحت گنّے انگور، جامن، گندم، چاول اور کھجور وغیرہ سے سرکہ تیار کیا جاتا ہے۔ سرکہ اس برتن میں تیار کیا جاتا ہے جو پہلے سے وہ سرکہ کا ہی ہوتا ہے۔

**سرکہ ہندی (آبکامہ، کانجی، مری)** اس کو ہندی میں کانجی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا سرکہ ہے جو سرکہ کے مانند ہی تیار کیا جاتا ہے۔ آبکامہ دو الفاظ 'آب' اور 'کامہ' سے مرکب ہے۔ آب کامہ تیار کرنے کی تراکیب حسب ذیل ہیں:

ترکیب اول: روٹی گندم، سرکہ خالص، نمک نعناع (پودینہ)، زنجبیل، (سونٹھ)، فلفل سیاہ (مرچ سیاہ)، وغیرہ کو آب سادہ میں ڈال کر کچھ عرصہ کے لیے رکھ دیتے ہیں جس سے اس میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں اس طرح آبکامہ تیار ہو جاتا ہے۔

**ترکیب دوئم :** خردل (رائی)، نمک طعام، کمونِ سفید (زیرہ سفید) اور نانخواہ (اجوائن دیسی) وغیرہ کو آب سادہ میں ڈال کر کچھ عرصہ کے لیئے رکھ دیتے ہیں پھر اس کو چھان کر محفوظ کر لیتے ہیں۔

**دیاقوزہ** دیاقوزہ ایک قسم کا شربت ہے جس میں پوست خشخاش جزءِ اعظم ہوتا ہے۔ یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی شربت خشخاش کے ہیں۔ دیاقوزہ کو عموماً امراض صدریہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مرض سعال یا امراض صدر کا قدیم ترین اور اب تک رائج مرکب ہے

**لعاب** بعض ادویہ لعابی کو پانی میں بھگو کر ان کے اجزاءِ لعابیہ حاصل کر لیتے ہیں جس کو لعاب کہتے ہیں۔ لعاب اصل میں خیساندہ کی ہی ایک شکل ہے۔ مثلاً لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی، لعاب تخم کتاں وغیرہ۔

**نطول (تریڑا دینا)** وہ سیّال دوا جو بصورت جوشاندہ یا خیساندہ، مزیج یا محلول بارد یا حار حالت میں ڈالی جائے تو اس کو نطول کہتے ہیں اور اس عمل کو عملِ تنطیل کہتے ہیں۔ سیّال کی حرارت و برودت کے لحاظ سے نطول حار و نطول بارد کہا جاتا ہے

**سکوب** جوشاندہ یا خیساندہ، آب بارد یا آب حار جو کچھ بلندی سے تمام بدن یا بدن کے کسی حصہ پر گرایا جائے اس عمل کو سکب (دھار لینا) کہتے ہیں۔ مثلاً سرسام اور جنون وغیرہ کی صورت میں آب بارد مریض کے سر پر دھار سے گرایا جاتا ہے جس کو سکب بارد کہتے ہیں اور آب حار ہونے کی صورت میں سکب حار کہتے ہیں۔

**غسول** وہ دوائے سیّال جس سے کسی عضو کو دھویا جائے یا کسی عضو کو بھگویا جائے اس کو غسول کہتے ہیں۔

**آبزن** ادویہ کا وہ جوشاندہ یا خیساندہ یا سادہ پانی یا دیگر دوائے سیّال جس میں مریض کو بٹھایا جائے۔

**پاشویہ (غسل قدمی)** پاشویہ فارسی لفظ ہے جو دو الفاظ سے مرکب ہے۔ پاؔ کے

معنی پاؤں کے ہیں اور شوبہ کے معنی دھونے کے ہیں۔ یعنی غسل قدمی۔ وہ دوائے سیّال یا پانی جس میں پاؤں کو گھٹنے تک ڈالا جاتا ہے اور پنڈلیوں کو گھٹنے سے نیچے کی جانب پانی کے ہمراہ مادہ کا امالہ کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو پاشوبہ کہتے ہیں۔

**نضوح** | وہ سیّال دواء جو مریض کے بدن پر چھڑکنے کے لیے استعمال کی جائے اس کو نضوح کہتے ہیں۔

**وجور** | وہ سیّال دواء جو حلق میں ٹپکائی جائے اس کو وجور کہتے ہیں۔

**زروق** | وہ سیال دواء جو پچکاری کے ذریعہ احلیل، اندام نہانی، ناک، کان اور ناسور وغیرہ میں داخل کی جائے۔ اعضاء کے لحاظ سے زروقات کی مختلف اقسام ہیں۔ مثلاً زروق معوی، زروق احلیلی، زروق انفی، زروق تحت الجلد، زروق عضلی زروق وریدی وغیرہ۔

**سعوط** | وہ سیّال دواء جو ناک میں ٹپکائی جائے اس کو سعوط کہتے ہیں۔

**طلاء** | وہ رقیق سیّال دواء جو عضو مخصوص پر مالش کی جائے اس کو طلاء کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں طلاء کا استعمال دیگر اعضاء پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

**مروخ** | (چپڑنے کی دواء) وہ روغن یا روغنی دواء جو بدن پر چپڑی جائے۔ چپڑنے کے عمل کو تمریخ کہتے ہیں۔

**مسوح** | وہ سیّال دواء یا روغنی دواء جو معمولی طور پر بدن پر لگا کر ہاتھ سے مالش کی جائے لیکن قوت کے ساتھ ہاتھ سے مالش کے لیئے یہ اصطلاح مخصوص ہے۔

**دلوک** | (مالش کی دواء) وہ سیّال دواء جو بدن پر لگا کر اچھی طرح اس کی مالش کی جلئے۔ مالش کے عمل کو دلک کہتے ہیں۔ دلک کی مختلف اقسام ہیں۔ مثلاً دلکِ لیّن، دلکِ خشن، دلک قوی، دلک ضعیف اور دلک املس وغیرہ۔

**دہین** | (روغن)۔ دہن کا استعمال خارجاً اور داخلاً دونوں طور پر کیا جاتا ہے۔

مضمضہ (کلی کرنے والی دوا) ۔ سیّال دوا ہے خواہ وہ جوشاندہ ہو یا خیساندہ ، محلول ہو یا مزیج ، جس کو منہ میں گھما پھرا کر خارج کر دیا جائے اور حلق تک نہ پہنچایا جائے تو یہی عمل مضمضہ کہلاتا ہے ۔

غرغرہ ایسی دوا جو حلق تک پہنچا کر باہر نکال دی جائے غرغرہ کہلاتی ہے ۔

خضاب ایسی سیّال دوا جس سے سفید بالوں کو رنگین کیا جائے اس کو خضاب کہتے ہیں ۔

صبغ وہ دوا جس سے جلد کے رنگ کو تبدیل کیا جائے ۔ خواہ اس سے پائیدار رنگ حاصل ہو یا عارضی ۔ اس کو صبغ کہتے ہیں ۔ صبغ بلحاظ قوام سیّال بھی ہوتی ہے اور نیم منجمد بھی ہوتی ہے ۔ یعنی یہ طلاء کے طور پر اور ضماد کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں ۔

حقنہ وہ سیّال دوا یا غذا جو پچکاری کے ذریعہ معائے مستقیم میں پہنچائی جائے اس عمل کو عمل احتقان یا عمل طائر کہتے ہیں ۔ حقنہ کا موجد جالینوس ہے ۔ بعض اطباء کے نزدیک اس کا موجد بقراط ہے ۔ حقنہ کا استعمال مختلف اغراض کے لئے زمانہ قدیم سے آج تک رائج ہے لیکن مختلف اغراض کے لئے الگ قسم کے حقنے کام میں لائے جاتے ہیں جن کا ذکر حسب ذیل ہے ۔

(۱) حقنہ مغذیہ (۲) حقنہ محلّلہ (۳) حقنہ قابضہ (۴) حقنہ حابسہ (۵) حقنہ مخدّرہ ۔
(۶) حقنہ مسکّنہ (۷) حقنہ مبدلۂ مزاج (۸) حقنہ مسہلہ ۔

## اشکال ادویہ بخاری (ہوائی)

بخور (دھونی کی دوا) وہ دوا جس کو جلا کر اس کا دھواں یا بخارات کسی عضو تک پہنچایا جائے ۔ اس عمل کو تبخیر اور تدخین کہتے ہیں ۔

انکباب (بھپارہ) | وہ سیال حار مثلاً جوشاندہ یا آب حار کی بھاپ کو چہرہ یا کسی عضو تک یا تمام بدن تک پہنچایا جائے اس کو انکباب کہتے ہیں۔

شموم (سونگھنے کی دوا) | سونگھنے کی دوا کو شموم کہتے ہیں خواہ وہ دوا خشک ہو یا تر۔ اس صورت میں ادویہ کے لطیف اجزاء بخارات کی صورت میں صعود کرکے ناک کے نتھنوں کے ذریعہ دماغ کے عصبِ شامّہ تک پہنچتے ہیں۔ اس عمل کو اِشمام کہتے ہیں۔

لخلخہ | وہ رقیق خوشبودار دوا جو کسی چوڑے مُنھ کی شیشی میں رکھ کر سونگھی جائے اس کو لخلخہ کہتے ہیں۔ لخلخہ کی صورت میں بھی ادویہ کے بخارات صعود کرکے ناک کے ذریعہ مجاریٔ تنفس تک پہنچتے ہیں۔

نشوق | وہ تر دوا یا سفوف جو ناک میں سُڑکی جائے اس کو نشوق کہتے ہیں۔ اس عمل کو استنشاق کہتے ہیں۔

غالیہ | غالیہ ایک خوشبودار مرکب ہے جس میں مشک، عنبر اور کافور وغیرہ جیسی قیمتی ادویہ شامل ہوتی ہیں۔ لفظ غالیہ کے معنی قیمتی کے ہیں۔ غالیہ کا استعمال سونگھنے اور مالش دونوں طور پر کیا جاتا ہے۔

باب ⑥ ششم

# مسالکِ ادویہ

مسلک عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ کے ہیں۔ یہ مسلّم بات ہے کہ جسمِ انسان پر استعمال کی جانے والی ادویہ کسی نہ کسی راستے سے ہی جسم میں داخل ہو کر اپنا کام انجام دیتی ہیں۔ بنیادی طور پر اِن راستوں کو ۲ دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

۱۔ مسالکِ حسنہ (اچھے راستے)، مثلاً مُنھ، ناک، آنکھ، کان وغیرہ۔

۲۔ مسالکِ قبیحہ (بُرے راستے)، بُرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جن کو اطبّا، مجبوراً اختیار کرتے ہیں مثلاً حقنہ، خواہ حقنہ مسہلہ ہو یا حقنہ مغذیہ یا صنفِ نازک کے رحم اور شرمگاہ میں بطور فرزجہ۔ حمول اور شیاف کا استعمال۔

اس کے علاوہ مسالک ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔ یہ تقسیم مسالک عام اطبّا، نے کی ہے:

۱۔ ادویہ داخلیہ | ادویہ داخلیہ سے مراد وہ دوائیں ہیں جو بدن کے اندر کسی طبعی اور قدرتی راستے، مثلاً مُنھ، ناک، مجرائے بول، اندامِ نہانی یا کسی غیر طبعی راہ سے دوا جسم میں پہنچائی جائے۔ مثلاً تلقیح عضلی، تلقیح جلدی، تلقیح عروقی، تلقیح بین المفاصل، یا پھر کسی پچکاری کے ذریعہ ناسور کے سوراخ میں دوا پہنچائی جائے۔

اس طرح اگر دیکھا جائے تو ناک، مُنھ، زبان اور مسوڑھوں کی غشائی مخاطی کے ذریعہ دوا اندر پہنچائی جائے یا جن ادویہ کے جوشاندہ سے مضمضہ یا غرغرہ کیا جائے وہ

بھی ادویہ داخلیہ کی فہرست میں شامل ہو جاتی ہیں۔

لیکن اگر دوسرے زاویہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ادویہ داخلیہ میں واقعی شمار انہی ادویہ کا ہونا چاہیئے جو بذریعہ دہن جسم میں پہنچائی جائیں اور آلات ہضم کے حوالہ کردی جائیں۔ جب دوائیں آلات ہضم کے حوالہ کردی جاتی ہیں تو وہ کسی نہ کسی مقدار میں ہضم کے بعد جزو بدن ہو جاتی ہیں۔ اب اس پہلو کو دیکھتے ہوئے ادویہ داخلیہ کی بھی مزید گروپ بندی کی جاسکتی ہے جو حسب ذیل ہے:

۱۔ ادویہ داخلیہ جو بذریعہ دہن استعمال کی جائیں۔

۲۔ ادویہ داخلیہ جو بذریعہ تلقیح عضلی، تلقیح جلدی، تلقیح عروقی، تلقیح بین المفاصل جسم میں داخل کی جائیں۔ اگرچہ طب یونانی میں یہ طریقہ رائج نہیں ہے لیکن طب جدید میں یہ طریقہ ضرور رائج ہے۔

۳۔ ادویہ داخلیہ جو مخصوص طبعی و قدرتی منافذ تک مقامی امراض کے ازالہ کے لیئے استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً ناک، کان، زبان، دنداں و لثہ و حلق و مقعد اور فرج کے لیئے مختلف صورتوں میں استعمال کی جاتی ہیں یا ناسور کے سوراخ میں بذریعہ پچکاری دوا رجسم کے اندر پہنچائی جاتی ہے۔

## ادویۂ داخلیہ کے استعمال کے طریقے

مسلک مدخل غذا: ادویہ داخلیہ زیادہ تر منھ کے ذریعہ اندر داخل کی جاتی ہیں۔ ان کی دو صورتیں ہیں۔ بعض ادویہ کا اثر مقامی طور پر منھ و حلق وغیرہ میں پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ اکثر ادویہ منھ، حلق اور مری سے گذرتی ہوئی معدہ تک پہنچتی ہیں جو یہیں کم و بیش عروق میں جذب ہو جاتی ہیں یا باقی امعا میں پہنچ کر اپنا عمل کرتی ہیں۔ ایسی ادویہ ماکولات و مشروبات کہلاتی ہیں۔

**ادویہ ماکولات و مشروبات** مثلاً حبوب (گولیاں)، اقراص (ٹکیاں)، سفوف، معاجین، جوارشات، اطریفلات، خمیرہ جات، لعوقات، مربیٰ جات، گلقند، سکنجبین، شربت، رُب، عصارات، شیرہ جات، لعابات، جوشاندہ، محلولات، مزیجات، عرق، شراب و نبیذ، سرکہ، آبکامہ (سرکہ ہندی - کانجی)، ادہان (روغنیات) جلاب، ماء العسل، ماء الشعیر، ماء اللحم، ماء الجبن، ماء الاصول، فالودہ، حلوہ، حریرہ جات اور مرقہ (شوربہ) وغیرہ۔

**منھ اور حلق کی مقامی ادویہ** غرغرہ، وجور، مضمضہ، نفوخ، ذرور، طلاء، قرص و حَبّ کو منھ میں رکھ کر چوسنا، سنون، مسیّ اور مضوغ وغیرہ۔

**انجذاب دواء** دواء کے انجذاب کا دارو مدار زیادہ تر دواء کی نوعیت اور دواء کے اجزاءِ ترکیبی پر ہے لیکن بڑی حد تک شکلِ دواء کو بھی اس میں دخل ہے چنانچہ معدہ و امعاء میں حبوب و اقراص سیّال دواء کے مقابلہ میں دیر سے جذب ہوتی ہیں۔ امراضِ معدہ و امعاء اور کبد میں مصلحتاً حبوب و اقراص استعمال کی جاتی ہیں تاکہ وہ دیر تک ٹھہر کر اپنا عمل انجام دے سکیں۔ دوائیں خلوئے معدہ کی حالت میں جلد جذب ہو کر موثر ثابت ہوتی ہیں کیونکہ جب آلاتِ ہضم بھوک کی حالت میں کسی غذا کی آمد کے انتظار میں ہوتے ہیں تو اگر غذا کے بجائے دواء پہنچتی ہے تو وہ آلات اپنی تمام توجہ اسی پر صرف کرتے ہیں اور جذب بدن کرا دیتے ہیں۔ اسی لیئے اکثر دوائیں استعمال کرانے کا وقت نہار منھ بتایا گیا ہے۔ البتہ بعض ادویہ سمّی کے استعمال کا وقت بعد از طعام بتایا گیا ہے۔ مثلاً سم الفار، اذراقی، سیماب بیش، بلادر، رسکپور اور دار چکنہ وغیرہ۔

**مسلک مخرج غذاء** یعنی معاء مستقیم کی راہ دواء کا داخل کرنا۔ معاءِ مستقیم کی راہ دوائیں کئی مقاصد کے لیئے اندر داخل کی جاتی ہیں۔ بعض اوقات دواء کا اثر مقامی

طور پر مقعد اور معائے مستقیم میں پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ بعض اوقات ورمِ حلق کی وجہ سے بذریعہ منھ دوا کا استعمال ناممکن ہوتا ہے، ایسی صورت میں دوائیں معاءِ مستقیم کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں۔

بعض اوقات متلی و قئے کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ گمان ہو کہ دوا معدہ سے بذریعہ قئے فوراً خارج ہو جائے گی۔ بحالت بے ہوشی و غنودگی بھی دوائیں بذریعہ مقعد پہنچائی جاتی ہیں۔ کبھی مسکن ادویہ مثلاً افیون کو مصلحتاً بطور دافع اسہال مقعد سے بذریعہ حقنہ صرف اس لیئے دیتے ہیں کہ دوا بحیثیت مسکن عمومی طور پر عام جسمانی بے حسی نہ پیدا کر دے۔ اسی غرض کے لیئے سب سے پہلے شیخ الرئیس بو علی سینا نے اپنے دردِ قولنج کے ازالہ کے لیئے حقنہ کا استعمال کیا تھا۔

بعض اوقات رحم اور اس کے قریبی اعضا کو متاثر کرنے کے لیئے معاءِ مستقیم کے ذریعہ دوائیں اندر داخل کی جاتی ہیں۔

بعض اوقات امعاء کو صاف کرنے کے لیئے، جب کہ فاسد مواد عروق میں جذب ہو رہے ہوں تو ایسی صورت میں بذریعہ حقنہ دوئیں معاءِ مستقیم تک پہنچائی جاتی ہیں۔

**مسلک مجرائے تنفس** تنفس کا راستہ دہانۂ ناک ہے، اس کے بعد حنجرہ، قصبتہ الریہ، عروق خشنہ اور پھیپھڑے ہیں۔ اس راستے سے جو دوائیں بخارات کی صورت میں پہنچائی جاتی ہیں مثلاً شموم، لخلخہ، غالیہ وغیرہ، ان کا اثر مشترک طور پر تمام مقاماتِ مذکورہ پر ہوتا ہے۔ لیکن بعض دوائیں مقامی طور پر ناک، حلق اور حنجرہ میں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً ناک میں بعض سیال دوائیں سُڑکی جاتی ہیں، بعض دوائیں بطور قطور ناک میں ٹپکائی جاتی ہیں اور بعض خشک دوائیں چھینک لانے کی غرض سے سونگھی جاتی ہیں۔ بعض خشک دوائیں ناک میں

نسوار کے طور پر سونگھی جاتی ہیں یا نفوخ کیا جاتا ہے۔ بعض دوائیں فتیلہ کے طور پر ناک کے ذریعہ اندر داخل کی جاتی ہیں۔ بعض رقیق دوائیں طلاء کے طور پر ناک میں لگائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات سیال دواؤں سے پچکاری کے ذریعہ ناک کو صاف کیا جاتا ہے۔ بعض دواؤں کو سونگھنے سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ادویہ کے بعض بخاری اجزاء بذریعہ دماغ یا مرکز اعصاب کے لیے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے دواؤں کی قوتِ انجذاب و تاثیر واضح ہوتی ہے۔

حنجرہ میں لخلخہ، شموم اور نفوخ کے علاوہ بعض اوقات رقیق دوائیں طلاء کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

پھیپھڑوں کے اندر کسی سیال کا داخل کرنا ممکن نہیں ہے۔ شموم و لخلخہ کی صورت میں محض ادویہ کے اجزاءِ صاعدہ پہنچائے جا سکتے ہیں۔

**مسلک چشم** آنکھوں میں عام طور پر سیال اور خشک دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جن کو کحل، کاجل اور برود کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات خشک شیافات کو پانی یا کسی مناسب عرق میں گھس کر آنکھوں میں سلائی کے ذریعہ لگاتے ہیں گاہے سیال دواء سے آنکھوں کو دھویا جاتا ہے، گاہے آنکھوں میں مرہم لگایا جاتا ہے یا باریک ادویہ کا آنکھوں میں ذرور کیا جاتا ہے، گاہے سیال دوائیں بطور قطور آنکھوں میں ٹپکائی جاتی ہیں۔

**مسلک گوش (کان کی راہ)** کان میں جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ محض کان کے پردہ (غشاءِ طبلی) تک پہنچتی ہیں اور محض اس جلد سے مس کرتی ہیں جو کان کی نالی کے اندر غشائے طبلی کی بیرونی سطح پر استر کرتی ہے کان میں عموماً سیال دوائیں بصورت قطرہ ڈالی جاتی ہیں۔ بعض دوائیں فتیلہ میں لتھیڑ کر کان میں داخل کی جاتی ہیں اور بعض اوقات کان کو نیم گرم دواء کے

جوشاندہ یا نیم گرم پانی سے دھویا جاتا ہے اور پچکاری کی جاتی ہے۔

**مسلک احلیل (احلیل کی راہ)** مثانہ اور مجرائے بول کے امراض، مثلاً سوزاک۔ ورم مثانہ کی صورت میں مجرائے بول کی راہ سیّال دوا کی پچکاری کی جاتی ہے اور مجرائے بول کے بعض امراض میں بعض دوائیں شیاف کی شکل میں احلیل کے اندر رکھی جاتی ہیں۔

**مسلک مہبل (اندام نہانی کی راہ)** مہبل، خصیۃ الرحم، عنق الرحم اور رحم کے امراض میں اندام نہانی کی راہ سیّال دواؤں کی پچکاری کی جاتی ہے اور اندام نہانی کو دھویا جاتا ہے۔ بعض اوقات ادویہ کو حمول و فرزجہ کی صورت میں اندام نہانی کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ادویہ قطرہ قطرہ ٹپکائی جاتی ہیں اور بعض اوقات ادویہ مرہم کی صورت میں اندام نہانی میں لگائی جاتی ہیں۔ مثلاً مرہم داخلیون۔ بعض اوقات طلاء کی صورت میں ادویہ اندام نہانی کے اندر لگائی جاتی ہیں۔

**۲۔ ادویہ خارجیہ (بیرونی استعمال کی ادویہ)** ادویہ خارجیہ سے مراد وہ دوائیں ہیں جو ظاہرِ جلد پر استعمال کی جاتی ہیں ان کو ادویہ خارجیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

**ادویہ خارجیہ کے استعمال کے طریقے** ادویہ خارجیہ جو جلد پر استعمال کی جاتی ہیں خواہ ان کے اثرات نفسِ جلد میں مطلوب ہوں یا عضلات اعصاب اور اندرونی اعضاء ہیں۔

اس نوع کی دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں

۱۔ بعض دوائیں معمولی طور پر جلد پر لگائی جاتی ہیں۔

۲۔ بعض دوائیں جلد پر لگا کر ان کی مالش کی جاتی ہے۔

۱۔ جو دوائیں معمولی طور پر جلد پر لگائی جاتی ہیں، قوام کے لحاظ سے ان کی حسب ذیل اقسام ہیں مثلاً ذرور، غازہ، ضماد، طلا، مروخ، لصوق، لطوخ مرہم، قیروطی، موم، روغن، کماد، کبوس، خضاب، صبغ، نورہ، آب زن، سکوب جلدی، حمام، پاشویہ، نطول اور غسول وغیرہ۔

بعض اوقات انکباب (بھپارہ) اور بخور (دھونی) کے ذریعہ بھی ادویہ کا اثر پہنچایا جاتا ہے۔

۲۔ بعض اوقات جلد پر لگاکر کم و بیش ان کی مالش کی جاتی ہے مثلاً مسوح دلوک، ابٹن وغیرہ۔

بعض اوقات سوئیوں سے گود کر اور باریک شگاف جلد میں لگاکر دوا ایل دی جاتی ہے، مثلاً چیچک کا ٹیکہ اسی طرح لگایا جاتا ہے۔

بعض اوقات بشرہ پر آبلہ پیدا کر کے بشرہ کی زیریں سطح جلد پر دوا لگادیتے ہیں۔

جلدی قروح کی صورت میں مثلاً ناسور اور گہرے زخموں میں ادویہ شیاف اور فتیلہ کی صورت میں استعمال کی جاتی ہیں یا ادویہ کے قطرے ٹپکائے جاتے ہیں یا ذرورات چھڑکے جاتے ہیں اور مرہم وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔

جلدی قروح و جراحات اور ناسور در اصل جلد کے غیر طبعی سوراخ ہیں جن کی راہ ادویہ کا اثر عضلات و اعصاب وغیرہ تک پہنچتا ہے۔

بعض اوقات جلد یا عضلات کو باریک اور نوکدار پچکاری کے ذریعہ چھید کر ان میں سیال ادویہ داخل کی جاتی ہیں اس عمل کو زرق یعنی (پچکاری کرنا) اور عملِ احتقان کہتے ہیں۔

**انتقال الدم** | ایک تندرست و توانا انسان کا خون لے کر دوسرے انسان

میں منتقل کرنا انتقال الدم کہلاتا ہے۔

بعض اوقات کسی قوی اور توانا انسان کی ورید سے اس کا خون لے کر ایک پچکاری کے ذریعہ دوسرے انسان میں داخل کیا جاتا ہے اس عمل کو انتقال الدم کہتے ہیں۔

بعض اوقات پچکاری کے ذریعہ جوف شکم، جوفِ صدر، جوف صفن وغیرہ میں سیّال ادویہ داخل کی جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات دماغ اور نخاع کی اغشیہ کی فضاؤں میں سیّال ادویہ داخل کی جاتی ہیں۔

---

باب ۷ ہفتم

# حصولِ ادویہ

## (ادویہ کا حاصل کرنا یا جمع کرنا)

ادویہ کا مزاج، تاثیر اور ان کی درجہ بندی اطباءِ قدیم کی ایک قدیمی روایت ہے جس میں کچھ صداقت بھی ہے کیونکہ علاقہ اور آب و ہوا کے لحاظ سے ایک ہی دوا کو جب دوسری جگہ کاشت کیا جائے تو آب و ہوا اور زمین بدل جانے کی وجہ سے اس کی تاثیر بدل جاتی ہے کیونکہ اس کے اندر پائے جانے والے اجزاءِ مؤثرہ کی مقدار بھی ساتھ ہی ساتھ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اطباءِ قدیم نے اس نزاکت کے پیشِ نظر یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جن ممالک اور جن مقامات کی دوائیں تجربہ سے بہتر اور مؤثر ثابت ہوں اور مشہور ہوں ان کو ان ممالک سے بہتر موسم میں حاصل کی جائیں۔ مثلاً گل بنفشہ کشمیری، زعفران کشمیری، عنّاب ولایتی، افتیمون ولایتی، سنا مکی، مصطگی رومی، ریوند چینی، ریوند ترکی، ریوند ہندی، فیروزہ نیشاپوری، قنّب ہندی، سفیدۂ کاشغری، لاجورد کاشغری، جدوار خطائی، چائے خطائی، صبر سقوطری، صمغ عربی، مشک تبتی و نیپالی، افیون ہندی، افیون مصری، سقمونیا انطاکی، تربد اکبرآبادی، نمک لاہوری، کافور قیصوری، وغیرہ ناموں کی یہ نسبت کھلی آواز میں بیان کرتی ہے کہ ان کے اندر اجزاءِ مؤثرہ مذکورہ بالا مقامات میں وافر مقدار میں

پائے جاتے ہیں۔

کسی دوا کے بہتر اور عمدہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس دوا کی طبعی خصوصیات یعنی رنگ، بو، مزہ اور دیگر خصوصیات اعلیٰ درجہ کی اس میں پائے جائیں اور کسی قسم کا نقص ان میں موجود نہ ہو۔

درخت، پودے اور جڑی بوٹیاں کم عمر کی بہتر ہوتی ہیں یا زیادہ عمر کی زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔ یعنی اجزاءِ موثرہ ان دواؤں میں زیادہ ہوتے ہیں جو کم عمر کے پودوں سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ اس بارے میں ذاتی تجربہ کے علاوہ کوئی قاعدہ کُلّی نہیں بیان کیا جاسکتا۔ اس لیئے کہ بعض پودے کم عمر میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ اور بعض زیادہ عمر میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً ریوند چینی کا درخت چھ سال میں بالغ اور قابل استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات کم عمر کی کونپلیں، ننھی ننھی پتیاں اور چھوٹی چھوٹی بند کلیاں استعمال کی جاتی ہیں اور بعض اوقات بڑی بڑی پتیاں جو پختہ ہو چکی ہوں اور اچھی طرح کھلے ہوئے گُل (پھول) اسی طرح بعض اغراض کے لیئے خام پھل استعمال کیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات پختہ پھل استعمال کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً خام آم تبرید و تسکینِ حرارت کے لیئے لو کے زمانہ میں استعمال کیئے جاتے ہیں اور پختہ آم تغذیۂ بدن اور فربہی کے لیئے استعمال کیے جاتے ہیں۔

عام طور پر یہی اصول ہے کہ گُل (پھول) اور اوراق (برگ) ان درختوں سے اس وقت حاصل کیئے جائیں جب یہ پختہ اور حدِ کمال کو پہنچ چکے ہوں۔ لیکن رنگ و بُو تبدیل ہونے اور مرجھانے سے قبل ان کو سایہ میں خشک کر کے استعمال کیا جائے۔

اسی طرح اثمار (پھلوں) اور بزور (تخمیات) کو اس وقت حاصل کیا

جائے جبکہ اس درخت کے برگ مرجھانے لگے ہوں اور وہ پودے مکمل طور پر پختہ ہو چکے ہوں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ درخت سے از خود ٹوٹ کر نہ گر گئے ہوں۔ پھر ان کو احتیاط کے ساتھ خشک کر لیتے ہیں۔

اصول (جڑیں) اکثر موسم سرما میں خریف کے آخر میں حاصل کی جائیں اور پھر ان کو کاٹ کر خشک کر لیا جائے۔

شاخوں اور پوست کو درخت سے اس زمانہ میں حاصل کیا جائے جب کہ درخت جوان ہوں اور موسمِ بہار ہو۔ لیکن جھاڑیوں سے پوست اکثر موسم خزاں میں حاصل کیا جاتا ہے۔

حشائش (جڑی بوٹیوں) کو اس وقت حاصل کر کے خشک کرنا چاہئے جب وہ مکمل ہو چکی ہوں اور تر و تازہ ہوں۔

صموغ (گوند) کو درختوں سے اس وقت حاصل کرنا چاہئے جبکہ ان کے گُل (پھول) گرنے لگے ہوں۔ صبح کے وقت طلوعِ آفتاب سے قبل اور شام کے وقت غروب آفتاب کے بعد۔ قبل اس کے کہ وہ خود بخود ریزہ ریزہ ہو کر درختوں سے گرنے لگیں۔

اسی طرح ادویہ حیوانیہ کو ایسے حیوانات سے حاصل کرنا چاہئے جو جوان، تندرست اور توانا ہوں یعنی جن کے تمام اعضاء درست ہوں۔ لیکن یہ اصول ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ مثلاً بعض اوقات خاص طور پر بوڑھے مرغ کے گوشت کا انتخاب کیا جاتا ہے اور اس کا شوربہ پلایا جاتا ہے اور بعض اوقات مرغ کے چوزوں اور چھوٹی عمر کے بکرے کا گوشت سریع الہضم اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اصول ادویہ کو جمع کرنے کے سلسلہ میں عام اطباء کے بیان کے مطابق درج کیا گیا ہے لیکن ماہرین فن جو جدید سائنس سے بھی

دلچسپی رکھتے ہیں، ان کے نظریہ کے مطابق پودوں اور درختوں سے جو بھی اجزاء حاصل کرنا ہوں وہ پودوں اور درختوں کے جوان العمر ہونے کے بعد ہی حاصل کرنا چاہئے۔

باب ۸ ہشتم

# تحفظِ ادویہ

## (ادویہ کی حفاظت کرنا)

ادویہ کی حفاظت انتہائی اہم اور ضروری کام ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں اصولی طور پر مدِ نظر رکھنی چاہئیں :

۱۔ ادویہ ہوائیہ یا بخاری جن کے اندر بو رکھنے والے اجزاء موجود ہوتے ہیں اور ان میں سے وہ بو اڑنے کا خدشہ رہتا ہے، مثلاً کافور، ستِ اجوائن، ستِ پودینہ جیسی خوشبودار ادویہ کو ہوا کے اثر سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

۲۔ گل سرخ، سنبل الطیب، زعفران، لغناع (پودینہ)، مشک، عنبر، دارچینی قرنفل، بسباسہ (جاوتری)، جوزبوا (جائپھل)، جیسی خوشبودار ادویہ کو ہوا سے بچاکر بند منہ کے ڈبوں میں محفوظ کرنا چاہیئے۔

۳۔ عرقیات، معاجین، جوارشات، خمیرہ جات، مربّی جات، گل قند، مفرحات شربت جات، لبوبات، دیا قوزہ، برشعشا، جیسی نیم منجمد اور سیال ادویہ کو شیشے کی بوتل اور شیشے کے مرتبان میں محفوظ کرنا چاہیئے یعنی ان کو دھات کے برتن میں نہیں رکھنا چاہیئے۔

۴۔ ایک دوا کو دوسری دوا کے ساتھ ایک ہی ڈبے میں ہرگز نہیں رکھنا چاہیئے چاہے وہ خشک ہوں اور خواہ ان کی پڑیاں الگ الگ ہوں۔

۵۔ دھات کے قلعی دار برتنوں میں بعض سادہ اور بے مزہ عرقیات تھوڑی مدت تک محفوظ کیئے جا سکتے ہیں۔ زیادہ عرصہ تک ان کو قلعی دار برتنوں میں نہیں رکھنا چاہئے۔

۶۔ چونکہ رطوبت، ادویہ کو بگاڑنے میں زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے اس لیئے دواؤں کو نمی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ مثلاً نمک طعام، نمک لاہوری، نمک سیاہ، نوشادر اور دیگر نمکیات کو شیشے کے مرتبان میں محفوظ رکھنا چاہئے۔

۷۔ دھوپ کی حرارت اور ہوا سے اکثر ادویہ کی قوت کم ہو جاتی ہے اس لیئے دواؤں کو دھوپ کی حرارت اور ہوا سے محفوظ رکھنا چاہئے۔

۸۔ کپڑے اور ٹاٹ کے تھیلوں میں ادویہ رکھنے سے ان کی قوتیں کم ہو جاتی ہیں خاص طور سے بو دار دوائیں جن کے اجزا کپڑے اور ٹاٹ کے مسامات کے ذریعہ اڑتے رہتے ہیں اور ان میں ہوا کی نمی اور رطوبت سرائت کرتی رہتی ہے۔ اس لیئے ادویہ کپڑے اور ٹاٹ کے تھیلوں میں نہیں رکھنی چاہئیں۔

۹۔ خمیرہ جات، معاجین، اطریفلات، مربہ جات اور ایسی ہی جلد یا دیر سے سڑ جانے والی ادویہ کو جہاں تک ممکن ہو موسم گرما اور موسم برسات میں سرد مقامات پر رکھنا چاہئے۔

۱۰۔ حبوب، اقراص، بنادق اور سفوف جیسی خشک اور جامد ادویہ کچھ عرصہ تک دھات کے قلعی دار برتن میں رکھی جا سکتی ہیں لیکن زیادہ تر ایسی ادویہ شیشے کے برتن میں رکھنی چاہئیں۔

۱۱۔ عسل خالص (شہد) یا شیرہ کے اندر بہت سی چیزیں سڑنے اور گلنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ اگر شہد یا شیرہ کا قوام رقیق ہو تو اس کو گرم کر کے درست کر لینا چاہئے۔ خام اور تازہ پھل اور دیگر سڑنے والی مرطوب اشیاء مثلاً مغز حیوانات، جانوروں کے مرارے اگر شہد میں ڈال کر رکھے جائیں تو بہت عرصہ تک وہ تعفن و

فساد سے محفوظ رہتے ہیں۔

۱۲۔ نمکین ادویہ مثلاً حب کبد نوشادری، سفوف الاملاح، حب پچلونہ، پچنول جن میں نمکین اور ترش اجزاء زیادہ ہوتے ہیں، ایسی ادویہ کو دھات کے برتن میں ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔ بلکہ ان کو صاف اور خشک کانچ کی شیشی میں رکھ کر شیشی کا منہ اچھی طرح بند کر دینا چاہیے۔

---

باب نہم ⑨

# اعمارِ ادویہ

## (ادویہ کی مدتِ حیات)

ادویہ کی عمر یا مدتِ حیات سے مراد یہ ہے کہ وہ کتنی مدت تک اپنے مزاج (ہیئتِ ترکیبی) اور اپنی صورتِ نوعیہ پر قائم رہتی ہیں کیونکہ ادویہ کے اثرات اور خواص اسی وقت تک پوری طرح پائے جاتے ہیں جب ادویہ کے ترکیبی اجزاء اپنے مخصوص مزاج پر قائم رہتے ہیں۔

مزاج کے ضعف اور استحکام کے لحاظ سے ادویہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مزاج ضعیف: وہ دوائیں جو آسانی کے ساتھ اپنے ماحول مثلاً آب و ہوا اور روشنی وغیرہ سے متاثر ہو کر اپنی ترکیب و خواص کو تبدیل کر دیتی ہیں ضعیف المزاج ادویہ کہلاتی ہیں۔

۲۔ مزاج مستحکم: وہ دوائیں جو دشواری سے اسباب و ماحول سے متاثر ہوتی ہیں مستحکم مزاج ادویہ کہلاتی ہیں۔

اس لحاظ سے ادویہ کی مدتِ حیات کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ ادویہ کی مدتِ حیات کے بارے میں کوئی یقینی بات کہنا مشکل ہے۔ اصل میں دوا کی عمر یا مدتِ حیات کا دارومدار اس بات پر ہے کہ دوا کس ماحول میں رکھی گئی ہے۔ یعنی بہت ممکن ہے کہ ایک دوا کی عمر کم ہے اور تھوڑی مدت میں ماحول کے اثر سے اس کی ترکیب

بگڑنے کا امکان ہو لیکن اگر اس دوا کو احتیاط کے ساتھ ان چیزوں سے بچا کر محفوظ رکھا جائے جو ان میں فساد پیدا کرتی ہیں تو ممکن ہے کہ وہ چیز زیادہ عرصہ تک اپنی ترکیب خاص پر قائم رہے۔ مثلاً کافور جیسی بودار دوائیں جن کے اجزاء ہمیشہ اڑا کرتے ہیں اگر ان کو کھلی فضا میں چھوڑ دیا جائے تو ان کی عمر کم ہو جائے گی لیکن اگر ان کو شیشی میں بند کر کے سرد مقام پر رکھا جائے تو ان کی مدتِ حیات کافی عرصہ تک قائم رہ سکتی ہے۔

اجزاءِ لحمیہ اور وہ دوائیں جو گوشت کی طرح حیوانی ہوں وہ بہت جلد ماحول کے اثر سے فاسد ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کو عفونت پیدا کرنے والے اسباب سے بچا کر رکھا جائے تو ہو سکتا ہے کہ ایسی ادویہ زیادہ عرصہ تک اپنی اصلی صورت اور طبعی خواص پر قائم رہ سکتی ہیں۔ مثلاً ایسی ادویہ کو برف کے اندر دبا کر رکھنا یا ان میں نمک لگا کر خشک کرنا یا عسلِ خالص کے قوام میں ڈال دینا اور ان کو ہوا کے اثر سے محفوظ رکھنا یہ ایسی تدابیر ہیں جو عفونت کو کم یا بالکل روک دیتی ہیں۔

گلِ سرخ کی تر و تازہ پنکھڑیاں معمولی فضا سے متاثر ہو کر چند گھنٹوں میں مرجھا جاتی ہیں اور ان کا گلابی رنگ اور خوشبو بہت جلد تبدیل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس ماحول کو تبدیل کر دیا جائے تو ان کی تر و تازگی اور ان کی مخصوص خوشبو عرصہ دراز تک قائم رہ سکتی ہے۔

معدنی، حیوانی اور نباتی ادویہ کی عمر اور مدتِ حیات معلوم کرنے کا اصول یہ ہے کہ جب تک ان ادویہ کی ظاہری صفات رنگ، بو، مزہ، شکل و صورت، وزن، صفائی اور جلا وغیرہ قائم ہیں اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی وہ دوا زندہ ہے اور اس کی عمر باقی ہے، اس کی ترکیبی ہیئت باقی ہے اور اس سے مطلوبہ تاثیر ظاہر ہو سکتی ہے۔ یہ قانون کلّی ہر قسم کی ادویہ پر نافذ ہے خواہ وہ معدنی ہوں یا حیوانی یا نباتی۔

اور اسی قانون کے تحت ادویہ کے مذکورہ ظاہری خواص میں جس قدر کمی واقع ہوتی چلی جائے گی اسی قدر اس کی تاثیر بھی کم ہوتی چلی جائے گی۔ مثلاً عنبر، مشک اور زعفران جیسی خوشبودار ادویہ میں ان کی مخصوص بوئیں تیزی کے ساتھ جب تک قائم ہیں، اس وقت تک سمجھنا چاہیئے کہ ان کے افعال و تاثیرات میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور جب ان کی بو نسبتاً ضعیف ہوگی اسی تناسب سے ان کے قویٰ کمزور ہو چکے ہیں۔

## ماخذ کے لحاظ سے ادویہ کی عمریں

ماخذ کے لحاظ سے ادویہ کی تین قسمیں ہیں، معدنی، حیوانی اور نباتی۔ اور عمریں بھی ان تینوں قسموں کی مختلف ہیں

۱۔ ادویہ معدنیہ ادویۂ معدنی میں حجریات مثلاً ہیرا (الماس)، یاقوت، زمرد، لعل، سنگ مرمر، سنگ موسیٰ اور مروارید وغیرہ معمولی فضا سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی دراز ہوتی ہیں۔

فلزات یعنی دھاتوں کی عمریں کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ بعض دھاتیں فضاء اور رطوبت سے کم متائثر ہوتی ہیں مثلاً طلاء (سونا)، چاندی، تانبہ، اُسرب اور جست وغیرہ، اور بعض زیادہ متائثر ہوتی ہیں مثلاً لوہا، زنگار وغیرہ۔

زنگار کی قوت ایک سال کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ باطل ہو جاتی ہے۔

سفیدہ کی قوت چھ سال تک، مردار سنگ اور طوطیا کی عمر کئی سال تک باقی رہتی ہے۔

فاد زہر معدنی (زہر مہرہ خطائی) جو خوش رنگ، چکنا اور خوشبودار ہو اس

کی عمر عرصہ دراز تک قائم رہتی ہے۔

مروارید کی عمر ان ادویہ کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے لیکن جب تک آب و تاب اور صفائی باقی ہے اس وقت تک وہ بہتر ہے۔

اسی طرح مرجان اور سیپ کی عمر مروارید کے مانند ہوتی ہے۔

گل (طین) مثلاً گل مختوم، گلِ ملتانی، گل ارمنی، گل سرخ (گیرو) جیسی خوشبودار اطیان کی عمر مروارید سے کم ہوتی ہے۔

حجریات اور اطیان کو پیس کر اگر زیادہ عرصہ تک رکھا جائے تو آہستہ آہستہ ان کی عمریں کم ہو جاتی ہیں بلکہ وہ دوائیں باطل ہو جاتی ہیں۔

۲۔ ادویہ نباتیہ صاحب مخزن الادویہ فرماتے ہیں کہ ادویہ نباتیہ کی مندرجہ ذیل گیارہ اقسام ہیں:

(۱) صموغ (گوند)، (۲) عصارات (۳) ازہار و فقاع (بند کلیاں اور پھول) (۴) ادہان (روغن)، (۵) البان و یتوعات (نباتات کے دودھ)، (۶) اوراق (برگ)، (۷) اثمار (پھل)، (۸) بزور (تخم)، (۹) اغصان (شاخیں)، (۱۰) اصول و لحی (جڑیں) اور درختوں کی داڑھیاں)، (۱۱) قشور (پوست، چھال)۔

۱۔ صموغ صمغ عربی، صمغ کتیرا، صمغ پلاس، اُشق، جاؤشیر، دم الاخوین، ٹنک، سکبینج اور کہربا شمعی وغیرہ کی قوتیں تقریباً تین سال تک قائم رہتی ہیں۔

۲۔ عصارات اقاقیا، صبر زرد، رسوت اور کتھہ وغیرہ کی قوتیں صموغ سے کم ہوتی ہیں۔

۳۔ ازہار و فقاع (بند کلیاں اور پھول) گل سرخ، گل نیلوفر، گل گاؤزباں، گل خطمی، گل دھاوا، گل اذخر، قرنفل (لونگ)، گل بنفشہ، گل ٹیسو اور فقاع قیصوم وغیرہ کی عمریں ایک سال سے دو سال تک ہوتی ہیں۔

۴۔ ادہان (روغن)۔ روغن زیتون، روغن بلسان، روغن بہروزہ، قطران، روغن بادام، روغن بید انجیر اور روغن سرسوں، وغیرہ۔ ان میں سے جو روغن بارد رطب ہیں ان کی عمریں دو تین ہفتہ تک باقی رہتی ہیں اور جو روغن حار رطب ہیں ان کی عمریں ایک سال سے دو سال تک باقی رہتی ہیں۔ لیکن ان میں روغن بلسان کی عمر عرصہ دراز تک قائم رہتی ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ روغن بلسان جتنا زیادہ کہنہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوگا۔

۵۔ البان و متوعات:۔ سقمونیا، فرفیون اور افیون، ان کی عمریں مختلف ہوتی ہیں سقمونیا کی عمر بیس سال، فرفیون کی عمر چالیس سال، افیون کی عمر پچاس سال تک باقی رہتی ہے۔ دیگر البان کی قوتیں تقریباً دس سال تک قائم رہتی ہیں۔

۶۔ اوراق۔ برگ سنا مکی، برگ گاؤزباں، ساذج ہندی (تیزپات)، بر سیاؤشاں (ہنسراج)، برگ شاہترہ، برگ سداب اور برگ نیم وغیرہ کی عمریں تقریباً دو سال ہوتی ہیں۔

۷۔ اثمار۔ عناب ولائیتی، سپستاں، آلو بخارا، حب بلسان، آلو بالو، مازو، جفت بلوط، جائفل، اخروٹ، بادام، الائچی خورد و کلاں، فلفل سیاہ، فلفل سفید، آملہ، بلیلہ، ہلیلہ، چلغوزہ، پستہ اور ناریل، ان میں سے جو پھل روغنی زیادہ ہوتے ہیں مثلاً اخروٹ، بادام، چلغوزہ اور پستہ وغیرہ ان کی عمریں ایک سال تک باقی رہتی ہیں۔ اور جن پھلوں میں روغنی اجزا کم ہوتے ہیں ان کی عمریں تین سال تک ہوتی ہیں۔

۸۔ بزور (تخم)۔ بادیان (سونف)، کمون (زیرہ)، تخم کاسنی، تخم کشنیز (دھنیا)، تخم کدو، تخم خربزہ (تخم خربوزہ) تخم خیارین، تخم خشخاش، تخم کاہو، تخم بالنگو، تخم کشوث، تخم کتاں، تخم حلبہ، تخم ہلیون، خردل، تخم شبت، کنجد اور تخم بارتنگ، وغیرہ

ان میں سے جن بزور میں روغنی اجزاء کم ہوتے ہیں ان کی عمریں دوتین سال تک ہوتی ہیں اور جن بزور میں روغنی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں ان کی عمریں ان سے کم ہوتی ہیں۔

۹۔ اغصان (شاخیں) شیطرج ، شکاعی او پاد آورد وغیرہ ان کی عمریں تقریباً دو سے تین سال تک باقی رہتی ہیں۔

۱۰۔ اصول و لحی (جڑیں اور درختوں کی داڑھیاں) قسط ، ہلدی ، بیخ اذخر ، بیخ کاسنی ، بیخ کرفس ، بیخ بادیان ، زنجبیل ، زرنباد (نرکچور) ، خربق اشقاقل مصری ، بہمن سفید و سرخ ، زراوند طویل و مدحرج عاقرقرحا ، درونج عقربی ، بیخ کبر تربد ، بیخ الجبار ، بیخ لفاح ، ماہی زہرج ، ریشہ خطمی اور ریشہ برگد وغیرہ۔

بعض جڑیں اس قسم کی ہیں جن میں گھن جلد لگ جاتا ہے ان کی عمریں جلد ضعیف اور باطل ہو جاتی ہیں اور جن میں گھن نہیں لگتا یا دیر سے لگتا ہے ان کی عمریں دس سال تک باقی رہتی ہیں۔

۱۱۔ قشور (پوست ، چھال) ، دارچینی ، کائپھل ، بچ قلمی (سلیخہ) ، پوست بیخ کبر پوست بیخ کنبر ، پوست درخت نیم ، پوست درخت کچنار اور پوست بیخ کرفس وغیرہ ان کی قوتیں تقریباً دو تین سال تک باقی رہتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ضعیف ہونے کے بعد باطل ہو جاتی ہیں۔

۳۔ ادویہ حیوانیہ ادویہ حیوانیہ میں مثلاً چربی ، حیوانات کے مرارہ ، انفحہ (پنیرمایہ) قرن (سینگ) ، حیوانات کے کھر اور ناخون ، گوبر ، مینگنیاں اور خون وغیرہ۔

چربی کو جب نمک سود بنا لیا جاتا ہے یعنی نمک لگا کر خشک کر لیا جاتا ہے تو اس کی عمر ایک سال تک باقی رہتی ہے۔

حیوانات کے مرارے کو اگر خشک کر لیا جائے تو اس کی عمر عرصہ دراز تک

باقی رہتی ہے۔

انفحہ (پنیر مایہ) کی عمر ایک سال سے دو سال تک باقی رہتی ہے۔

جند بید ستر کی قوت دس سال تک قائم رہتی ہے۔

مشک اور عنبر کی قوت اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک ان میں خوشبو باقی رہتی ہے۔

حیوانات کے سینگ، کھر اور ناخون کی عمر چند سال تک باقی رہتی ہے
حیوانات کے گوبر، مینگنیوں اور خون کی قوت ایک سال تک مشکل سے باقی رہتی ہے۔

---

۱۰

باب دہم

# ابدالِ ادویہ

طبِ یونانی کے اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ ابدال ادویہ کا ہے۔ اگرچہ فطری طور پر کسی چیز کا بدل تو کسی حد تک ممکن ہے لیکن نعم البدل ناممکن ہے لیکن قریب ترین شکل وصورت کے اعتبار سے قریب ترین تاثیر کا تعین اور اس کے نتیجہ میں قریب ترین افعال کا سرزد ہونا ابدال ادویہ کے لیئے ایک اچھی رہنمائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ دراصل ابدال ادویہ کی ضرورت کو اگر ہم غور سے دیکھیں اور سوچیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض ادویہ کی نایابی، ذرائع آمدورفت کی دشواری، مطلوبہ ادویہ کی گرانی اور مریض کی غربت و مفلسی مجبور کرتی ہے کہ کسی دوا کا بدل تلاش کیا جائے۔ مثلاً مصطگی رومی روم کے علاقہ کی دوا ہے۔ سرمہ اصفہانی ایران کی پیداوار ہے مشک ختن کی اس زمانہ میں کس طرح حاصل کی جائیں۔ اگر ذرائع آمدورفت ہیں بھی تو ان کے حصول میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اور ان کی قیمتوں کا جو اثر ہوتا ہے ان پر قابو پانا دشوار ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں سائنسی معلومات نے دنیا میں ایک ہلچل مچا رکھی ہے۔ جس سائنسدان کی زبان سے سنیئے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ دوا وہ تو نہیں لیکن اس جیسی ضرور ہے۔ اس جیسی کہہ دینا ہی ابدال ادویہ کہلاتا ہے۔

چنانچہ اطباء نے بنیادی طور پر ابدالِ ادویہ کی تین صورتیں بتائی ہیں:

۱۔ بدل حقیقی ۲۔ بدل ثانوی ۳۔ بدل ناقص

۱۔ بدل حقیقی | کسی مطلوبہ دوا کا وہ بدل ہے جو جنس، مزاج اور افعال کے اعتبار سے مطابقت رکھتا ہو، مثلاً مروارید کا بدل صدف۔

بدل ثانوی | یہ وہ بدل ہے جو افعال اور مزاج کے اعتبار سے مطابقت رکھتا ہو لیکن جنس کے اعتبار سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ مثلاً گل چاندنی اور مروارید، یہ دونوں دوائیں باہم مزاج و افعال کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں لیکن جنس کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

بدل ناقص | یہ سب سے کمزور بدل ہے جو صرف فعل سے مماثلت رکھتا ہے اور جنس و مزاج کے اعتبار سے مختلف ہے۔ مثلاً مشک کا بدل زعفران۔

ابدال ادویہ کے اصول | ابدال ادویہ کے اصول حسب ذیل ہیں:

۱۔ کوئی دوا حقیقی معنوں میں دوسری دوا کے تمام افعال و خواص میں بدل نہیں ہو سکتی ورنہ دونوں دواؤں کی ترکیب اور صورت نوعیہ بھی ایک ہو جائے گی۔ اسی وجہ سے اکثر دوائیں بے بدل ہیں۔ مثلاً طلاء (سونا)، یبروج الصنم، قنبّ، انیس وغیرہ۔

۲۔ دوا اور اس کے بدل کے مزاج میں یکسانیت ہو یا دونوں کے مزاج قریب تر ہوں۔ مثلاً اگر دوا حار یابس درجۂ اوّل میں ہے تو اس کے بدل کا مزاج بھی اسی درجہ میں حار یابس ہونا چاہیئے لیکن اگر بدل کا مزاج اصل دوا کے مزاج کے مقابلے میں زیادہ حار یابس ہے تو اس سے اس کی مقدار کم ہونی چاہیئے۔ یا اگر بدل کا مزاج اصل دوا کے مزاج کے مقابلے میں کم حار یابس ہے تو بدل کی مقدار اصل دوا سے زیادہ ہونا چاہیے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی دوا حار یابس ہے تو اس کے بدل کی دوا کا مزاج بارد رطب ہو۔

۳۔ تخلیقی نوعیت کے مختلف ہونے کے باوجود ایک دوا دوسری دوا کا بدل ہو سکتی ہے یعنی اگر کوئی دوا حیوانی ہے تو اس کے بدل کے طور پر نباتی دوا تجویز کی

گئی ہے۔ جیسے شیخ الرئیس بوعلی سینا اور زکریا رازی نے جند بیدستر کا بدل اس کے نصف وزن فلفل سیاہ بتائی ہے۔ اسی طرح نباتی دوا کی بدل حیوانی دوا ہو سکتی ہے مثلاً کھمبی کا بدل اس کے نصف وزن پوست بیضۂ مرغ کو بتایا ہے۔

۴۔ دوا کی ایک قسم دوسری قسم کی بدل ہو سکتی ہے مثلاً بقولِ جالینوس پودینۂ کوہی کا بدل پودینۂ نہری ہے۔

۵۔ کبھی مطلوبہ نبات کا حصّہ دستیاب نہیں ہوتا تو اس کا دوسرا حصہ اس کے بدل کے طور پر استعمال کرا دیتے ہیں۔ مثلاً جب گل نیم نہ مل سکے تو برگِ نیم یا پوست نیم استعمال کرا دیتے ہیں۔ اسی طرح گلو کا بدل ست گلو، راب کا بدل گنا اور رس، گھی کا بدل مکھن، مرجان کا بدل بیخ مرجان اور خس کا بدل عطر خس۔ اصل السوس کا بدل رب السوس، گھیکوار کا بدل صبر زرد، نشاستہ کا بدل چاول کو بتایا ہے۔

بعض ادویہ کے بدل کے خانہ میں مصنف نے تحریر کیا ہے کہ گنے کے رس (آبِ نیشکر) کا بدل گڑ ہے۔ اسی طرح بہت سی ادویہ کے بدل کے طور پر ایسی چیزیں لکھی گئی ہیں جن کے متعلق بڑا شک ہوتا ہے اگر ان ادویہ کے بارے میں تحقیق کی جائے تو اکثر چیزیں غلط ثابت ہوں گی۔ مثلاً دہی کا بدل بیٹھہ، مصطگی رومی کا بدل اذخر مکی، ابرک کا بدل قیمولیا (کھریا مٹی)، اذراقی کا بدل بلادر، شورہ کا بدل نمک لاہوری صابن کا بدل چونہ، چونہ کا بدل ہڑتال، اصل السوس کا بدل کتیرا، لوبان کا بدل مصطگی۔ عاقرقرحا کا بدل دارفلفل یا زنجبیل، شکر کا بدل ترنجبین و تازہ دودھ اور عسل خالص، لک کا بدل ریوند یا اسارون یا طباشیر، خبث الحدید کا بدل برادہ تانبہ، شکر تیغال کا بدل نبات سفید (مصری)، کافور کا بدل صندل سفید، شہتوت کا بدل سیب، سرکہ کا بدل شراب، بلادر کا بدل فندق، چرائتہ کا بدل مرمکی، آم کا بدل انجیر، بیضۂ مرغ کا بدل ماہی روبیاں، افیون کا بدل بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، سرخس کا بدل کمیلہ، بادرنجبویہ

کا بدل آبریشم یا پوست ترنج ، شنگرف کا بدل شادنج مغسول ، دار چکنہ کا بدل سم الفأ نانخواہ کا بدل شونیز ( کلونجی ) ، درمنہ ترکی کا بدل افسنتین رومی یا سداب ، آبریشم کا بدل مروارید ، عنبر کا بدل مشک یا زعفران وغیرہ ، اور اسی طرح بہت سی چیزیں ہیں۔

اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ جب ایک دوا کسی خاص مقصد کے لیئے ۔سری دوا کا بدل ہوتی ہے تو اس دوسری دوا کو بھی کسی خاص مقصد کے لیئے پہلی دوا کا بدل ہونا چاہیئے ۔ لیکن کتب ادویہ میں جہاں بدل تحریر ہیں وہاں اس اصول پر عمل نہیں کیا گیا ہے ، جیسا کہ دہی کا بدل بیٹھہ ہے تو بیٹھہ کا بدل دہی کو ہونا چاہیئے ۔ لیکن بیٹھہ کا بدل کدوئے دراز کو بتایا گیا ہے اسی طرح مصطگی رومی کا بدل اذخر مکّی کو بتایا گیا ہے لیکن اذخر مکی کا بدل عاقر قرحا اور عاقر قرحا کا بدل دار فلفل اور دار فلفل کا بدل زنجبیل کو بتایا ہے ۔

اصل بات یہ ہے کہ بدل کا معاملہ علم کیمیا کے بہت سے معاملات کی طرح بہت الجھا ہوا ہے ۔ جس طرح یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ کسی چیز سے معمولی دھات کا رنگ کیوں بدل جاتا ہے اسی طرح ہر دوا کے بدل کے لیئے بدل کا بتانا بھی مشکل ہے ۔ صرف قیاس اور تجربہ کی مدد سے اگر کوئی جوہر فعال چند ادویہ میں مشترک پایا جائے اور اس جوہر فعال کا اثر ہم حاصل کرنا چاہیں تو وہ دوائیں جن میں جوہر فعال مشترک ہیں تجربہ کرتے وقت ایک دوسرے کا بدل ثابت ہو سکتی ہیں ۔ مثلاً مغز کدو شیریں مغز تخم تربوز ، مغز تخم بیٹھہ اور دیگر مغزیات میں چند اجزاء مشترک طور پر پائے جاتے ہیں اس لیئے یہ ایک دوسرے کے بدل ہو سکتے ہیں ۔

اکثر کسیلی چیزیں جو جوہر قابض سے عروق کو سکیڑتی ہیں اس خاص عمل میں ایک دوسرے کا بدل بن سکتی ہیں مثلاً تمر ہندی ( املی ) اور آلو بخارا ، الائچی خورد اور

الائچی کلاں، ترنجبین اور شیر خشت، انیسون اور بادیان ایک دوسرے کے بدل ہیں۔ اسی طرح وہ چیزیں بھی بدل بن سکتی ہیں جن کے جوہر فعال اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن ان کے عمل کی نوعیت ایک ہو۔ اس کے باوجود چونکہ ہر دوائی کے مخصوص اجزاءِ ترکیبی دوسری دوائی سے مختلف ہوتے ہیں اس لیئے بعض اوقات بدل کے معاملہ میں دشواری پیش آتی ہے۔

اکثر ابدال ادویہ سے بہت زیادہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ مثلاً درمنہ ترکی خاص طور سے شکم کے کرم حیات (کینچوؤں) پر عمل کرتا ہے اور درمنہ ترکی کا بدل افسنتین رومی یا برگِ سداب لکھا گیا ہے۔ اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ کینچوؤں پر جو خصوصی عمل درمنہ ترکی کا ہے وہی عمل افسنتینِ رومی یا برگ سداب کا بھی ہو۔

اسی طرح سرخس کا خصوصی عمل شکم کے حب القرع پر ہوتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ یہ عمل اسی طاقت اور قوت کے ساتھ اس کے بدل کمیلہ میں بھی موجود ہو۔

اسی طرح اگر ایک دوا دوسری دوائی کے ساتھ مل کر ایک مخصوص صلاحیت اور ہیئت حاصل کر لیتی ہے تو اس کے بدل سے یہی امید کرنا غلط ثابت ہوگا۔ مثلاً شورہ اور گندھک کا سفوف ملانے سے بارود بن جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بارود بناتے وقت اگر شورہ دستیاب نہ ہو تو اس کے بدل سے یہ امید کریں کہ شورہ کے بجائے نمکِ لاہوری شامل کر کے بارود بنائی جائے تو نمک لاہوری وہ کام انجام نہیں دے سکتا۔

بادرنجبویہ (مفرح القلب) کی خوشبو پر بلی عاشق ہے اور جہاں اس کو اس کی خوشبو مل جاتی ہے تو وہ از خود رفتہ ہو کر لوٹنے لگتی ہے اور خوش فہمیاں کرنے لگتی ہے۔ بلی کی اسی شیفتگی کی وجہ سے بادرنجبویہ کا ہندی نام بلی لوٹن رکھا گیا ہے۔ اگر ہمیں بادرنجبویہ دستیاب نہ ہو اور ہم بلی کو بہکانا اور اس کی اس عاشقانہ وارفتگی کو دیکھنا چاہیں تو کیا اس مقصد میں ہمیں اس کے بدل ابریشم سے کامیابی حاصل ہو سکتی

ہے۔

عنوانِ بدل پر اطبا کے بیان کے مطابق اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ البتہ میرا خیال یہ ہے کہ بہترین بلکہ نعم البدل وہی دوائیں کہلائیں گی جن کے اندر اجزاءِ مؤثرہ میں یکسانیت مکمل طور پر موجود ہو۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم جدید سائنس اور علم کیمیا کی مدد سے ایک دواء کے بدلے میں جب دوسری دواء استعمال کرنا چاہیں تو تجزیہ (ANALYSIS) کے ذریعہ یہ معلوم کرلیں کہ کون سا جزءِ مؤثر ہمیں مطلوب ہے اور پھر دوسری دواء میں جزءِ مؤثر اتنی ہی مقدار میں پایا جائے۔ اگر دوسری دواء میں جزءِ مؤثر کم مقدار میں موجود ہے تو پھر اس دواء کی مقدار خوراک میں اضافہ کیا جائے اور اگر زیادہ مقدار میں جزءِ مؤثر موجود ہے تو پھر ایسی صورت میں دواء کی مقدار کم کر دی جائے۔ اس طرح یہ مسئلہ جو بحث کا موضوع بن چکا ہے حل بھی ہو سکتا ہے اور علاج و معالجہ میں کامیابی بھی مل سکتی ہے۔

باب یازدہم (۱۱)

# اضرار و اصلاحِ ادویہ

(مضر و مصلح)

جو دوائیں ہم بدن کی کسی مرضی کیفیت کو زائل کرنے کے لیئے استعمال کرتے ہیں کبھی ان میں مطلوبہ مقصد کے ساتھ دوسرا مضر پہلو بھی ہوتا ہے اس وقت ایک ماہر طبیب کے لیئے ضروری ہے کہ مطلوبہ فوائد کے ساتھ اس دوائی کے مضر پہلو کو بھی نظرانداز نہ کرے تاکہ اس دواء کے استعمال سے ایک مرضی کیفیت کے دور ہونے کے ساتھ دوسری مرضی کیفیت نہ پیدا ہو جائے ایسی صورت میں اس دواء کی اصلاح ضروری ہے۔ دواؤں میں اس قسم کی اصلاح کو اصلاحِ ادویہ کہتے ہیں۔

**اصلاحِ ادویہ کی صورتیں** اصلاحِ ادویہ کی مختلف صورتیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ بعض اوقات دواء کی اصلاح، اس کی کیفیت اور شکل بدل دینے سے ہو جاتی ہے اور تاثیر بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً دواء کو بریاں کر کے استعمال کرنا، دواء کو سوختہ کر کے استعمال کرنا، دواء کو مصفّٰی کر کے استعمال کرنا، دواء کو مدبّر کر کے استعمال کرنا، دواء کو گرم یا ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا وغیرہ۔

۲۔ بعض اوقات دواء کی اصلاح دواء کے طریقہ استعمال بدل دینے سے ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک دواء براہِ دہن استعمال کرانے سے وہ قے کا سبب بنتی ہے اور معدہ میں کرب و بے چینی پیدا کر دیتی ہے لیکن وہ دواء جب حقنہ کے ذریعہ براہ معائے مستقیم استعمال کی جاتی ہے تو ضرر کا یہ پہلو دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات دوا کی اصلاح اس دوا کے ساتھ کوئی دوسری دوا ملانے سے ہو جاتی ہے ایسی صورت میں یہ دوسری دوا، مصلح کہلاتی ہے یعنی ایسی دوا جو کسی دوا کے ساتھ مل کر اس کے مضر پہلو کو دور کر دے۔

دوا مصلح کے عمل کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

الف : بعض اوقات دوا مصلح اصل دوا کے ساتھ مل کر اس کے جزء مؤثر کی حدت کو جو طبعی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے، کم کر دیتی ہے۔ مثلاً کوئی دوا بہت زیادہ ترش یا بہت زیادہ کھاری ہوتی ہے اگر اس کو اسی حدت کی حالت میں استعمال کرایا جائے تو جلد، غشا، مخاطی اور دوسری ساختیں جل جائیں یا ان میں بثور، آبلے یا قروح پیدا ہو جائیں لیکن اگر اس کے ساتھ کافی مقدار میں پانی شامل کر دیا جائے تو اب وہی تیز دوا آسانی کے ساتھ بلا خوف و خطر استعمال کی جا سکتی ہے۔ پانی کے علاوہ اس مقصد کے لیئے اندرونی و بیرونی ادویہ میں دوسری بہت سی چیزیں مثلاً موم، روغن، شہد، شکر لعاب صمغ عربی اور لعاب کتیرا وغیرہ شامل کی جاتی ہیں۔

ب : بعض اوقات دوا مصلح اصلی دوا کے مخالف ہوتی ہے جو اصلی دوا کے ساتھ مل کر نئی تاثیر پیدا کر دیتی ہے اور اس کے اصلی خواص کو کم و بیش بدل دیتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں :

۱۔ دوا مصلح اس مضر جزء پر اثر کرتی ہے جو کسی مرکب القویٰ میں اصلی جوہر فعال کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دوا مصلح سے جب اس مضر جزء کی امتزاجی ترکیب بدل جاتی ہے تو اس کا اثر بھی زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے اس کے اصلی جوہر فعال پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کی قوت بھی قائم رہتی ہے۔

۲۔ کبھی دوا مصلح براہ راست اصلی دوا کے جوہر فعال پر اثر انداز ہوتی ہے، مثلاً ایک دوا کا جوہر فعال ضرورت سے زیادہ ترش ہے جب ایسی دوا کے ساتھ مناسب مقدار

میں نمک شامل کر دیا جاتا ہے تو اس کی ترشی کسی حد تک زائل ہو جاتی ہے لیکن اگر طبی ضرورت جز ترش کے ساتھ وابستہ ہے اگر اس کے ساتھ نمک یا کھار کی بڑی مقدار شامل کر دی گئی تو ترشی یکسر زائل ہو جائے گی اور غرض مطلوبہ بالکل ختم ہو جائے گی۔

ج : بعض اوقات دواءِ مصلح نہ تو دواء کی حدت کو کم کرتی ہے اور نہ ہی دواء کے فعل میں تغیر و استحالہ پیدا کرتی ہے بلکہ دواءِ مصلح صرف بدنی تاثیر کے لحاظ سے اصلی دواء کے مخالف اثر کرتی ہے مثلاً تسکین درد کے لیئے ہم کوئی مسکن الم دواء استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن جو دواء ہمارے علم میں ہے اس مقصد کے لیئے مفید ہے وہ گوکہ مسکن الم ہے لیکن وہ ساتھ ہی ساتھ مضعف قلب بھی ہے ہم اس کے ہمراہ ایسی دواء شامل کر دیتے ہیں جو مقوی قلب اور مفرح قلب بھی ہو ایسی صورت میں اصلی مسکن الم دواء اگر مضعف قلب ہے تو مصلح دواء اس کو طاقت بخشتی ہے۔

بعض اوقات معالج کو خون بند کرنے کے لیئے یا کسی رطوبت کے سیلان کو روکنے کے لیئے حابس اور قابض دواء کی ضرورت پیش آتی ہے چنانچہ ایسی دواؤں سے اگر کسی عضو کا جریانِ دم یا سیلان رطوبت رک جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں قبض دور کرنے کے لیئے ملین دواء استعمال کراتے ہیں جس کی وجہ سے قبض پیدا نہیں ہوتا۔ بواسیر، ذحیر (پیچش) اور سحج و قروح امعاء میں ملین اور ہلکی ادویہ مسہلہ استعمال کی جاتی ہیں لیکن ملین اور مسہل دواء سے سحج و خراش کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ان دواؤں کے ساتھ دواءِ مزلق یعنی پھسلانے والے لعابات شامل کر دیتے ہیں یہ لعابات مصلح کا کام انجام دیتے ہیں۔

# مسئلہ اضرار و اصلاح پر تبصرہ

اطباء قدیم نے کتب ادویہ میں جس طرح ادویہ کا بدل تحریر کیا ہے اسی طرح ان کے مضر و مصلح بھی تحریر کیے ہیں۔ لیکن بدل کی طرح مضر و مصلح میں بھی غیر ضروری اشیاء کی بھرتی کی گئی ہے۔ مضر و مصلح کے خانوں پر جب غور کیا جاتا ہے تو اکثر خانوں میں مصلح کی حیثیت سے حیرت انگیز طور پر صرف چار دوائیں (صمغ عربی، صمغ کتیرا، شکر اور شہد) ہی لکھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اب ان چاروں ادویہ کی طبی حیثیت پر اگر غور کیا جائے تو صمغ عربی، صمغ کتیرا دونوں ہی معدہ و امعاء کے لیے کوئی مفید چیز نہیں۔ یہ دونوں دوائیں مغلظ معدہ اور مفسد ہضم ہیں لیکن بہت سی دواؤں کے مضر کے خانوں میں یہ لکھنے کے باوجود کہ یہ دوا معدہ و امعاء کے لیے مضر ہے۔ لیکن مصلح کے خانہ میں صمغ عربی اور صمغ کتیرا لکھ دیا گیا ہے۔ مثلاً اٹنگن (گردہ) کلیہ اور امعاء کے لیے مضر ہے اور صمغ عربی اور صمغ کتیرا اس کا مصلح بتایا گیا ہے۔ اسی طرح اطباء قدیم نے مثال کے طور پر چند ادویہ کے مضر اور مصلح تحریر کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں :۔

| نام ادویہ | مضر | مصلح |
|---|---|---|
| آبنوس | معدہ کے لیے | صمغ عربی، صمغ کتیرا |
| اٹنگن | گردہ اور امعاء کے لیے | صمغ عربی، صمغ کتیرا |
| الائچی کلاں (قاقلہ کبار) | امعاء کے لیے | صمغ کتیرا |
| الائچی خورد (قاقلہ صغار) | صدر وریہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| ابرک | گردہ اور طحال کے لیے | صمغ عربی |
| اسطوخودوس | حارالمزاج اشخاص کے لیے | صمغ کتیرا |

| | | |
|---|---|---|
| افتیمون ولائیتی | حار المزاج اشخاص کے لیے | صمغ کتیرا |
| انزروت | امعاء کے لیے | صمغ کتیرا |
| ایلوا (صبر زرد) | معدہ، امعاء و کبد کے لیے | صمغ کتیرا |
| باؤبڑنگ | امعاء کے لیے | صمغ عربی، صمغ کتیرا |
| بسد احمر | گردہ کے لیے | صمغ عربی، صمغ کتیرا |
| بلسان | مثانہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| بورہ ارمنی | معدہ کے لیے | صمغ عربی |
| پرسیاؤشان (ہنسراج) | طحال کے لیے | صمغ کتیرا |
| بید انجیر | معدہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| جدوار خطائی | صداع و قروح امعاء پیدا کرتا ہے | صمغ کتیرا |
| جمال گوٹہ (حب السلاطین) | حار المزاج اور لاغر اشخاص کیلئے | صمغ کتیرا |
| جند بید ستر | حار المزاج اشخاص کے لیے | صمغ کتیرا |
| جاوتری (بسباسہ) | کبد کے لیے | صمغ عربی |
| خاکسی (خوبکلاں) | حار المزاج اشخاص کے لیے | صمغ کتیرا |
| دم الاخوین | گردہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| زیرہ سفید (کمون سفید) | ریہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| زیرہ سیاہ (کمون سیاہ) | ریہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| سورنجان شیریں | معدہ اور کبد کے لیے | صمغ کتیرا |
| شورہ قلمی | گردہ کے لیے | صمغ کتیرا |
| صمغ عربی | قبض والوں کے لیے | صمغ کتیرا |
| عاقرقرحا | ریہ کے لیے | صمغ کتیرا |

| | | |
|---|---|---|
| عنبر اشہب | امعاء کے لیئے | صمغ عربی |
| عقیق | گردہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| عود صلیب | حار المزاج و حاملہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| فرفیون | انثیین اور رحم کے لیئے | صمغ کتیرا |
| کٹکی | گردہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| کمیلہ | امعاء و فم معدہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| گلنار فارسی | صداع اور سدہ پیدا کرتا ہے | صمغ کتیرا |
| گھیکوار | معدہ، امعاء اور کبد کیلئے | صمغ کتیرا |
| گندھک (کبریت) | دماغ اور معدہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| قرنفل (لونگ) | گردہ و امعاء کے لیئے | صمغ عربی |
| مصطگی رومی | مثانہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| مرجان | گردہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| لاجورد | معدہ کے لیئے | صمغ کتیرا |
| ہینگ (حلتیت) | دماغ، کبد اور اعضاء اسفل کیلئے | صمغ کتیرا |

## شہد اور شکر

| | | |
|---|---|---|
| ابہل | معدہ و حلق کے لیئے | شہد |
| اجوائن خراسانی | سدہ اور خناق پیدا کرتی ہے | شہد |
| اسپغول | اعصاب کے لیئے | شہد |
| انار (رُمّان) | بخار والوں کیلئے، معدہ کے لیئے اور نفاخ ہے | شہد |
| آملہ | طحال کیلئے اور مورث قولنج ہے | شہد |

| | | |
|---|---|---|
| بابونہ | حلق کے لیئے | شہد |
| بیضہ مرغ | معدہ کے لیئے | شہد |
| بارتنگ (لسان الحمل) | ریہ اور طحال کے لیئے | شہد |
| بلیلہ | امعاء و مقعد کے لیئے | شکر و شہد |
| برہمی | حارالمزاج اور لاغر اشخاص کیلیئے | شکر |
| بھنگڑا | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| پوکھرمول | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| تخم کاہو | باہ کے لیئے | شہد |
| تخم بھقوا | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| تخم کشوث | ریہ کے لیئے | شہد |
| تخم تزب | متلی و کرب پیدا کرتا ہے | شہد |
| ترنج | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| ثعلب مصری | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شکر |
| جائپھل (جوزبوا) | کبد اور ریہ کے لیئے | شہد |
| چائے | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| رال (راتینج) | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شکر |
| زراوند مدحرج و طویل | طحال و اعصاب کے لیئے | شکر |
| سفیدہ کاشغری | مانع حمل اور خناق پیدا کرتی ہے | شہد |
| فلفل سیاہ | حارالمزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| کچلہ (اذراقی) | ذہن کو خراب کرتا ہے اور نشہ آور ہے | شکر |

| | | |
|---|---|---|
| کسونڈی | حارّ المزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| کنگھی | حارّ المزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| مرمکی | حارّ المزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| مومیائی | حارّ المزاج اشخاص کے لیئے | شہد |
| نیلوفر | مثانہ کے لیئے | شہد |
| نعناع (پودینہ) | امعاء کے لیئے | شہد |
| ناگرموتھہ (سعد کوفی) | حلق و ریہ کے لیئے | شکر |
| ہلیلہ سیاہ | کبد کے لیئے | شہد |
| ہلیلہ کابلی | دماغ کے لیئے (زیادہ مقدار میں) | شہد |
| ہیرا کسیس | امعاء کے لیئے | شہد |

مذکورہ بالا ادویہ مضر و مصلح کی فہرست میں بعض ادویہ کو معدہ و امعاء کے لیئے مضر بتایا گیا ہے لیکن ان کے مصلح کے خانہ میں چشم پوشی کر کے صمغ عربی و صمغ کتیرا لکھ دیا گیا ہے۔

شہد اور شکر کے بارے میں مشہور ہے کہ ان دونوں کا مزاج حارّ ہے اور طبّی اصول کے مطابق جو دوائیں حار ہوتی ہیں وہ حارّ المزاج اشخاص کے لیئے مضر ہوں گی۔ ان کی اصلاح کے لیئے مصلح کے طور پر کوئی بارد دواء ہونی چاہئے نہ کہ شہد اور شکر سفید جیسی حار چیزیں۔ مگر بہت سی دواؤں کو حارّ المزاج اشخاص کے لیئے مضر بتانے کے باوجود ان کے مصلح کے خانہ میں شہد اور شکر لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً فلفل سیاہ حارّ المزاج اشخاص کے لیئے مضر ہے لیکن اس کے مصلح کے خانہ میں شہد لکھا گیا ہے۔

اسی طرح کسونڈی حارّ المزاج اشخاص کے لیئے مضر ہے، اس کے مصلح کے خانہ میں شہد لکھا گیا ہے۔ اسی طرح پوکھر مول، بھنگرا، پیاز، تخم بھنگ، ترنج، ثعلب مصری، مرمکی

مومیائی، چائے اور کنگھی وغیرہ حارّالمزاج اشخاص کے لیئے مضر ہونے کے باوجود ان کے مصلح کے خانہ میں شہد اور شکر لکھے ہوئے ہیں۔

ان چاروں مصلحات کے بعد اگر مصلح کے خانوں کو بغور دیکھا جائے تو روغن زرد اور روغن لکھا ہوا ہے۔

اکثر دواؤں کے مضر خانوں میں لکھا ہوا ہے کہ دوا حارّالمزاج اور باردالمزاج اشخاص کے لیئے یا یابس اور مرطوب المزاج اشخاص کے لیئے مضر ہے، اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قطعاً فضول اور بے فائدہ خانہ پری کی گئی ہے کیونکہ کتب ادویہ میں ایک خانہ مزاج کا بھی ہے اور اس خانہ میں ہر دواء کے مزاج کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ دوا حار ہے بارد ہے، یابس ہے یا رطب ہے۔ مزاج کے جاننے کے بعد آسانی سے نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حار دوائیں حارّالمزاج اشخاص کے لیئے، بارد دوائیں باردالمزاج اشخاص کے لیئے یابس دوائیں یابس المزاج اشخاص کے لیئے، رطب دوائیں مرطوب المزاج اشخاص کے لیئے مضر ثابت ہوں گی۔

بہت سی ادویہ کے مضر کے خانہ میں تحریر ہے کہ یہ قلب، دماغ، کبد، طحال، معدہ، گردہ اور امعاء یا کسی دیگر عضو کے لیئے مضر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کے ضرر کی نوعیت کیا ہے۔ کیا اس دواء سے اس عضو کے ذاتی فعل میں بہت زیادہ تحریک پیدا ہو جائے گی جس کا نام تشویشِ افعال ہے، یا اس کے فعل میں بہت زیادہ کمی آجائے گی جس کا نام بطلان افعال ہے کیونکہ افعال میں خرابی کی عام طور پر یہی دو صورتیں پائی جاتی ہیں مثلاً جو دوائیں قلب کے فعل اور اس کی انقباضی وانبساطی حرکات کو اعتدال کی حد سے بڑھاتی ہیں، جو قلب کے لیئے مضر ہے اور جو دوائیں قلب کے اس عمل کو سست کرتی ہیں وہ بھی قلب کے لیئے مضر ثابت ہوں گی۔ قلب کے افعال کا جس طرح اعتدال کی حد سے بڑھ جانا مرض ہے اسی طرح اعتدال کی حد سے

کم ہو جانا بھی ایک مرض ہے۔ مختصر یہ کہ قلب کی ضرر رساں دوائیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ یا تو وہ قلب کی حرکات کو بہت زیادہ سست کر دیتی ہیں یا وہ قلب کی حرکات کو بہت زیادہ تیز کر دیتی ہیں۔ اگر اس ضرر کے بارے میں مختصر طور پر اتنا بتایا جائے کہ یہ قلب کے لیے مضر ہیں تو سننے والا تاریکی میں رہے گا اور وہ اس کے ضرر کو دور کرنے کے لیے صحیح تدابیر نہیں کر سکے گا۔

کسی دوا کے افعال کی اصلاح کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی دواء سے قلب کا فعل غیر معمولی طور پر سریع ہو گیا ہے تو اس کے مقابلہ میں ہم کوئی ایسی دواء استعمال کریں جو قلب کے فعل کو سست کر دے تاکہ وہ حدِ اعتدال پر آجائے۔ اگر کسی دواء سے قلب کا فعل بہت زیادہ سست ہو گیا ہے تو ہم کوئی ایسی دواء استعمال کریں جو قلب کے فعل کو تیز کرنے والی ہو تاکہ اس کی حرکات کی رفتار اعتدال پر آجائے۔

اسی طرح معدہ اور امعاء کے لیے جو دوائیں مضر ہیں ان کے متعلق بھی ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آیا وہ معدہ و امعاء کی حرکات اور اس کے اعمالِ ہضم کو تیز کرتی ہیں یا سست کرتی ہیں کیونکہ قلب کی طرح معدہ و امعاء میں دونوں قسم کی کمیتیں پائی جاتی ہیں۔ ضعف ہضم اور قبض کی حالت میں اگر ان کی حرکات سست ہو جاتی ہیں تو قے، اسہال، پیچش، مغص معدی، مغص معوی اور سحج و قروح امعاء، و معدہ میں ان کے حرکات غیر معمولی طور پر تیز ہو جایا کرتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جو دواء ایک وقت میں اس لحاظ سے مضر ہو گی اس سے معدہ و امعاء کی حرکات سست ہو جاتی ہیں تو وہی دواء قے، اسہال، پیچش اور مغص امعاء و مغص معدہ کی حالت میں مفید ثابت ہوں گی۔

اسی طرح انار کو اطباءِ قدیم نے بخار والوں کے لیے اور معدہ کے لیے مضر بتایا ہے یعنی معدہ کے لیے نقصان دہ اور نفاخ ہے۔ اطباءِ قدیم نے ہی انار کو بہت زیادہ

لطیف اغذیہ میں شمار کیا ہے اسی وجہ سے مریضوں کو خاص طور پر انار کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں انار کو معدہ کے لیئے مضر اور نفاخ لکھنا سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ شیخ الرئیس بو علی سینا اور دیگر اطباءِ قدیم نے بخار والوں کے لیئے آب انار کا ذکر خاص طور سے کیا ہے۔ آج بھی اطباء کا یہی دستور ہے۔ اس کے باوجود انار کو بخار والوں کے لیئے مضر لکھنا بڑی عجیب سی بات ہے۔ آب انار جیسی انتہائی لطیف چیز اگر نفاخ ہو سکتی ہے تو دنیا کی کوئی غذا نفاخ ہونے سے نہیں بچ سکتی۔

شیخ الرئیس بو علی سینا نے اغذیہ حیوانیہ میں بیضۂ مرغ کو سریع الہضم اغذیہ میں شمار کیا ہے۔ کثیر الغذاء اور صالح الکیموس ہونے کے باوجود بیضۂ مرغ کا سریع الہضم ہونا اطباءِ قدیم میں مشہور ہے اسی وجہ سے ضعیف المعدہ مریضوں اور ناتواں نقیہوں کو بیضہ مرغ کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ لیکن بیضہ مرغ کے مضر کے خانہ میں لکھا ہے کہ بیضہ مرغ معدہ کے لیئے مضر ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ سریع الہضم، کثیر الغذاء اور صالح الکیموس ہونے کے باوجود بیضہ مرغ معدہ کے لیئے کس طرح مضر ہو سکتا ہے۔

بہت سی ادویہ کی خانہ پری متضاد بیانات سے کی گئی ہے یعنی خانہ مضرت میں جو کچھ لکھا ہے، افعال و خواص اور مصلحات کے خانہ میں اس کے برعکس تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً بارتنگ (لسان الحمل) طحال کے لیئے مضر بتایا گیا ہے لیکن اس کے افعال و خواص کے خانہ میں لکھا ہے کہ عصارہ بارتنگ طحال کے لیئے مفید ہے۔

برہمی کے مضر کے خانہ میں لکھا ہے کہ یہ لاغر اشخاص کے لیئے مضر ہے حالانکہ برہمی بہت مشہور مقوی دوا ہے اور یہ اصولی بات ہے کہ تقویت کی ضرورت لاغر اشخاص کو ہی پیش آتی ہے۔ پھر یہ لاغر اشخاص کے لیئے کس طرح مضر ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد نفع خاص کے خانہ میں لکھا ہے کہ یہ مقوی اعضاءِ رئیسہ ہے۔ یہ بات سمجھ میں قطعاً نہیں آتی کہ جو چیز مقوی اعضاءِ رئیسہ ہے وہ لاغر شخص کے لیئے کیونکر خاص طور پر

مضر ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں تقویت اعضاءِ رئیسہ کی ضرورت استحقاق لاغروں سے زیادہ کن لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ یہ بات عقل سے بہت بعید ہے۔

بلیلہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ امعاء اور مقعد کے لیئے مضر ہے لیکن بلیلہ کے افعال و خواص کے خانے میں لکھا ہے کہ بلیلہ مقوی معدہ، مشتہئ طعام اور بواسیر کے لیئے مفید ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات قطعاً نہیں آئی کہ اطباء قدیم جس دوا کو امعاء اور مقعد کے لیئے مضر بتا رہے ہیں وہ بواسیر کے لیئے کس طرح مفید ثابت ہو سکتی ہے اس کے علاوہ بلیلہ اطریفل (ترپھلہ) کا ایک اہم جزء ہے اور اطریفل کے استعمال سے مسلسل تجربات نے اس کا مضر نہ ہونا ثابت کر دیا ہے۔

بھنگرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حارالمزاج اشخاص کے لیئے مضر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مزاج حار ہے اس لیئے اس کی حرارت سے وہ اشخاص زیادہ متاثر ہوتے ہیں جن کے مزاج میں بھی حرارت پائی جاتی ہے ایسی صورت میں اس کا مصلح کوئی بارد مزاج کی دوا ہونی چاہیئے جبکہ یہ تمام دوائیں خود حارالمزاج ہیں۔

عرق گلاب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ مورث نزلہ و مشیب شعر (بالوں کو سفید کرنے والا) ہے اور اس کے مصلح کے خانہ میں شربت گلاب لکھا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عرق گلاب کا مصلح کیا شربت گلاب ہو سکتا ہے تو کس اصول کے تحت؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ گلاب کی اصلاح خود گلاب سے کی جا رہی ہے۔

مضر و مصلح کے مسئلہ پر اب تک کے طویل بیان کو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مشہور مقولہ ہے "خَیرُ الکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ" کے تحت چند جملوں میں آخر میں ختم کر دیا جائے۔ وہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب طبیب مرض اور مریض کی اصلیت کو پہچانتا ہو۔ پھر اپنی صوابدید کے مطابق اگر وہ ایک دوا یا چند دواؤں کا مجموعہ ازالۂ

مرض کے لیئے استعمال کرنا چاہتا ہے تو وہی طبیب اپنی صوابدید کے مطابق یہ بھی سمجھتا ہے کہ میری دی گئی دوا اپنے اندر کس طرح کا پہلو رکھتی ہے اور اس کو دور کرنے کے لیئے کون سی دوا یا کون سی تدبیر اصلاح پیدا کرے گی۔ اگر معالج صحیح رائے پر پہنچتا ہے تو یقیناً وہ ضرور دور کر سکتا ہے اور یقیناً اصلاح کا مسئلہ درست ہے۔

**علاج میں حیوانی، نباتی اور معدنی ادویہ کا انتخاب** متقدمین نے علاج و معالجہ کے سلسلہ میں سب سے زیادہ مفید اور لائق تحسین جو تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ جسم انسانی سے جن دواؤں کو انسیت ہے ان کو پہلے استعمال کرنا چاہیئے۔ مثلاً حیوانی ادویہ کو جسم انسانی سے زیادہ انس ہے اس لیئے اگر وہی صرف شفا بخش سکتی ہیں تو پہلے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں سے شفا حاصل ہو جائے، پھر نباتی دوائیں استعمال میں لائی جائیں اور انتہائی مجبوری کی حالت میں معدنی دوائیں استعمال کی جائیں کیونکہ ان کو کافی بُعد (دوری) ہے اس لیئے جسم انسانی اس سے حتی الامکان نفرت ظاہر کرتا ہے اور بدرجہ مجبوری اس کو قبول بھی کر لیتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کہ جہاں تک ممکن ہو حیوانی ادویہ سے صحت رفتہ کی بازیافت کی جائے، اس کے بعد نباتی دوا اور پھر مجبوراً معدنی دوا کو حصولِ شفا کی غرض سے تجویز کیا جائے۔

باب ۱۲ دوازدهم

# قانون ترکیب دوا،

حصولِ شفا کی غرض سے گاہے ہم ایک ہی دوا استعمال کرتے ہیں جسے ہم علاج بالمفردات کہتے ہیں اور گاہے ایک سے زیادہ متعدد دوائیں ملا کر بشکلِ مرکب یعنی اطریفل، برشعشا، جوارش، حب، قرص، مفرح، معجون، لعوق، عرق، شربت، سکنجبین، سفوف، کحل اور برود وغیرہ استعمال کرتے ہیں جسے ہم علاج بالمرکبات کہتے ہیں۔

تمام نباتی حیوانی اور معدنی دوائیں جو قدرتی اور طبعی حالت میں پائی جاتی ہیں مفردات کہلاتی ہیں حالانکہ وہ اپنے اندر متعدد اجزاءِ مؤثرہ بھی رکھتی ہیں انھیں مفردات کی آمیزش سے جو دوائیں تیار کی جاتی ہیں وہ مرکبات کہلاتی ہیں۔

قدرتی اور طبعی دوائیں جن کو مفرد بتایا گیا ہے وہ سب حقیقت میں مرکب ہی ہوتی ہیں کیونکہ ان کی ترکیب میں مختلف اجزاءِ مؤثرہ پائے جاتے ہیں بشرطیکہ ان کو خالص یا بسیط نہ بنالیا گیا ہو۔ مختلف معدنی ادویہ مثلاً نقرہ (چاندی)، مس (تانبہ)، سیماب (پارہ)، جست اور فولاد (لوہا) وغیرہ۔ اور دھاتیں مثلاً کبریت (گندھک) شنگرف، ہڑتال اور سم الفار وغیرہ جب اپنے معدن سے نکلتی ہیں تو وہ خالص اور بسیط نہیں ہوتیں بلکہ مختلف معدنیات کا آمیزہ ہوتی ہیں۔

**علاج بالمفردات کی اہمیت** | بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا کسی مرض کے علاج کے لیئے اگر ہم کسی مفرد دوا کو اپنے مقصد کے لیئے کافی اور مناسب خیال کرتے ہیں تو اس کے

مقابلہ میں ہم کسی مرکب دواء کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ مفرد دواء کو ہی بہتر سمجھ کر اختیار کرتے ہیں جس کو علاج بالمفردات کہتے ہیں۔ یہ طبی اصول کے مطابق زیادہ افضل ہے۔

اگر کسی مجبوری یا ضرورت کے تحت ایک دواء سے کام نہ چلے تو جہاں تک ممکن ہو محض ایک ہی دواء کا اضافہ کر دیا جائے۔ اسی طرح اگر ضرورت متقاضی ہو کہ مزید دوائیں بڑھائی جائیں تو کم سے کم دواء بڑھائی جائے جیسا کہ شیخ الرئیس بو علی سینا نے قانون میں تحریر کیا ہے (وَاعلَم اَنَّ المجرّب خیرٌ من غیر المجرّبِ وَالقلیلُ مِن الادویۃ خیر من کثیرِھا فی غرضٍ واحدٍ) "یاد رہے کہ تجربہ اور آزمودہ دواء غیر آزمودہ دواء سے بہتر ہے اور کسی ایک غرض کے لیے کم دواؤں کا نسخہ زیادہ دواؤں والے نسخے سے بہتر ہے۔"

ہمارے ملک میں اطباء کا ایک گروہ لمبے لمبے نسخے لکھنا فنی کمال سمجھتا ہے ان نسخوں کی ترتیب میں محض اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ایک ایک غرض کے لیے فہرست ادویہ میں سے دس دس، پندرہ پندرہ دوائیں ایک ہی خواص کی جمع کر دی جائیں۔

لیکن اطباء کا دوسرا گروہ جو مختصر اجزاء سے علاج کرنے کو کمالِ فن تصور کرتا ہے جن کے نسخے محض دو چار دواؤں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ادویہ کے صحیح مواقع استعمال کا علم اور ان سے متوقع فوائد حاصل کرنے کی قدرت ہر طبیب میں یکساں نہیں ہوتی۔ جن اطباء کو مرض کی نوعیت بخوبی معلوم ہے اور دواء کی نوعیتِ عمل پر مکمل بھروسہ ہے انھیں اپنی فنی بصیرت کے مطابق زیادہ مختصر دواؤں سے علاج کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔

شیخ الرئیس بو علی سینا نے القانون کی جلد پنجم (کتاب الخامس قرابادین) میں تحریر کیا ہے کہ "انّہ قد لا نجدُ فی کلّ علّۃٍ خصوصًا المرکبۃ دواءً مقابلاً لہا من المفردات و لم نجد نا لما آثرنا علیہ۔" "کبھی ایسا بھی

ہوتا ہے کہ ہم ایک ہی بیماری کا مقابلہ کر لینے کی صلاحیت ایک مفرد دوا میں نہیں پاتے خصوصاً امراض مرکبہ کے علاج کے لیئے۔ اگر ہم مفرد دوا سے علاج کی قدرت محسوس کر لیتے ہیں تو کبھی بھی اس مفرد دوا پر مرکبات کو ترجیح نہیں دیتے۔"

شیخ الرئیس بو علی سینا کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاج امراض کے وقت ادویۂ مرکبہ کا استعمال محض مجبوری کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

مکمل اعتماد کے بغیر بہت سی آمیزش سے دوسری خرابیوں کے علاوہ ایک مشکل اور حائل ہو جاتی ہے کہ ادویہ مرکبہ میں گاہے ترکیب کے بعد کوئی جانبی اثر یا مخالف اثر پیدا ہو سکتا ہے یا ترکیب کے بعد ایسی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس کی قوت یا تو علاج کے لیئے کمزور ثابت ہوتی ہے یا پھر قوت زیادہ بڑھ جاتی ہے، جو الٹا نقصان کرتی ہے اور ضرورت سے زیادہ تضاد رکھتی ہے۔

**ترکیبِ ادویہ کی ضرورت** دورانِ علاج ایسے بہت سے مواقع آتے ہیں جب ایک دوا کے ساتھ چند دوائیں شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ ضروریات جو ترکیبِ ادویہ پر اطباء کو مجبور کرتی ہیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ اصلاحِ ادویہ کے لیئے۔

۲۔ دوا کے اثر کو قوی بنانے کے لیئے۔

۳۔ دوا کے اثر کو ضعیف بنانے کے لیئے۔

۴۔ دوا کو سریع النفوذ بنانے کے لیئے۔

۵۔ دوا کو بطئ النفوذ بنانے کے لیئے۔

۶۔ مرکب امراض کے علاج کے لیئے۔

۷۔ دوا کی حفاظت کے لیئے۔

۸۔ دوا کی مقدار بڑھانے کے لیئے۔

۹۔ دیگر اغراض کے لیے۔

۱۔ اصلاح دواء کے لیے گاہے اصلی دواء کے ساتھ دوسری دوا اس لیے شامل کرتے ہیں کہ اس دوا کی مضر کیفیت کی اصلاح ہو جائے جو اس میں پائی جاتی ہے۔ اس مضر کیفیت کی دو صورتیں ہیں:

الف: وہ دوا اصلی مرض میں اپنی تاثیر کے لحاظ سے مفید ہو لیکن کسی دوسرے عضو کے لیے کوئی مضر تاثیر رکھتی ہو۔

ب: وہ دوا اصلی تاثیر کے لحاظ سے مضرت کا کوئی پہلو نہیں رکھتی مگر وہ مزہ، بو، شکل وصورت اور رنگ وغیرہ کے لحاظ سے ایسی مکروہ ہوتی ہے کہ طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی۔

پہلی صورت میں اصلی مؤثر دواء کے ساتھ کوئی دوسری دوا مصلح شامل کردی جاتی ہے۔ مثلاً شحم حنظل کے استعمال سے شکم میں مروڑ پیدا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے اس لیے اس کے ساتھ مصلح کے طور پر بزرالبنج (اجوائن خراسانی) یا لفاح شامل کردیتے ہیں۔ یہ دونوں دوائیں مخدر ہونے کی وجہ سے معدہ وامعاء کی حرکتِ دودیہ اور تشنج ومروڑ کو کم کردیتی ہیں۔ اسی طرح سقمونیا (محمودہ)، تربد اور ریوند چینی کے ساتھ زنجبیل شامل کردی جاتی ہے جس سے مروڑ کا خدشہ کم ہو جاتا ہے۔

دوسری صورت میں جب کسی دوا کا مزہ بُرا اور نامرغوب الطبع ہوتا ہے، مثلاً سقوطری (ایلوا)، یا جب کسی دوا کی بو مکروہ اور خراب ہو مثلاً خیار شنبر (املتاس)۔ یا جب کسی دوا کی شکل وصورت اور رنگت قابلِ نفرت ہوتی ہے تو طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی اور وہ دوا قبل از وقت معدہ سے قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے ایسی صورت میں ایسی چیزوں کے شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو بدمزہ کو خوش مزہ اور بدبو کو خوشبو میں تبدیل کردے اور شکل وصورت اور رنگ کو مرغوب

بنا دے۔ عسل خالص (شہد) اور شکر سفید سے اکثر دواؤں کی بدمزگی کم ہو جاتی ہے اور گل سرخ، زعفران، مشک، عنبر اشہب سے اکثر دواؤں کی بو تبدیل ہو جاتی ہے جس سے دوا کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

جس طرح کسی مرض کے ازالہ کے لیئے تاثیر کے لحاظ سے بہترین دوا تجویز کی جاتی ہے اسی طرح یہ خیال بھی رکھنا پڑتا ہے کہ اس دواء کے مضر جز کی اصلاح ہو جائے اور اس کا مزہ، بو، شکل وصورت کے لحاظ سے دواء کے استعمال کا شوق بڑھ جائے۔

۲۔ دواء کے اثر کو قوی بنانے کے لیئے ایک دواء کے ساتھ جب دوسری دواء شامل کی جاتی ہے تو اس آمیزش کے بعد پہلی دواء کا اثر زیادہ قوی ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ دو یا دو سے زیادہ دواؤں کے ملانے سے مجموعی تاثیر اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر یہ دوائیں الگ الگ اسی مقدار میں استعمال کرائی جائیں تو اتنا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ مثلاً دم الاخوین ایک قابض دواء ہے، اگر اس کے ساتھ کتھہ سفید شامل کر دیا جائے تو اس کی قوت قابضہ بڑھ جاتی ہے اسی طرح اگر برگ گاؤزبان کے ساتھ اصل السوس مقشر شامل کر دی جائے تو اخراج بلغم کا عمل قوی ہو جاتا ہے ایسی دواء کو دوائے معین کہتے ہیں۔ اس قسم کی دوائیں عام طور پر ایک جیسے خواص والی ہوا کرتی ہیں جو دوسری دواء کے ساتھ ملکر اس کے اثر کو زیادہ قوی کر دیتی ہیں مثلاً ایک ہی خواص والے مدرات اور مسہلات وغیرہ۔ بقول علامہ نفیس جب کوئی مرض قوی ہوتا ہے اور اس کے مقابلے کے لیئے کوئی مفرد دواء نہیں مل پاتی تو اس وقت دواؤں کو مرکب بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ مرکب دواء کے اجزاء مقابلہ مرض میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور مجموعی تاثیر ازالۂ مرض کے لیئے کافی ہو جائے۔

بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرکب امراض کے مقابلے کے لیئے ہمیں ایک مرکب القوی دواء ملتی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ مختلف

خواص کے اجزاء پائے جاتے ہیں اس لیئے وہ اپنے مختلف جواہر سے مرکب حالات میں دو تاثیرات پیدا کر سکتی ہے لیکن اس کے ایک جز کی تاثیر ہماری ضرورت سے زیادہ ضعیف ہوتی ہے اس لیئے اس کے ساتھ ہم کوئی ایسی دواء شامل کر دیتے ہیں جس سے اس کی یہ تاثیر قوی ہو جاتی ہے۔ مثلاً بابونہ ایک مرکب القویٰ دواء ہے جس میں تحلیل اور قبض کی دو صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس میں تحلیل کی قوت قوی ہے اور قبض کی قوت ضعیف ہے اس لیئے اس کے ساتھ جب کوئی قابض دواء شامل کر دیتے ہیں تو اس کی قوت قابضہ زیادہ ہو جاتی ہے۔

۳۔ دوائے کے اثر کو ضعیف کرنے کے لیئے بعض اوقات دوران علاج ہمیں ایسی دواء ملتی ہے جس کی قوتِ تاثیر ہماری ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے اس حالت میں اس کے ساتھ کوئی ایسی دواء شامل کر دی جاتی ہے جس سے اس کی حدت اور تیزی کم ہو جاتی ہے ایسی دواء کو مضعّف عمل کہتے ہیں مثلاً اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ مریض کو ایک یا دو نرم اور معمولی اجابتیں آجائیں جس سے اس کی امعاء (آنتیں) صاف ہو جائیں اور ضعف بھی پیدا نہ ہو لیکن وقت پر جو دواء ہمیں ملی ہے اس سے اسہال (دستوں) کے زیادہ ہونے اور ضعف پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں طبیّ اصول کے مطابق کبھی اس دواء کی مقدار کو کم کر دیتے ہیں اور کبھی اس کے ساتھ قابض اور حابس دواء شامل کر دیتے ہیں جس سے مسہل دواء کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔

۴۔ دواء کو سریع النفوذ بنانے کے لیئے بعض دوائیں بطی النفوذ ہوتی ہیں۔ ایسی دواؤں کی قوتِ نفاذہ کو حسب ضرورت بڑھانے کے لیئے دوسری دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ اس قسم کی دواؤں کو بدرقہ کہتے ہیں۔ مثلاً بعض کو کسی روغن کے ساتھ ملا کر جلد پر لگایا جاتا ہے تو وہ روغن میں محلول ہو کر اس کے ساتھ جلد کے اندر جذب ہو جاتی ہے مثلاً افیون اور کافور روغن میں حل ہو جاتے ہیں اور اسی طرح شکر، نمکیات اور کھار پانی میں حل ہو جایا کرتے

ہیں اس لئے ان کو اکثر پانی کے ہمراہ استعمال کرایا جاتا ہے۔

علامہ علاؤالدین قرشی تحریر کرتے ہیں کہ کبھی دواء بطئ النفوذ ہوتی ہے اس لیے اس کے ساتھ ایسی دواء شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو اس کو سریع النفوذ بنادے جس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں :

الف : دوسری دواء کی آمیزش سے اس کی قوت نفاذہ عام طور پر بڑھ جائے ۔مثلاً کسی غلیظ القوام اور بطئ النفوذ چیز کے ساتھ لطیف چیز کا شامل کر دینا۔

ب : دوسری دواء کے سبب سے کسی خاص عضو کی جانب اس کی قوت نفوذ تیز ہو جائے یا کسی خاص عضو کی جانب اس کا میلان بڑھ جائے مثلاً دواء مدرّ کے ساتھ ذراریح (تیلنی مکھی) کا شامل کردینا۔

ذراریح (تیلنی مکھی) ایک تیز مدرّ ہے۔ جب اس کو دوسری دواء کے ساتھ شامل کر کے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کو گردوں کی جانب سرعت کے ساتھ مائل کر دیتی ہے۔

۵۔ دواء کو بطئ النفوذ بنانے کے لئے علاج الامراض میں جس طرح یہ ضرورت پیش آتی ہے کہ کسی دواء کی قوت نفاذ کو بڑھایا جائے اسی طرح یہ ضرورت بھی پیش آتی ہے کہ دواء کی قوتِ نفاذ کو جو ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی ہو، کم کیا جائے تاکہ عضو مخصوص تک اس کے اجزاء دیر میں سرایت کریں اور کم پہنچیں۔ اس عمل کو ابطاء النفوذ کہتے ہیں علامہ نفیس نے ابطاءِ نفوذ کی دو قسمیں بیان کی ہیں :

۱۔ ابطاء ذاتی

۲۔ ابطاء عرضی

۱۔ ابطاء ذاتی سے مراد یہ ہے کہ اصلی دواء کے ساتھ دوسری دواء شامل کر کے براہ راست اصلی دواء کی قوت نفاذ کو کم کر دیا جائے ۔جیسا کہ کسی سریع النفوذ دواء کے ساتھ کسی بطئ النفوذ دواء کے شامل کرنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً سرکہ میں پانی شامل کر دینا یا قیروطی میں ادویہ کے

ساتھ روغن کا شامل کر دینا، جس کی وجہ سے قیروطی دیر تک جسم پر قائم رہتی ہے اور سستی کے ساتھ جذب ہوتی ہے۔

۲- ابطاء عرضی سے مراد یہ ہے کہ اصلی دوا پر دوسری دوا براہِ راست اثر نہ کرے بلکہ وارد بدن ہو کر عضو میں وہ کوئی ایسا تغیر پیدا کر دے جس سے اصلی دوائے کے نفوذ میں قدرے مزاحمت اور رکاوٹ پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا نفوذ تیزی کے ساتھ نہ ہو سکے۔ مثلاً دواءِ مدرّ بول دواءِ معرق کے عمل کو سست کر دیا کرتی ہے۔ اسی طرح ادویہ مقیۂ مسہل دوائے کے عمل کو سست کر دیتی ہے۔

اس اصول سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہم کسی دواءِ معرق کے عمل کو کم کرنا چاہیں اور اس کے ساتھ قلیل مقدار میں دواءِ مدر شامل کر دیں تو دوسرا معرق کا عمل کم ہو جاتا ہے اور اس کے اجزاءِ مؤثرہ جلد کی جانب جس سرعت کے ساتھ نفوذ کرنے والے تھے اس کی رفتار میں رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم کسی دواءِ مدر کے فعل کو کم کرنے کے لئے دواءِ معرق شامل کر دیں تو دواءِ مدر کے اجزاءِ فعالہ جس سرعت کے ساتھ گردوں کی جانب نفوذ کرنے والے تھے تو اس وقت اس کی قوت نفوذ میں کمی آجائے گی۔ اسی طرح قے کے آجانے سے امعاء کی جانب دواءِ مسہل کی قوت نفوذ کم ہو جاتی ہے جس سے اسہال کم آتے ہیں۔ اسی طرح اسہال کے جاری ہو جانے سے دواءِ مقی کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور قے کی تعداد و شدت میں کمی آجاتی ہے۔

۶- مرکب امراض کے علاج کے لئے: جب بدن انسانی میں چند امراض جمع ہو جاتے ہیں اور ہر مرض دوسری دوا کا خواہاں ہوتا ہے اور اس وقت کوئی ایسی دواءِ مفرد نہیں ملتی جو تنہا مجموعۂ امراض کا مقابلہ کر سکے تو ایسی حالت میں ہر مرض کی رعایت سے نسخہ کو مرکب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مثلاً نزلہ اور بخار کے نسخہ میں دونوں قسم کی دوائیں شامل کی جاتی ہیں یا کہیں کوئی ایسی دوا ملتی ہے جو دو جوہروں یا قوتوں سے مرکب ہوتی ہے اور ہر جوہر یا قوت مرض مرکب

کامقابلہ کرسکتی ہے مگران میں سے ایک جوہر بہت زیادہ قوی اور دوسرا ضعیف ہوتا ہے ایسی صورت میں ایسی دوا شامل کی جاتی ہے جو ضعیف قوت کو بڑھا دے اور بڑھی ہوئی قوت کو کم کر دے، یا ایسی دوا ملتی ہے جس میں دونوں قوتیں برابر ہوتی ہیں لیکن مرض مرکب کا ایک مرض دوسرے سے قوی اور غالب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ دوا کی اس قوت کو جو مرضِ قوی کا مقابلہ کر رہی ہے دوسری دوا ملا کر مزید قوی کر دیا جائے۔

۷۔ دوا کی حفاظت کے لیئے | اصلی دوا کے ساتھ کا ہے دوسری دوا اس مقصد کے لیئے استعمال کرتے ہیں کہ وہ اصلی دوا کو فساد و تعفّن سے یا کم زور ہونے سے محفوظ رکھے شکر اور شہد کے قوام میں دواؤں کو شامل کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ مربّی، گل قند، خمیرہ اور شربت وغیرہ میں دوائیں شکر اور شہد کے قوام میں محفوظ رہتی ہیں نمک اور سرکہ بھی دواؤں کو فساد و تعفن سے محفوظ رکھتے ہیں۔

۸۔ دوا کی مقدار بڑھانے کے لیئے | اکثر سمّی دواؤں کی مقدار خوراک اتنی قلیل ہوتی ہے کہ ان قلیل مقداروں میں اس دوا کا منقسم ہونا دشوار ہوتا ہے مثلاً بعض دواؤں کی مقدار خوراک ایک چاول اور نصف چاول ہوتی ہے اور بعض دواؤں کی مقدار خوراک سرسوں کے دانہ کے برابر یا اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس سمّی دوا کے ساتھ کوئی سادہ اور بے ضرر چیز شامل کر دی جاتی ہے جس سے اس دوا کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور پھر اس دوا کو مختلف خوراکوں میں تقسیم کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی سادہ چیزیں خشک اور سفوف کی شکل میں ہوتی ہیں۔ مثلاً نشاشتہ، گل قیمولیا اور شکر وغیرہ۔ اور سیّال و نیم جامد بھی ہوتی ہیں، مثلاً شہد، شکر اور ان کا قوام وغیرہ۔

۹۔ دیگر اغراض کے لیئے | بعض اوقات ایک دوا کے ساتھ دوسری دوا مذکورہ بالا اغراض کے علاوہ کسی ایسی غرض کے لیئے شامل کی جاتی ہے جو مذکورہ بالا عنوانات کے

کے علاوہ ہوتی ہے۔ مثلاً :

۱۔ ایک مرض میں متعدد علاج ۔ جبکہ مرض ایک ہو مگر اس کے علاج میں متعدد قوانین مدنظر ہوتے ہیں۔ مثلاً حمیٰ عفونیہ کی دوا کے ساتھ ملیّنِ امعاء دوا کا شامل کرنا تاکہ آنتیں صاف رہیں اور ان کے فضلات برابر خارج ہوتے رہیں یا بخار کی دوا کے ساتھ معرقات یا مدرات وغیرہ شامل کی جاتی ہیں تاکہ ان راستوں سے مواد کا استفراغ ہوتا رہے۔

اسی طرح نزلہ کی حالت میں نزلہ کی مخصوص ادویہ کے ساتھ گاہے ملیّنِ شکم یا معرق دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔

۲۔ گاہے مرض اگرچہ مفرد ہوتا ہے مگر اس کے عوارض متعدد ہوتے ہیں اس لیے اصل مرض کی دوا کے ساتھ ان مختلف عوارض کی رعایت سے مختلف دوائیں شامل کی جاتی ہیں مثلاً نزلہ اور بخار کے ساتھ اگر صداعِ شدید بھی عارض ہو تو نزلہ اور بخار کی دواؤں کے ساتھ مسکن الم دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر نزلہ کے ساتھ درد گلو بھی ہو تو نزلہ کے نسخہ میں شربت توت سیاہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات دو یا دو سے زیادہ دوائیں اس لیے شامل کی جاتی ہیں کہ ان کے باہم ملنے سے تغیر و استحالہ ہوتا ہے اور کم و بیش عرصہ کے بعد ایک نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے جو مفید اور کار آمد ہوتی ہے۔ مثلاً معدہ میں بکثرت بخارات پیدا ہوتے ہیں جن کے سبب خوب ڈکاریں آتی ہیں۔

دوا کی اصلاح کرنا، دوا کو سریع النفوذ بنانا، دوا کو بطئ النفوذ بنانا، دوا کے اثر کو قوی کرنا، دوا کے اثر کو ضعیف کرنا، دوا کی مقدار بڑھانا وغیرہ اغراض کے لیے دواؤں کو گھٹانا، بڑھانا اصل میں اس بات پر منحصر ہونا چاہیے جبکہ معالج کی ادویہ مفردہ پر اچھی گرفت ہو یا وہ اچھی علمی صلاحیت رکھتا ہو تو ایسی صورت و موقع و محل کے اعتبار سے ایسی تبدیلی کا مجاز ہوگا ورنہ وضع الشئی فی غیر محلہ کے تحت وہ الشاظالم قرار پائے گا، اور اس بے محل تبدیلی سے علاج مرض بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

باب سیزدھم (۱۳)

# متناقض آثار اور متناقض ادویہ

**متناقض ادویہ** وہ دوائیں جو عروق کو منقبض کرتی یا کشادہ کرتی ہیں یا جریان الدم پیدا کرتی یا اس کو حبس کرتی (روکتی) ہیں یا اسہال لاتی یا قبض پیدا کرتی ہیں یا بدنی حرارت کو بڑھاتی اور کم کرتی ہیں یا مادہ کو تحلیل کرتی یا جمع کرتی ہیں یا حرکات قلب کو تیز یا سست کرتی ہیں متناقض ادویہ کہلاتی ہیں اور ان کے افعال کو جو ایک دوسرے کے متقابل اور متضاد ہوتے ہیں انھیں آثار متناقض کہتے ہیں مثلاً حموضت یعنی ترشی کے بارے میں علامہ نفیس نے شرح اسباب میں تحریر کیا ہے کہ یہ بورقیت یعنی شوریت کی دشمن ہے پس یہ دونوں چیزیں باہم متضاد اور متناقض ہیں جو آپس میں مل کر ایک دوسرے کے مزاج کو بدل کر اس کی حدت کو توڑ دیا کرتی ہیں۔

بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب وہ دوسری دوا کے ساتھ شامل کی جاتی ہیں تو ان کی شکل و صورت تبدیل ہو جاتی ہے خواہ رنگ تبدیل ہو جائے یا قوام تبدیل ہو جائے۔

جس طرح بعض دوا مل کر دوسری غیر محلول دواؤں کو حل کرنے میں مدد کرتی ہیں اسی طرح بعض دوائیں مل کر محلول دواؤں کو غیر محلول صورت میں تبدیل کر دیتی ہیں جن کے اجزا، تہہ نشیں ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض دوائیں دوسری دواؤں کے ساتھ ملنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتیں مثلاً روغن اور پانی۔ اس کے علاوہ زہر مہرہ خطائی

طباشیر (بنسلوچن)، لک اور رال جیسی ادویہ پانی میں قطعاً حل نہیں ہوتیں۔

**اقسام تناقض** | تناقض کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ تناقض فعلی

۲۔ تناقض مزاجی

**تناقض فعلی** | تناقض فعلی سے مراد وہ دوائیں ہیں جو باہم مل کر ادویہ کے قوام اور مزاج پر کوئی اثر نہیں کرتی ہیں بلکہ ان کی عضوی تاثیرات ایک دوسری کی متضاد ہوتی ہیں اس قسم کی دو یا دو سے زیادہ دوائیں اگر ملا کر دی گئیں اور دونوں کی قوت مساوی ہے تو قطعاً کوئی عمل ظاہر نہیں ہوگا اور اگر ایک غالب اور دوسری مغلوب ہے تو غلبہ کے لحاظ سے دواءِ غالب کا اثر نمودار ہو سکتا ہے۔

بعض اوقات دواء کے عمل کی شدت کو کم کرنے کے لیئے ایک متضاد دواء ان کے ساتھ شامل کر دی جاتی ہے مثلاً حب السلاطین (جمالگوٹہ) جیسی تیز مسہل کے ساتھ کوئی لعابی دوا مثلاً لعابِ اسپغول، لعاب بہدانہ کا اضافہ کر سکتے ہیں تاکہ امعاء میں خراش کا احتمال دور ہو جائے۔

**تناقض مزاجی** | تناقض مزاجی سے مراد وہ تناقض ہے جس میں دواؤں کی باہم آمیزش اور ترکیب کا لحاظ رکھا جاتا ہے اس کی پھر دو صورتیں ہیں :

۱۔ تناقض صوری

۲۔ تناقض کیفی

**تناقض صوری (تناقض کیمیاوی)** | تناقض صوری سے مراد وہ تناقض ہے جس میں آمیزش کے بعد ادویہ کی سابقہ ماہیت اور صورت نوعیہ تبدیل ہو جاتی ہے اور ایک یا زیادہ چیز بن جاتی ہے یعنی جس میں عناصر کی ترکیب و ساخت تبدیل ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اس کو تناقض عنصری یا تناقض کیمیاوی بھی کہتے ہیں۔

یہ نئی چیز جو آمیزش کے بعد حاصل ہوتی ہے بدنی تاثیر کے لحاظ سے اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں :

اوّل : یہ نئی چیز بدنی تاثیر کے لحاظ سے مفید اور کارآمد ہوتی ہے ۔

دوم : بدنی تاثیر کے لحاظ سے مضر ہوتی ہے ۔

سوئم : نئی چیز بدنی تاثیر کے لحاظ سے نہ مفید ہوتی ہے اور نہ مضر بلکہ قطعاً بے اثر ہوتی ہے ۔

احساس اور عدم احساس کے اعتبار سے تناقص صوری کی دو قسمیں ہیں :

(الف) : تناقص حسّی ۔ (ب) تناقص خفی

(الف) تناقصِ حسّی | تناقصِ حسّی سے وہ تناقص مراد ہے جس میں ایسی نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ اس سے جو نئی چیز بنتی ہے وہ صاف طور پر محسوس ہوتی ہے مثلاً محلول اجزاء کا راسب ہو جانا ، یا اس سے نمایاں طور پر جھاگ اور بخارات کا اٹھنا ۔

(ب) تناقص خفی | تناقص خفی سے وہ تناقص مراد ہے جس میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ نمایاں نہیں ہوتی ۔ اور اس کے قوام میں کوئی تغیر نظر نہیں آتا ۔ خواہ رنگت میں کم و بیش تغیّر واقع ہو جائے ۔ جو ہر حالت میں ضروری نہیں ۔

تناقص کیفی | تناقص کیفی سے مراد وہ تناقص ہے جس میں آمیزش کے بعد کوئی حقیقی استحالہ نہیں ہوتا یعنی دونوں چیزوں کے سابقہ مزاج نہیں بدلتے بلکہ دونوں میں ملنے اور محلول ہونے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی مثلاً روغن اور پانی ۔ یا آمیزش کے بعد دوسری محلول چیز غیر محلول شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ مثلاً اصل السوس ۔ محلول میں اگر ترشی شامل کر دی جائے تو اس کا محلول مکدر ہو جاتا ہے اور اس کا جوہر راسب ہو جاتا ہے ۔ طباشیر ، رال اور لک وغیرہ جیسی غیر منحل چیزوں کی آمیزش تناقص کیفی میں شامل ہے ۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کتاب ثانی قانون میں احکام ممازجت کے تحت تحریر

فرماتے ہیں :

"گاہے آمیزش کی وجہ سے بعض دواؤں کے افعال قوی ہو جاتے ہیں اور گاہے آمیزش کی وجہ سے ان کی مضرت کی اصلاح ہو جاتی ہے"۔

پھر کتاب الخامس القانون، فصل کیفیت ترکیب میں تحریر کرتے ہیں کہ :

"ادویہ کی بعض تراکیب سے بھلائی کی جگہ برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض تراکیب سے ادویہ کا اثر اوران کا عمل قوی ہو جاتا ہے"۔

**فعل کے قوی ہو جانے کی مثال** شیخ الرئیس بوعلی سینا نے فعل کے قوی ہو جانے کی چند مثالیں بیان کی ہیں :

۱۔ یہ کہ کسی دواء میں قوتِ مسہلہ ہو لیکن وہ دواء معین و مددگار کی اس لیئے محتاج ہو کہ اس کے جوہر میں قطعاً کوئی قوی جزو معین موجود نہ ہو۔ ایسی دواء کے ساتھ جب دواءِ معین ملا دی جاتی ہے تو اس کا عمل قوی ہو جاتا ہے مثلاً تربد، جس میں قوت مسہلہ پائی جاتی ہے مگر یہ ضعیف الحدّۃ ہوتی ہے اس لیئے یہ شدید تحلیل پر قادر نہیں ہوتی لیکن جب تربد کے ساتھ زنجبیل (سونٹھ) شامل کر دی جائے تو یہ اپنی حدت سے بڑی مقدار میں لیس دار بارد اور زجاجی خلط کو دستوں کی راہ خارج کر دیتی ہے اور اس سے اس کی قوت اسہال کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

۲۔ اسی طرح افتیمونِ ولایتی ایک سست مسہل ہے لیکن اس کے ساتھ جب فلفلِ سیاہ جیسی لطیف دواء شامل کر دی جاتی ہے تو سرعت کے ساتھ اسہال جاری ہو جاتے ہیں کیونکہ فلفلِ سیاہ اپنی قوت تحلیل سے افتیمون ولایتی کی اعانت کرتی ہے۔

۳۔ زراوند میں قوت قابضہ اگرچہ قوی ہے لیکن اس کے اندر قوتِ قابضہ کے ساتھ قوت مفتحہ بھی ہوتی ہے جس سے اس کا فعلِ قبض کمزور ہو جاتا ہے لیکن جب اس کے ساتھ گل ارمنی یا اقاقیا شامل کر دیا جاتا ہے تو اس کی قوتِ قابضہ قوی ہو جاتی ہے۔

**بطلانِ فعل کی مثال** | بعض ادویہ کے افعال آمیزش کے بعد باطل ہو جاتے ہیں مثلاً بنفشہ اور ہلیلہ کو باہم ملا کر استعمال کرائیں تو دونوں کا فعل باطل ہو جاتا ہے اس لیئے کہ بنفشہ مسہل بالتلیّن ہے یعنی بنفشہ مادہ کو نرم کر کے دست لاتا ہے اور ہلیلہ مسہل بالعصر والتکثیف ہے یعنی ہلیلہ مادہ کو نچوڑ کر اور سمیٹ کر دست لاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر ایک ساتھ وارد بدن ہوں گی تو دونوں کا فعل باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر پہلے بنفشہ استعمال کرایا گیا تو بھی کسی ایک کا عمل ظاہر نہ ہو گا لیکن اگر پہلے بنفشہ استعمال کرایا گیا جس نے مادہ کو نرم کر دیا اور اس کے بعد ہلیلہ استعمال کرایا گیا جس نے نچوڑنے کا عمل کیا تو فعل قوی تر ہو جائے گا۔

**اصلاحِ فعل کی مثال** | اگر صبر زرد، صمغ کتیرا اور مقل (گوگل) کو باہم ملا کر استعمال کرایا جائے اس لیئے کہ صبرِ زرد مسہل ہے اور امعاء کا تنقیہ کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی امعاء میں سحج وخراش پیدا کر دیتا ہے اور عروق کو کشادہ کر دیتا ہے جس سے جریان الدم عارض ہو جاتا ہے لیکن صمغ کتیرا مغرّی (لیس پیدا کرنے والا) اور مُقل (گوگل) قابض ہے پس جب صبر زرد (ایلوا) کے ساتھ صمغ کتیرا شامل کر کے استعمال کرایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں صبر زرد سے جو خراش امعاء میں پیدا ہوئی ہے اس کو صمغ کتیرا اپنے لیس کے ذریعہ چکنا کر دیتا ہے اور مقل عروق کے مُنھ کو قوی کر دیتا ہے جس سے وہ کھل نہیں پاتے اور جریان الدم عارض نہیں ہوتا۔ اور اس طرح صبر زرد کی مضرتیں دور ہو جاتی ہیں۔

# اقسامِ اَدویہ باعتبارِ افعال و تاثیرات

**اکّال** | CORROSIVE. or. EROSIVE — (کھا جانے والی) اکّال وہ دوا ہے جو اپنی حدّت اور قوتِ انجذاب کی صلاحیت کی وجہ سے اعضاء کی ساختوں

یا بافتوں میں زخم ڈال دیتی یا ان کو فنا کر دیتی ہے۔ مثلاً تیزاب گوگرد (SULPH-URIC ACID)، تیزاب نمک (HYDROCHLORIC ACID)، تیزاب شورہ، چونہ، ہڑتال، توتیا، زنگار اور سفیدہ کاشغری وغیرہ۔

جاذب | ABSORBENT (جذب کرنے والی)۔

جاذب وہ دواء ہے جو اندرونی اور بیرونی استعمال کی صورت میں رطوبات کو جذب کر لیتی ہے یا اپنی لطافت وحرارت کے باعث مادہ کو حرکت دے کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک یا اس کے طبعی اخراج کے مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ مثلاً جند بیدستر، تخم پنواڑ، غاریقون، خردل (رائی)، لہسن اور ماش وغیرہ۔

جالی | DETERGENT (جلا بخشنے والی)

IInd Sem

جالی وہ دواء ہے جو بدن کے مسامات سے میل کچیل اور لیسدار مادہ کو نکال کر صاف کر دیتی ہے۔ مثلاً سرکہ خالص، عرق لیموں و دیگر ترش ذائقہ والی ادویہ، عسل خالص (شہد خالص)، عاقرقرحا، بلادر، اشنا در آب برگ تنرب وغیرہ۔

حابس الدم | STYPTIC OR HAEMOSTATIC (جریان خون کو روکنے والی)

حابس الدم وہ دواء ہے جو اپنی قوت قابضہ یا قوت حابسہ کی وجہ سے عروق دمویہ میں تنگی پیدا کر کے اور اپنی قوت جاذبہ سے خون میں قوت انجماد کو بڑھا کر جریان الدم کو روک دیتی ہے مثلاً دم الاخوین (خون سیاؤشاں۔ ہیرا دوکھی)، شب یمانی (پھٹکری، زمہ، زاک سفید)، سنگ جراحت، کاغذ خام سوختہ، گل ارمنی، گل ملتانی، گل سرخ (گیرو)، گل مختوم، کہربا، شمعی، کتھہ سفید، بازو سبز، سرطان سوختہ، صدف سوختہ، بیخ الجبار، مروارید (موتی)، سفیدی بیضۂ مرغ اور حب الآس وغیرہ۔

حالق | DEPILATORY (بالوں کو صاف کرنے والی)

حالق وہ دواء ہے جو مسامات جلد میں سرایت کر کے بالوں کی جڑوں کو کمزور

کر کے ان کو گرا دیتی ہے مثلاً ہڑتال، اسفیدہ، نیم گرم راکھ، اور طب جدید میں بیریم سلفائڈ (Barium Sulphide) وغیرہ۔

**حکّاک** PRURITIC (خارش پیدا کرنے والی)

حکّاک وہ دوائے ہے جو مسامات جلد میں جذب ہو کر اعضاء کے حسّی سروں پر ایک خاص قسم کی تحریک پیدا کر دیتی ہے جس کے نتیجہ میں بدن میں خارش پیدا ہو جاتی ہے مثلاً برگ اروی، برگ بھنڈی، بھلی کو پخ، سیم کو ہی، انگن، ناگ پھنی کا رواں، کملہ کیڑے کا رواں اور زمیقند وغیرہ۔

**خاتم** CICATRIZANT (زخم پر کھرنڈ جمانے والی)

خاتم وہ دوائے ہے جو زخم کی رطوبات کو خشک کر کے کھرنڈ جما دیتی ہے مثلاً مازو سبز، کات سفید، صدفِ سوختہ، سنگِ جراحت، گلِ ارمنی، گلِ ملتانی، گلِ سرخ (گیرو)، کاغذ خام سوختہ، صبر زرد (ایلوا) اور توتیا وغیرہ۔

**دافع تشنّج** ANTI SPASMODIC (اینٹھن اور کھچاؤ کو دور کرنے والی)

دافع تشنّج وہ دوا ہے جو اعصاب یا مراکزِ اعصاب کی قوت انقباض کو کم کر کے ساختوں میں استرخاء پیدا کر دیتی ہے مثلاً خشخاش یا اس کا جزِ مؤثر افیون، اسرول، جند بیدستر، قنّب (حشیشۃ الفقراء۔ فلک سیر۔ بھنگ)، بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، جدوار خطائی، قرنفل (لونگ)، سنبل الطیب (بالچھڑ۔ جٹا ماسی)، جوز ماثل (دھتورا)، افتیمون ولایتی، افتیمون ہندی، عود صلیب، قسط شیریں، سداب اور حلتیت (ہینگ۔ انگوزہ) وغیرہ۔

**دافع تعفّن** ANTI PUTREFACTIVE (عفونت کو دور کرنے والی)

دافع تعفّن وہ دوائے ہے جو مادہ عفونت کی ماہیت میں تبدیلی پیدا کر کے اور اجسام خبیثہ کو ہلاک کر کے یا ان پروردہ جراثیم کا مزاج بدل کر تعفّن کو دور کر دیتی

ہے مثلاً کافور، برگ نیم، گوگرد (گندھک۔ کبریت)، روغن دارچینی، سیماب (پارہ) شب یمانی، گل سرخ، ست اجوائن، ست پودینہ، تانخواہ (اجوائن دیسی)، رسکپور دارچکنہ، توتیا، نعناع (پودینہ) اور حلتیت (ہینگ۔ انگوزہ) وغیرہ۔

**دافع حمیٰ** ANTIPYRETIC OR ANTIFEBRILE (بخار کو دور کرنیوالی)

دافع حمیٰ وہ دوا ہے جو بدلی حرارت جو کہ حرارت غریزی کے علاوہ ہو اور حدِ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہو تو ایسی غیر طبعی حرارت کو طبعی حالت پر لے آتی ہے مثلاً کرنجوہ، خاکسی (خوبکلاں)، گلوئے نیم سبز، چرائتہ تلخ، شاہترہ، اتیسِ شیریں، افسنتین رومی، بادآورد، شکاعی اور برنجاسف وغیرہ۔

لوٹ: جدید تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ افسنتین رومی میں ایسے اجزاء مؤثرہ موجود نہیں ہیں جو بخار کو دور کر سکیں۔ اسی طرح قدماء کا خاکسی کا خسرہ اور چیچک میں بستر پر ذروراً استعمال عقلی دلیل کا محتاج ہے۔

**رادع** REPELLANT (مادہ کو لوٹانے والی)

رادع وہ دواء ہے جو اپنی قوت قابضہ کے اثر سے عروق میں انقباض پیدا کر دیتی ہے جس کے باعث فاسد مواد کا نفوذ عضو ماؤف کی جانب دشوار ہو جاتا ہے مثلاً دم الاخوین (خون سیاؤشاں)، گل ارمنی، گل ملتانی، گل سرخ (گیرو)، سنگ جراحت، کتھ سفید، فوفل (سپاری۔ چھالی)، شب یمانی (پھٹکری)، سماق، گلنار فارسی، رسوت، کشنیز خشک (دھنیا)، اور زرورد وغیرہ۔

**سمّی** TOXIC (زہریلی دواء)

سمّی دواء دنیا میں ناممکن الوجود ہے بشرطیکہ وہ دوائی خوراک میں استعمال کی جائے لیکن اطبار قدیم کے بیان کے بموجب اس کا بیان درج ذیل ہے:

سمّی وہ دواء ہے جو وارد بدن ہو کر غیر معمولی مضرت پیدا کر لی ہے اور

اس کی افراط کی صورت میں موت تک واقع ہو جاتی ہے مثلاً سمّ الفار (تراب الفار سنکھیا)، حب السلاطین (جمال گوٹہ)، سیماب (پارہ)، بیش (بچھناگ)، اذراقی (خانق الکلب، کچلہ)، شنگرف، دارچکنا، رسکپور، جوز ماثل (دھتورہ)، توتیا، اور ہڑتال وغیرہ۔

لوٹ: مگر یہی دوائیں مناسب مقدار خوراک میں شافی تاثیر رکھتی ہیں یہ شافی مقدار ہر شخص میں اس کے ذاتی، خاندانی اور نسلی اعتبار سے الگ الگ ہوتی ہیں۔

**عاصر** EXPRESSIVE OR SQUEEZING (نچوڑنے والی)

عاصر وہ دوا ہے جو اپنی مزاجی یبوست اور قوت قابضہ کی وجہ سے عمل کر کے اعضاء کی خلاؤں کی رطوبت کو نچوڑ کر خارج کر دیتی ہے مثلاً آملہ، ہلیلجات (ہلیلہ زرد، کابلی اور سیاہ)، پوست انار، پھلی ببول، گلنار فارسی، گلِ ارمنی اور شب یمانی (پھٹکری - زمہ) وغیرہ۔

**غسّال** ABLUENT (رطوبات کو دھونے والی)

غسّال وہ دوا ہے جو اپنی قوت جلا کے باعث ردی مادوں اور ان کے اجزا کو حل کر کے سطح اعضا کو دھو ڈالتی ہے مثلاً عرق لیموں و دیگر ترش اشیاء عسل خالص (شہد)، آب نیشکر (گنے کا رس)، ماء الجبن، ماء الشعیر، آب برگ کیلا، نیم، کھجور کی تاڑی اور آب سادہ (پانی) وغیرہ۔

لوٹ: پانی سب سے بڑی دواءِ غسّال ہے کیونکہ دیگر ادویہ غسّال بغیر پانی کے اس فعل کو انجام نہیں دے سکتیں۔

**قابض** Astringent (سکیڑنے والی)

قابض وہ دوا ہے جو اپنی قوت قابضہ کے اثر سے انقباض پیدا کرتی ہے

یہ انقباض دوا قابض کے اثر سے جسم کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے خواہ بیرون جلد ہو یا مسامات جلد میں یا عروق میں یا نظام ہضم میں ہو۔ مثلاً دم الاخوین (خون سیاؤشاں) شبّ یمانی (پھٹکری)، مازو سبز، کتھہ سفید، گل ارمنی، گل ملتانی، گل مختوم، گل سرخ (گیرو) اور سنگجراحت وغیرہ۔

قابض امعاء INTESTINAL ASTRINGENT (آنتوں میں قبض پیدا کرنے والی)

قابض امعاء وہ دواء ہے جو امعاء کی حرکت دودیہ کو سست کر کے ان کی رطوبات کو کم کر دیتی ہے۔ جس سے امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔ باعتبار کیفیت عمل ایسی ادویہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں۔

۱۔ بعض دوائیں امعاء کے عروق کو منقبض کر کے امعاء میں قبض پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً شبّ یمانی (پھٹکری)، تیزاب کوگرد محلول، نمک رصاص اور نمکِ نقرہ وغیرہ۔

۲۔ بعض دوائیں امعاء کے عروق کے معاون نسیج کی رطوبت بیضیہ Albumin کو منجمد کر کے قبض پیدا کر دیتی ہیں مثلاً دم الاخوین، کتھہ سفید، گل ارمنی، گل مختوم، سماق، سنگ جراحت، حب الآس، مازو سبز، بیل گری، مصطگی رومی، پوست انار، پوست خشخاش، بیخ الجبار، کشتہ فولاد، کشتہ خبث الحدید اور زرشک وغیرہ۔

**لوٹ:** مذکورہ بالا ادویہ کی غشاء مخاطی کی عروق کے چاروں طرف رطوبت زلالی (Albumin) کو منجمد کر کے دوران خون کو کم کر دیتی ہیں جس سے عروق کی دیواروں سے مادہ کا ترشح کم ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض دوائیں امعاء کی حرکت دودیہ کو سست کر کے اور امعاء کی رطوبت کے ترشح کو کم کر کے امعاء میں قبض پیدا کر دیتی ہیں مثلاً یبروج الصنم، افیون، جوزماثل (دھتورا) اور چونا وغیرہ۔

قاتل دیدان امعاء ANTHELMINTIC (آنتوں کے کیڑوں کو ہلاک کرنیوالی)

قاتلِ دیدانِ امعاء وہ دواء ہے جو کرمِ امعاء کو ہلاک کردیتی ہے۔ لفظ دیدان میں کیڑوں کی تمام قسمیں شامل ہیں خواہ چمرنے ہوں یا کدو دانے یا کیچوے یا دوسری قسم کے کرم جو امعاء میں ملتے ہیں۔ کرم امعاء کی قسمیں چونکہ بہت سی ہیں اس لیے مخصوص قسم کی کرم کے اعتبار سے علیٰحدہ علیٰحدہ مخصوص اصطلاح درج ذیل ہیں:

۱۔ قاتل حیات | (کیچوؤں کو مارنے والی)۔

قاتل حیات وہ مخصوص دواء ہے جو امعاء میں موجود کیچوؤں پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کردیتی ہے مثلاً پلاس پاپڑہ، پوست نیم اور درمنہ ترکی، اسی سے طب جدید میں Santonin نامی دواء بنتی ہے جو کیچوؤں کے لیئے خصوصاً مفید ترین دواء ہے۔

۲۔ قاتل حب القرع | (کدو دانے کو ہلاک کرنے والی)

قاتل حب القرع وہ دواء ہے جو امعاء میں موجود کدو دانے پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کردیتی ہے۔ مثلاً پوست بیخ انار (Pomogranate root bark) اور باؤبڑنگ وغیرہ۔

۳۔ قاتل دود الخل | (چُرنوں کو ہلاک کرنے والی)۔

قاتل دود الخل وہ دواء ہے جو امعاء میں موجود چرنوں پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کردیتی ہے۔ مثلاً ککروندہ (کھکومر)، برگ آڑو، درمنہ ترکی اور ریوند چینی وغیرہ۔

لوٹ: چُرنوں پر اکثر وہی دوائیں اثر انداز ہوتی ہیں جو حقنہ کے ذریعہ قولون میں داخل کی جائیں مثلاً نمک طعام محلول، عرق ککروندہ اور عرق برگ جنطیانا وغیرہ۔ مگر جنطیانا کا استعمال اندرونی طور پر (خوردنی) سب سے زیادہ مفید بتایا گیا ہے۔

قاشر | STRIPPER (چھلکا اتارنے والی)۔ قاشر وہ دواء ہے جو اپنی قوت جلاء کی زیادتی کی

وجہ سے جلد کے فاسد اجزا، کو خارج کر دیتی ہے ۔ کثرتِ جلاکی وجہ سے بشرہ (جلد کی بیرونی سطح) اور کبھی اندرونی سطح بھی چھِل سکتی ہے ۔ مثلاً زراوند، خولنجان (کلیجن کف دریا، حسن یوسف، ادرک اور لہسن وغیرہ ۔

قاطعِ باہ ANAPHRODISIAC (خواہش و قوت جماع کو کم کرنے والی)

قاطعِ باہ وہ دوا یا وہ تدبیر ہے جو اعضاءِ تناسل کے اعصاب یا مرکزی اعصاب کو کمزور کر کے اعضاء تناسل اور اس سے متعلقہ اعضاء کے دوران خون کو کم کر کے جماع کی خواہش کو کم یا فنا کر دیتی ہے ۔

طب یونانی میں استعمال ہونے والی وہ تمام دوائیں جو بطور ممسک استعمال کی جاتی ہیں ان کا استعمال دوائی خوراک سے زیادہ وقتی طور پر یقیناً قاطع باہ ہے یہی حال نشہ آور دواؤں اور الکوحل (شراب) کا بھی ہے ان کا استعمال دوائی خوراک میں محرک ہے لیکن کثرت استعمال وقتی طور پر قاطع باہ ہے ۔ اس کے علاوہ ناگہانی دماغی صدمات بھی قاطع باہ کا سبب بنتے ہیں ۔ اس پر اطباء قدیم اور نفسیات کے ماہرین کا اتفاق ہے ۔

مقامی استعمال میں برف، سرد پانی اور اولے بھی وقتی طور پر قاطع باہ ہو سکتے ہیں ۔ ادویہ کی فہرست میں افیون، تخم کاہو، بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، لیموں اور کتیرا ہیں بشرطیکہ یہ مقدار خوراک سے زیادہ استعمال کی جائیں ۔ ورنہ یہی دوائیں ممسک ثابت ہوں گی نہ کہ قاطع باہ ۔ ایسی دوائیں طب یونانی میں تجربۃً صحیح ثابت نہیں ہو سکتی ہیں ۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کی کلیات القانون ـ ـ ـ ـ ـ ـ کی مختصر کردہ کتاب موجز القانون کے بیان کے مطابق جماع ممنوعہ کی سرخی کے تحت چند حالتیں قاطع باہ بیان کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں :

۱۔ بوڑھی عورت (یائسات)۔

۲۔ کمسن لڑکی (نابالغ)۔

۳۔ کنواری لڑکی (باکرہ)

۴۔ حیض والی عورت (حائضہ)

۵۔ وہ عورت جس سے عرصۂ دراز سے جماع نہ کیا گیا ہو۔

۶۔ بدصورت عورت

نوٹ: مذکورہ بالا صورتیں اسی وقت قاطع باہ ہوں گی جب صاحب معاملہ کے لیئے کوئی صورت اچھی نہ معلوم ہوتی ہو اور نفسیاتی اثر بھی برابر پڑ رہا ہو۔ ناپسندیدگی کی صورت میں مندرجہ بالا صورتیں قاطع باہ ہرگز نہ ہوں گی۔ (مولف)

**کاسر ریاح** CARMINATIVE ریاح کو توڑ کر خارج کرنے والی)

کاسر ریاح وہ دوا ہے جو معدہ و امعاء کے اعصاب کو تحریک دیکر ان کی عضلاتی حرکات کو تیز کر کے یا معدہ کے بالائی یا زیرین دہانہ کو کشادہ کر کے معدہ و امعاء کے عضلات کو تحریک دے کر ریاح کو توڑ کر خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً قرنفل (لونگ) نعناع (پودینہ)، نوشادر، بسباسہ (جاوتری)، جوزبوا (جائپھل)، دارچینی، ساذج ہندی (تیزپات)، نانخواہ (اجوائن دیسی)، زنجبیل (سونٹھ)، ہنکار بریاں، فلفل سیاہ سنبل الطیب (بالچھڑ)، نمک سیاہ، نمک لاہوری، نمک طعام، حلتیت (ہینگ انگوزہ) بادیان (سونف)، فلفل دراز، کشنیز خشک، زیرہ سفید، شونیز (کلونجی) اور ادرک وغیرہ۔

نوٹ: بعض اوقات یہ فعل اس وقت انجام پاتا ہے جبکہ غذائیں لعاب دار ہونے کی وجہ سے نفخِ شکم (اپھارا) پیدا کر دیتی ہیں۔ تو بعض اوقات بعض دوائیں مثلاً لیموں اور تمر ہندی اس غلاظت کو دفع کر دیتی ہیں جس سے ریاح تحلیل ہو کر قابلِ اخراج

ہو جاتی ہے ایسی دوائیں بھی کاسر ریاح کہلاتی ہیں۔

**کاوی** CAUSTIC OR ESCHAROTIC. (جلانے والی یا داغدار کرنیوالی)

کاوی وہ دواء ہے جو جلد یا غشاء مخاطی پر عمل کرتی کی مانند داغ کا اثر پیدا کردیتی ہے اس طرح یہ بیرونی جلد کو مردہ یا نیم مردہ کردیتی ہے۔ مردہ یا نیم مردہ والی کیفیت کاوی دواء کی قلتِ حدّت اور کثرتِ حدّت پر منحصر ہے۔ مثلاً تیزابِ نمک، تیزابِ شورہ، تیزاب گوگرد، توتیا اور چونہ وغیرہ۔

**لاذع** IRRITANT (ہیجان پیدا کرنے والی)

لاذع وہ دواء ہے جو جلد یا اغشیہ میں لگنے کے بعد اعصاب کے سروں پر اثر انداز ہوکر ان میں تحریک پیدا کرکے اور دورانِ خون کو تیز کر کے لذع یا ہیجان پیدا کردیتی ہے مثلاً فلفلِ سرخ، خردل (رائی)، زقوم (تھوہر)، شنگرف اور ہڑتال وغیرہ۔

**مانعِ عرق** ANTI HYDROTIC. (پسینہ روکنے والی)،

مانعِ عرق وہ دواء ہے جو اعصاب مترشحہ (SECRETING NERVE) کے اختتامی سروں کے فعل کو سست کر کے یا حسّی اعصاب کی تیزی کو کم کرکے یا پسینہ پیدا کرنے والی عصبی مرکز کے سبب تہیّج کو دفع کرکے غدد عرق پر اثر انداز ہوکر یا مسامات جلد کو بند کرکے پسینہ کے اخراج کو کم یا بند کردیتی ہے مثلاً جوز ماثل (دھتورا)، برف یبروج الصنم، شیلم (گندم دیوانہ)، اذراقی، خانق الکلب (کچلہ)، غاریقون اور سرد ہوا کا استعمال وغیرہ۔

لوٹ : پسینہ بالعموم بدن میں اضافہ حرارت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیئے بالقوی اور بالفعل خارجاً اور داخلاً برودت کا استعمال بھی مانعِ عرق ہے۔

**مانعِ نوبت** ANTIPERIODIC (بخار کی باری کو روکنے والی)

مانع نوبت وہ دواء ہے جو کبھی مادّہ مرض کو وقتی طور پر اور کبھی قطعی طور پر ختم کر کے

بخار کی باری کو روک دیتا ہے۔ یہ باری مختلف اشخاص میں الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ روزانہ حمیٰ اجامیہ (ملیریا بخار) لرزہ کے ساتھ آتا ہے۔ بعض کو ایک روز ناغہ کر کے، بعض کو تیسرے روز، بعض کو چوتھے روز جو چوتھیا بخار کہلاتا ہے۔ بہرصورت جو دوا بخار کی باری کو روکتی ہے وہ مانع نوبت کہلاتی ہے۔ مثلاً رسوت (عصارہ دارہلد)، کرنجوہ، سم الفار (تراب الفار، سنکھیا)، گلوئے نیم۔ چند ادویہ مفردہ کے ہمراہ، انیس شیریں، اور برگ تلسی وغیرہ۔

**مبخر** FLATULENT (تبخیر پیدا کرنے والی)

مبخر وہ دوا یا غذا ہے جو ہضم میں فساد پیدا کر کے فاسد بخارات اور غلیظ ریاح پیدا کر دیتی ہے جس سے جسم کے طبعی افعال خواہ حرکات ارادی ہوں یا غیر ارادی ہوں بدل جاتے ہیں اور جسم کے اندر سستی و کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ظاہری طور پر جسم سے تمطّی و تثاؤب (جمائی یا انگڑائی) کا ظہور ہوتا ہے۔ مثلاً دال ماش، اروی، گوبھی، مٹر، آڑو، عنصل (پیاز) اور لوبیا وغیرہ۔ یہی دوائیں مولد ریاح بھی کہلاتی ہیں۔

**مبرّد** REFRIGERANT (برودت پیدا کرنے والی)

مبرّد وہ دوا یا غذا یا وہ شے ہے جو مقامی یا عمومی طور پر جسم میں برودت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ نتیجۃً جسم کے کسی حصہ میں یا تمام بدن میں عمومی برودت سے مسامات جلد بند ہو جاتے ہیں ایسے حالات میں جسم کی اندرونی حرارت تو کم ہو جاتی ہے لیکن باہر سے برودت کی وجہ سے مسامات جلد بند ہو جاتے ہیں۔ . . . . . اور اعضا کا فعل بھی معطل ہو جاتا ہے۔ سرد پانی، اولہ اور برف اس کی بیرونی بہترین مثالیں ہیں۔ البتہ اندرونی استعمال کی دواؤں سے اعصاب کے مرکزی نظام متاثر ہو کر جسمانی افعال ناقص یا باطل ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں برودت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ مثلاً قنب (حشیشۃ الفقراء)، بھنگ، فلک سیر، جوز ماثل (دھتورا)، لفاح، بزر البنج (اجوائن خراسانی)

اور کوکنار وغیرہ۔

بعض دوائیں بدنی تغیرات واستحالات میں رکاوٹ پیدا کر کے تولید حرارت کم کر دیتی ہیں یا کسی طریقہ سے صیغعان حرارت کو تیز کر کے تولید حرارت کو اعتدال سے گرا دیتی ہیں۔ مثلاً دم الاخوین، گل ارمنی، گل ملتانی، گل سرخ اور سنگ جراحت وغیرہ

**مبثّر** - PUSTULANT (دانے یا پھنسیاں پیدا کرنے والی)

مبثر وہ دوا ہے جو اپنی حدّت اور تیز ابیت کی وجہ سے جلد پر بثور پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً روغن حبّ السلاطین، عنصل دشتی، سمّ الفار، خردل (رائی) اور حسنِ یوسف وغیرہ

**مجفّف** DESICCANT (خشک کرنے والی)

مجفّف وہ دوا ہے جو اپنی قوتِ قابضہ کی وجہ سے عروق کو سکیڑ کر یا اپنی قوت جاذبہ کی وجہ سے رطوبات کے ترشح کو کم کر دیتی ہے یا رطوبات کو جذب کر لیتی ہے جس کی وجہ سے یبوست کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ ایسی یبوست کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جبکہ زخم سے رطوبات کا ترشح بند نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے مجفّف دوائیں اندمالِ قروح میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ مثلاً دم الاخوین، سنگ جراحت، مازو سبز، کتھہ سفید، صدف سوختہ، گل ارمنی، گلِ سرخ (گیرو)، گل ملتانی، گلنار فارسی، برگ حنا، شب یمانی، بیخ مرجانِ سوختہ، فوفل (سپاری)، کوئلہ، حب الآس (تخم مورد) اور کاغذِ خام سوختہ وغیرہ۔

**مجمّد** - COAGULANT (جمانے والی)

مجمّد وہ دوا ہے جو اپنے مخصوص عمل سے کسی رقیق رطوبت کے اجزا کو غلیظ و منجمد بناتی ہے۔ مثلاً سنگجراحت، شبّ یمانی، صدف سوختہ، گلِ سرخ (گیرو)، صمغ عربی، صمغ کتیرا مروارید (موتی)، نشاستہ گندم اور برف وغیرہ۔

**محرک دماغ و اعصاب** CEREBRAL & NERVINE STIMULNT (دماغ و اعصاب

کو تحریک دینے والی)

محرک دماغ و اعصاب وہ دواء ہے جو دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا کر کے ان کے فعل میں چستی اور تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً اذراقی (خانق الکلب۔ کچلہ)، مشک، سنبل الطیب قہوہ، چائے، شراب، قنب (فلک سیر) اور سم الفار وغیرہ۔

اس فہرست میں بعض مقامی استعمال کی ادویہ ایسی ہیں جو اعصاب کے مرکزی نظام میں تحریک پیدا کر دیتی ہیں۔ مقامی دواؤں کی مثال طلاء، ضماد وغیرہ ہیں۔

محرک دورانِ خون BLOOD CIRCULATORY OR HAEMO DYNAMIC.

(دورانِ خون کو تحریک دینے والی)

محرک دورانِ خون وہ دواء ہے جو عروق دمویہ میں دورانِ خون کو تیز کر دیتی ہے یہ عمل مقامی دواء جو طلاءً استعمال کی جاتی ہے اور وہ دواء جو اعصاب کے مرکز کو تحریک دیتی ہے، دونوں طرح سے ممکن ہے البتہ مقامی دواء کا اثر مقامی اور مرکزی اعصاب کا اثر عمومی دورانِ خون پر پڑتا ہے۔ مثلاً الکوحل (شراب)، اذراقی، چائے، کافور، جواہر مہرہ اور سنبل الطیب (بالچھڑ۔ جٹاماسی) وغیرہ۔

محمّر RUBEFACIENT (جلد کو سرخ کرنے والی)

محمّر وہ دواء ہے جو جلدی عروق کو کشادہ کر کے خون کی آمد کو جلد کی جانب بڑھا دیتی ہے جس کے نتیجہ میں جلد کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے مثلاً خردل (رائی)، کباب چینی، قرنفل (لونگ) عنصل، حب السلاطین، اکلیل الملک، زقوم، حسنِ یوسف اور دار چینی وغیرہ۔

محلل اورام ANTI INFLAMATORY (ورم کو تحلیل کرنے والی)

محللِ ورم وہ دواء ہے جو اندرونی و بیرونی دونوں طرح سے استعمال کرنے سے ورم کے مادہ پر اثر انداز ہو کر اس کو تحلیل کر دیتی ہے۔ مثلاً اکلیل الملک (ناخونہ)

کاسنی، عنب الثعلب، تخم حلبہ (میتھی)، بزر کتان (السی)، دارہلد، عود صلیب، عشبہ مغربی، تخم کشوث، زوفا خشک، بر نجاسف، بابونہ، بتھوا، خردل، مقل (گوگل)، صعتر فارسی اور اُشق وغیرہ۔

**مخدّر ANAESTHETIC (اعضاء کو سن کرنے والی)**

مخدّر وہ دوا ہے جو اندرونی استعمال کی صورت میں عموماً پورے جسم کے حسّی اعصاب میں خدر کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے اور مقامی استعمال کی صورت میں مقامی اعصاب کے حسّی سروں کو سن کر دیتی ہے۔ مثلاً افیون، بزر البنج (اجوائن خراسانی) لفّاح، قنّب، جوز ماثل (دھتورا) اور برف وغیرہ۔

**مخرج جنین ومشیمہ ABORTIFACIENT. (جنین ومشیمہ کو خارج کرنے والی)**

مخرج جنین ومشیمہ وہ دوا ہے جو رحم کے غیر دھاری دار (غیر مخطط) عضلاتی ریشوں کو بلا واسطہ اور بالواسطہ طور پر سکیڑ کر رحم سے جنین ومشیمہ کو خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً شیلم (گندم دیوانہ۔ ارگٹ)، ابہل، خربق (کٹکی)، پوست املتاس، پوست بیخ کپاس، بیخ اذخر، کنکنہ، بورق، زراوند، تخم گذر، مشکطرامشیع (پودینہ کوہی)، برسیاؤشاں (ہنسراج)، سداب، جند بیدستر اور سرخس وغیرہ۔

**نوٹ**: مذکورہ بالا دواؤں میں شیلم (ERGOT) نہایت قوی الاثر دوا ہے۔

**مخرج دیدان امعاء VERMIFUGE. (آنتوں کے کیڑوں کو خارج کرنے والی)**

مخرج دیدان امعاء وہ دوا ہے جو کرم امعاء کو ہلاک کرے یا نہ کرے مگر ان کو خارج کر دیتی ہے۔ اس بیان میں قاتل دیدان امعاء دوائیں شامل ہیں مگر ان کے ہمراہ ادویہ مسہلہ کا شامل کرنا ضروری ہے تاکہ کرم امعاء باہر خارج ہو جائیں۔ مثال کے طور پر باؤبڑنگ، افسنتین رومی قاتل دیدان ہیں مگر جب ان کے ہمراہ سقمونیا (محمودہ)

اور بیدانجیر شامل کر دی جائیں تو یہی دوائیں مخرج دیدان کا فعل انجام دیتی ہیں۔ بعض حالات میں ادویہ مسہلہ کا استعمال یوں بھی ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ بعض دوائیں محض دیدان کو بے ہوش کر دیتی ہیں اور ہلاک نہیں کرتیں۔ اس لیئے اگر ادویہ مسہلہ کا استعمال نہ کیا جائے تو وہ دوبارہ ہوش میں آجاتے ہیں۔ اس طرح ادویہ مسہلہ قاتلِ دیدانِ امعاء کے ساتھ معاون ثابت ہوتی ہیں۔

**مخشّن ROUGHENING. (جلد کی سطح کو کھردرا کرنے والی)**

مخشّن وہ دوا ہے جس میں عموماً قوتِ جلا اور لذع پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جس کے سبب سے جلدی سطح میں امتلاء پیدا ہو جاتا ہے یا ایسی دوا میں قوت قابضہ موجود ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں جلدی سطح میں سکڑن پیدا ہو کر کھردرا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً فوفل (سپاری۔ چھالیہ)، آملہ، اکلیل الملک (ناخونہ)، خردل (رائی) اور بلادر (بھلاواں) وغیرہ۔

**مدرّ بول DIURETIC. (پیشاب کو جاری کرنے والی)**

مدرّ بول وہ دوا ہے جو اعضاء بول پر اثر انداز ہو کر مجرائے بول میں مائیت بڑھا کر یا ان کو تحریک دے کر پیشاب جاری کر دیتی ہے۔ مثلاً شورۂ قلمی، خارخسک (گوکھرو)، تخمِ خیارین، تخمِ خربزہ، تخمِ خرفہ سیاہ، دوقو، کاسنی، پرسیاؤشاں (ہنسراج) اور چائے وغیرہ۔

مدرّاتِ بول کی قسمیں بہ اعتبار کیفیت عمل حسب ذیل ہیں:

۱: **مدرّات بول محرک STIMULANT DIURETIC** ایسی دوائیں براہ بول خارج ہوتے وقت گردوں کی ساخت یعنی ان کے خلیات مترشحہ (SECRETING CELLS) کو تحریک دے کر ادرار بول کا سبب بنتی ہیں۔ احتباس بول کی صورت میں سب سے پہلے قابل ذکر بیرونی طور پر تدبیراً تحریک دینا ہے مثلاً جوئیں کو احلیل میں داخل کرنا جس سے فوری تحریک ہو کر ادرار بول ہو جائے، اور بطور دوا شراب، ذراریح (تیلنی مکھی) فلفل سیاہ

روغن کبابہ چینی اور ابہل (حب العرعر) وغیرہ استعمال کی جاسکتی ہیں ۔

۲ : مدرّات بول مبرّدہ REFRIGERANT DIURETICS. ایسی دوائیں خون کے سیّال حصہ کو بڑھا کر ادرارِ بول کا سبب بنتی ہیں مثلاً پانی، سوڈا واٹر، اور ماءالشعیر (آشِ جو) وغیرہ ۔

۳ : مدرات بول قویہ HYDRAGOGUE DIURETICS ایسی دوائیں کبیبات (GLOMERULI) میں خون کے دباؤ کو بڑھا کر ادرارِ بول کا سبب بنتی ہیں مثلاً ڈیجی ٹے لس، کیفین، سٹروفین تھس وغیرہ ۔

مدرّاتِ بول ادویہ کا استعمال مندرجہ ذیل مقاصد کے لیئے کیا جاتا ہے :

(۱) امراض قلب و شش میں جبکہ بول کی مقدار کم ہوجائے یا استسقا، کیونکہ ایسے امراض میں قلب کے کشادہ ہوجانے کے سبب خون کا شریانی دباؤ کم ہوجاتا ہے اور وریدی خون کے اجتماع سے بول کی مقدار میں کمی ہوجاتی ہے اور دورانِ خون میں دشواری کے سبب بول کے ثقیل اجزاء کم مقدار میں خارج ہوتے ہیں اور بول میں رطوبت بیضیہ (ALBUMIN) بھی کم و بیش خارج ہوتی ہے اس لیئے ایسی صورت میں قلب کو طاقت پہنچانے سے وریدی اجتماع الدم دور ہوجاتا ہے اور ادرارِ بول زیادہ ہونے لگتا ہے ۔

(۲) امراض کلیہ میں، جس میں سمّی مواد یا فضلات دورانِ خون میں شامل ہوجاتے ہیں جو مدرات کے استعمال سے براہ بول خون سے جلد خارج ہوجاتے ہیں نیز ایسے امراض جن میں غشاء مائی (SEROUS MEMBRANE) کو تجاویف میں آبِ خون جمع ہوگیا ہو۔ مثلاً ذات الجنب اور استسقاء وغیرہ۔

(۳) ایسے حالات میں جبکہ اجزاءِ بول گردہ و مثانہ میں تہ نشین ہوکر حصاۃ گردہ و مثانہ کے پیدا ہونے کا احتمال ہو کیونکہ فسادِ ہضم یا فسادِ دم کے سبب جب ایسے امراض

کے لاحق ہونے کا احتمال ہوتا ہے تو مدرات بول ادویہ کا استعمال اس غرض کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے تاکہ بول کے ثقیل اجزا، گردہ و مثانہ میں تہ نشین نہ ہونے پائیں، بلکہ ادرار بول کے ہمراہ ردی مادے خود بخود صاف ہو جائیں۔

اگر بول کی کیفیت ترش ہو تو ایسی صورت میں نمکین مدرات کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے نیز دافع حموضت ادویہ یا کبھی خوارک میں سبزیوں کا استعمال جن میں کھاری اجزاء (الکلی) کی مقدار زیادہ ہو مفید ثابت ہوتا ہے۔

**مدر حیض رطمث EMMENAGOGUE (حیض کو جاری کرنے والی)**

مدر حیض وہ دوا ہے جو احتباسِ حیض کی صورت میں حیض کو جاری کر دیتی ہے اور اگر جاری ہو تو مزید اضافہ کر دیتی ہے۔

مدرات حیض کی قسمیں بہ اعتبار کیفیتِ عمل حسب ذیل ہیں:

۱۔ مدراتِ حیض بلاواسطہ (DIRECT. EMMENA GOGUE)

۲۔ مدراتِ حیض بالواسطہ (INDIRECT. EMMENA GOGUE)

(۱) مدرات حیض بلاواسطہ (DIRECT. EMMENA GOGUE) مدرات حیض بلاواسطہ وہ دوائیں ہیں جو حمل نہ ہونے کی حالت میں رحم کو خفیف تحریک دے کر ادرار حیض کا سبب بنتی ہیں۔ مثلاً ابہل، پوست املتاس، حلتیت (ہینگ، انگوزہ) ذراریح (تیلنی مکھی) اور دوقو وغیرہ۔

(۲) مدرات حیض بالواسطہ (INDIRECT EMMENA GOGUE) مدرات حیض بالواسطہ ادویہ مندرجہ ذیل طریقہ سے اثر انداز ہو کر ادرار حیض کا سبب بنتی ہیں:

(i) خون کی کیفیت کو بہتر بنا کر یعنی فقر الدم کو دور کر کے حیض کا ادرار کرتی ہیں۔ مثلاً کشتۂ فولاد، شربت فولاد، کشتہ خبث الحدید، اور روغن جگر ماہی وغیرہ۔

(ii) نظام عصبی کو تحریک دے کر حیض کا ادرار کرتی ہیں۔ مثلاً جوہر اذراقی وغیرہ۔

(iii) علاج بالتدبیر کے ذریعہ رحم اور اطراف رحم کی جانب دوران خون کو تیز کرکے حیض کا ادرار کرتی ہیں۔ مثلاً آب نیم گرم سے غسل کرانا، کنج ران اور اعضائے تناسل پر جونکیں لگوانا، آب گرم سے آب زن کرانا اور خردل کی پلٹس باندھنا وغیرہ۔ مندرجہ بالا تدابیر سے مادّہ کا امالہ قدرتی راستہ کی جانب ہو جاتا ہے

(iv) اعضاء متصلہ کو تحریک دے کر اور اس طرح سے منعکس طور پر رحم کو تحریک پہنچا کر ادرار حیض کرتی ہیں۔ مثلاً صبر زرد، پوست املتاس، مرمکی اور ابہل وغیرہ۔

(v) اگر خون میں کسی قسم کی سمّیت موجود ہو تو اس کو دور کرکے ادرار حیض کرتی ہیں۔ مثلاً پوست سنکونا یا کونین وغیرہ۔

**نوٹ:** میں نے یہاں مدرات حیض کی فہرست میں صرف وہ دوائیں درج کی ہیں جو خالص مدرِ حیض ہیں اور مدرّاتِ بول سے پرہیز کیا ہے کیونکہ یہ محض معاون ثابت ہوتی ہیں۔

**مدرّ لعاب دہن** SIALA GOGUE. (لعاب دہن کو جاری کرنے والی)

مدرّ لعاب دہن وہ دوا ہے جو اپنے ذائقہ سے خاص طور پر اغذیہ یا ادویہ کے ذریعہ سے غدود لعابیہ کو تحریک دیکر لعاب دہن کے ترشح کو بڑھا دیتی ہے۔ مدرّات لعاب دہن کی کیفیتِ عمل حسب ذیل ہے:

۱۔ بعض دوائیں عصب لسانی حلقی GLOSSOPHARYNGEAL NERVE اور عصب اللسان (LINGUAL NERVE) کی شاخوں کو تحریک دیکر غدود لعابیہ پر اثر کر کے لعاب دہن کا ترشح بڑھا دیتی ہیں۔ مثلاً فلفلِ سیاہ، فلفل دراز، فلفل سرخ، زنجبیل، عاقر قرحا، خردل، لیموں، تمر ہندی (املی)، اور دیگر ترش ذائقہ والی اشیاء وغیرہ۔

۲۔ بعض دوائیں وارد بدن ہو کر معدہ میں پہنچکر عصب راجع VAGUS NERVE

کو تحریک دے کر اور وہاں سے منعکس ہو کر غدد ولعابیہ پر اثر کر کے لعابِ دہن کے ترشح کو بڑھا دیتی ہیں۔ مثلاً سرمہ، توتیا، شبّ یمانی اور نمک طعام وغیرہ۔

۳۔ بعض دوائیں عصب مترشحہ (SECRETING NERVE) کی افتتامی شاخوں پر یا غدد دلعابیہ کے خلیات مترشحہ (SECRETING CELLS) پر اثر کر کے لعابِ دہن کے ترشح کو بڑھا دیتی ہیں۔ مثلاً تمباکو، سیماب کے مرکبات اور آیوڈین وغیرہ۔

۴۔ بعض دوائیں خلیاتِ عقودِ عصبی (GANGLIONIC CELLS.) یا مرکزِ عصب پر اثر کر کے لعابِ دہن کے ترشح کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً جوہرِ تمباکو (NICOTIN.) وغیرہ۔

بعض اوقات لعابِ دہن کا ترشح محض ترش اشیاء مثلاً تمرِ ہندی (املی)، لیموں اور آلو بخارا کا نام سننے سے بھی بڑھ جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرکزِ اعصاب یعنی دماغ ہی ایسے احکامات جاری کرتا ہے کہ لعابِ دہن کا ترشح بڑھ جائے۔

مُدمِل۔ CICATRIZANT (زخم کو بھرنے والی)

مُدمِل وہ دوا ہے جو قرحہ پر استعمال کرنے سے اس کی فاسد رطوبات کو خشک کر کے اس کو مندمل کر دیتی ہے۔ مثلاً سنگ جراحت، دم الاخوین، راتینج (رال)، گلِ ارمنی، گلِ سرخ (گیرو)، گلِ ملتانی، گلنار فارسی اور کتھ وغیرہ۔

مرخی EMOLLIENT OR RELAXANT (ڈھیلا کرنے والی)

مرخی وہ دوا یا وہ تدبیر ہے جس سے بدن جزوی یا کلی طور پر ڈھیلا ہو جائے البتہ دواء کا مقامی استعمال جزوی طور پر استرخاء پیدا کرے گا جبکہ دواء کا داخلی استعمال جسم میں عمومی استرخاء پیدا کر سکتا ہے۔

مرخی کی تعریف مندرجہ ذیل اطباء حضرات نے کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے ملاحظہ ہو کتاب 'اصول طب' صفحہ ۱۴۱، از استاذ محترم جناب حکیم سید کمال الدین ہمدانی صاحب: "مرخی وہ دوا ہے جو اعضاء پر ضماد کرنے سے اعضاء کو ملائم اور

ان کی ساخت کو ڈھیلا کرتی ہے۔ مثلاً تخم کتان کوفتہ، روغنِ بادام، روغن زیتون، موم اور شحم وغیرہ۔

ملاحظہ ہو کتاب 'مقدمۂ علم الادویہ' صفحہ ۲۸۲، از محترم جناب حکیم احتشام الحق قریشی صاحب:

"مرخی، یہ دوائیں اپنی قوت حرارت اور رطوبت کی وجہ سے اعضاء اور ان کے مسامات کو نرم کرتی ہیں اور ان کو ڈھیلا بناتی ہیں۔ مثلاً تخم کتان، تخم کنوچہ، زفت رومی، مصطگی رومی اور موم وغیرہ۔"

ملاحظہ ہو کتاب 'ادویہ کی دو قسمیں' صفحہ ۱۶، از حکیم علامہ محمد کبیر الدین صاحب مرحوم:

"مرخی وہ دوا ہے جو جلد پر لگانے سے اس مقام کی جلد کو ملائم اور ڈھیل کر دیتی ہے۔ مثلاً السی کوفتہ، روغن بادام، موم زرد، روغن زیتون اور شحم وغیرہ۔"

مندرجہ بالا تینوں حوالوں میں سے دو اطبا، صاحبان کا قول ہے کہ مرخی وہی دوا ہے جس کے ضماداً استعمال سے اعضا، کی جلد ملائم ہو جاتی ہے۔ البتہ محترم جناب حکیم احتشام الحق صاحب کے یہاں مرخی کی تعریف میں تھوڑا سا فرق موجود ہے۔ موصوف کا خیال ہے کہ مرخی وہ دوا ہے جو اپنی قوت حرارت اور رطوبت کی وجہ سے اعضا اور ان کے مسامات کو نرم کرتی ہے اور ان کو ڈھیلا بناتی ہے۔

مندرجہ بالا دو حوالے ضماداً استعمال والی دوا کی مرخی تاثیر ظاہر کرتے ہیں جبکہ ان کی دی ہوئی مثالوں سے محض مملس تاثیر ظاہر ہوتی ہے نہ کہ مرخی۔ تیسرا حوالہ محترم جناب حکیم احتشام الحق قریشی صاحب کا بتاتا ہے کہ دوا کی یہ تاثیر استرخا اسی وقت پیدا کرے گی جبکہ دوا کا مزاج حار رطب ہو حالانکہ اس مزاج

والی دوا یہ تاثیر ہرگز نہیں رکھتی۔ مثال دینے میں خود ان کا اختلاف دیگر دو حوالوں سے موجود ہے۔ سوائے تخم کتاں اور موم کے۔

## ارخاء کی تحقیق اور میرا ذاتی نظریہ

عربی ادب کے مشہور شاعر امرء القیس کا درج ذیل شعر ملاحظہ ہو :

وَلَیلٍ کَمَوجِ البَحرِ أرخیٰ سُدُولَہٗ

عَلَیَّ بِأنوَاعِ الھُمُومِ لِیَبتَلِیِ

ترجمہ " اور رات نے سمندر کی موج کی طرح اپنے پردے قسم کے غموں کے ساتھ میرے اوپر ڈھیلے چھوڑ دیئے ہیں تاکہ وہ میری آزمائش کر لے۔"

یہاں راقم الحروف نے اس شعر کا حوالہ لفظ 'ارخاء' کی توضیح کے لیے دیا ہے پردے کو ڈھیلا چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ پردے کو بغیر سہارا ڈھیلا چھوڑنا، نہ کہ پردے کو تان کر نیچے کھونٹوں سے باندھ دینا۔

اس لحاظ سے اب وہ دوا، اور وہ تدبیر ہی اصطلاحاً مرخی کے نام سے موسوم ہو سکتی ہے جو جسم کو ڈھیلا کر دے۔ ڈھیلے پن کی کیفیت اور کمیت کا انحصار دوا، اور تدبیر پہ ہے، پھر اس شخص پر ہے جس پر دوا یا تدبیر کا استعمال کیا جائے مقامی طور پر استرخاء کا کام وہی دوا، یا وہی تدبیر کر سکتی ہے جو یا تو مسکن الم ہو، منوم ہو، یا مخدر ہو خواہ مقامی ہو یا عمومی ہو۔

مقامی استعمال کی دواؤں میں جوز ماثل (دھتورا) استرخاء کا کام انجام دیتا ہے کیونکہ یہ اعصاب کے اختتامی سروں پر عمل تخدیر انجام دیتا ہے۔ استرخاء عمومی کا کام وہی دوا، انجام دے گی جو مرکزی اعصابی نظام میں تسکین، تخدیر یا استرخاء پیدا کر دے۔ مثلاً بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، افیون اور شراب کا استعمال

ان تینوں دواؤں کا عمومی عملِ استرخاء جسم پر اس وقت ہوگا جب وہ عموماً استعمال ہونے والی مقدار خوراک سے زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے ورنہ وہی دوا کم مقدار خوراک میں مسکن ثابت ہوگی۔

مرض طاطانس کی صورت میں موجودہ دور میں جوجدید دوا (ROBINEX) تشنجی علامت مرض دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے البتہ یہ مرض کی بہترین مثال ہوسکتی ہے۔ اسی طرح (MENDREX) جسم میں اتنا استرخاء پیدا کرتی ہے کہ جس شخص کو یہ دوا دی جاتی ہے اس کے جسم میں اتنا استرخاء پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ ہاتھ کو ادھر سے ادھر بھی ہٹا نہیں سکتا۔

مسکن SEDATIVE. (تسکین دینے والی)

لفظ مسکن تسکین سے مشتق ہے جس کے لغوی معنیٰ "سکون دینے والا" کے ہیں۔ اَلاَشۡیَاءُ تُعۡرَفُ بِاَضۡدَادِھَا 'چیزیں اپنی ضد سے ہی اچھی طرح پہچانی جاتی ہیں ؛ مثلاً رات سے دن۔ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے ایک دوسرے کی شناخت میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ قدیم اطباء نے جب لذت کی تعریف کرنی چاہی تو ان کو دشواری محسوس ہونے لگی۔ تو انھوں نے یہ مثال دی کہ ایک شخص کو کانٹا چبھ جائے تو یہ "وجع" کہلائے گا مگر جب کانٹا نکال دیا جائے تو یہ بعد والی کیفیت "لذت" کہلائے گی۔ ٹھیک اسی طرح جب درد کے عالم میں کوئی دوا یا تدبیر درد یا الم کو دفع کر دیتی ہے تو وہ مسکن کہلاتی ہے۔ اس کی دو بڑی تقسیم (۱) مسکنِ مقامی (۲) مسکن عمومی کی جاسکتی ہے۔ مسکن کی ذیلی اصطلاحات بھی مسکن کے ضمن میں بیان کی جاتی ہیں۔

مسکن الم ANODYNE OR ANLAGESIC. (درد کو تسکین دینے والی)

مسکن الم وہ دوا ہے جو وارد بدن ہو کر عمومی یا مقامی طور پر مرکزِ اعصاب پر اثر انداز

ہو کر یعنی ان کے فعل کو درست کر کے درد کو ساکن کر دیتی ہے مثلاً افیون، تخمِ کاہو، کافور، قنّب (حشیشۃ الفقراء، بھنگ)، بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، پوست خشخاش، اور تخمِ خشخاش وغیرہ۔

مسکّن اعصاب و دماغ NERVINE & CREBRAL SEDATIVE. (اعصاب و دماغ کو تسکین دینے والی)۔

مسکّن اعصاب و دماغ وہ دوا ہے جو مرکزی عصبی نظام پر اثر کر کے اعصاب و دماغ کو تسکین دیتی ہے۔ چونکہ دماغ اعصاب کا مرکز ہے لہٰذا تسکین بھی دماغ و اعصاب دونوں کے لیے لازم و ملزوم ہو جائے گی۔ مثلاً افیون، پوستِ خشخاش، بزرالبنج اور یبروج الصنم وغیرہ۔

نوٹ : جو دوائیں اندرونی طور پر مرکزی اعصاب پر مسکّن اثر کرتی ہیں ان سے پورے جسم کو تسکین عمومی حاصل ہوتی ہے۔ یہی عمل مقامی شکل میں اس وقت ہوتا ہے جبکہ اعصاب کے اختتامی سروں پر دوا کا عمل ہوتا ہے۔

مسکّنِ تنفّس RESPIRATORY SEDATIVE. (تنفّس کو تسکین دینے والی) مسکّنِ تنفّس وہ دوائیں ہیں جو مجرائے تنفس میں خراش یا تنگی تنفس کو دور کر کے عمل تنفس کو آسان بنا دیتی ہیں۔ جس کے باعث غیر طبعی تنفس اعتدال پر آجاتا ہے۔ مثلاً لعابِ ریشۂ اخطمی، لعابِ بہدانہ، لفّاح، جوز ماثل (دھتورا) اور نمک مدار وغیرہ۔

خراش گلو کی صورت میں مقامی طور پر غرغرہ کے لیے پوست املتاس، برگِ توت سیاہ، کوکنار مسلّم، سبوسِ گندم اور عدسِ مسلّم وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔

مسکّنِ حرارت FEBRIFUGE. (حرارت کو تسکین دینے والی) مسکّنِ حرارت وہ دوا یا وہ تدبیر ہے جو حرارت اصلی یعنی حرارت غریزی سے بڑھی ہوئی حرارت یعنی حرارتِ غریبی کو اعتدال پر لاتی ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کے مطابق حرارت غریزی وہ حرارت ہے جو قلب

میں پیدا ہو کر عروق اور عروق سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو عربی عبارت القانون :

وَھِیَ حَرَارَۃٌ تَشْتَعِلُ فِی الْقَلْبِ وَتَنْبَثُّ مِنْہُ فِی الْعُرُوْقِ وَسَائِرِ الْبَدَنِ

مسکن حرارت عام اصطلاح ہے اس لیئے اس کے عمل کی مندرجہ ذیل دو ہی صورتیں ممکن ہیں :

۱۔ تسکینِ حرارتِ عمومی : جو اندرونی طور پر دوا کے استعمال یا ماکولات و مشروبات کے استعمال سے ہو سکتی ہے مثلاً آبِ تربوز، آبِ انارِ شیریں، آبِ انار ترش خیارین، خرپزہ، کدو شیریں اور خرفہ وغیرہ۔

۲۔ تسکین حرارت مقامی : یہ تسکینِ حرارت مقامی طور پر کسی مخصوص عضوِ بدن میں مقامی یعنی بیرونی دواء کے استعمال سے ہو سکتی ہے مثلاً لعابِ اسبغول، برف اور آبِ سرد کا مقامی استعمال وغیرہ۔

مسکّنِ قلب CARDIAC SEDATIVE (قلب کو تسکین دینے والی) مسکّنِ قلب وہ دوا یا وہ تدبیر ہے جو قلب کی غیر طبعی اختلاجی کیفیت کو ساکن کر دیتی ہے تدبیر کی مثال علاج بالتدبیر ہے یعنی نفسیاتی علاج، مثلاً غم و غصہ، رنج و الم میں نفسیاتی طور پر تسلّی و تشفّی دینا جس سے قلب کو تسکین حاصل ہو جائے۔

اگر نفس قلب یا صمامات قلب میں عضوی خرابی لاحق ہو گئی ہو جس کی وجہ سے درد عارض ہو گیا ہے تو اس وقت وہی دوا مسکّن قلب ہو گی جو درد کو ساکن کر دے۔ اگر قلب میں اختلاج ابخرات ردّیہ یا ریاحات غلیظ کے صعود کر جانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس وقت وہ دوا مسکّن قلب ہو گی جو ریاح کو تحلیل کر دے۔

اگر اختلاج قلب کا سبب ضعف قلب ہو تو اس وقت وہ دوا مسکّنِ قلب ہو گی جو مقوی قلب ہونے کے ساتھ ساتھ مسکّن بھی ہو۔ مثلاً مشک خالص، عنبر اشہب، اذراقی اور زعفران میں سے کسی ایک دوائے کے ساتھ افیون خشخاش یا بزرالبنج کا اضافہ کر دیا جائے کیونکہ یہاں تقویتِ قلب کے ساتھ تسکینِ قلب بھی مقصود ہے۔

**مسکّن معدہ** GASTRIC. SEDATIVF (معدہ کو تسکین دینے والی)

مسکّن معدہ وہ دوائے ہے جو معدہ کے افعال کو درست کر کے معدہ کو سکون دیتی ہے۔ کثرت ریاح اور فساد ہضم کی صورت میں ہاضم و کاسر ریاح دوائیں مثلاً قرنفل (لونگ)، ساذج ہندی (تیزپات)، قاقلہ کبار (الائچی کلاں)، قاقلہ صغار (الائچی خورد)، زیرہ سفید اور نمک سیاہ وغیرہ، اور درد کی صورت میں مسکّن اُلم دوائیں۔ مثلاً افیون، پوست خشخاش، بزرالبنج اور تخم کاہو وغیرہ استعمال کرائی جاتی ہیں۔

**مسخّن** CALORIFIC. OR CALARIFACIENT. (حرارت پیدا کرنے والی)

مسخّن وہ دوا ہے یا وہ تدبیر ہے جو محرک ہونے کی وجہ سے دورانِ خون کو تیز کر کے بدن کے لئے تسخین (حرارت) کا سبب بنے۔ مثلاً سم الفار، اذراقی، شراب، مشک خالص، عنبر اشہب، چائے اور کافی وغیرہ۔ تدبیر مسخّن کی مثال ریاضت بدنی، دلک (مالش) جملہ اقسام اور گرم پانی سے غسل وغیرہ ہیں۔ دوا اور تدبیر دونوں سے اولاً جسم کو تحریک پہنچتی ہے اور تسخین بالعرض ہوتی ہے۔

**مسمّنِ بدن** ADIPOGENOUS. or ANABOLIC (بدن کو فربہ کرنے والی)

مسمّن بدن وہ دوا یا غذا ہے جو واردِ بدن ہو کر ہضم و انہضام کے فعل کو طبعی حالت میں لا کر جسمانی نشو و نما میں اضافہ کر کے بدن کو فربہ کر دیتی ہے۔

ادویہ یا اغذیہ مسمّنہ یا تو اپنے شحمی مادّوں کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتی ہیں یا پھر اپنے اندر پائے جانے والے شحمی اجزاء کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتی ہیں۔

فعل تسمین (فربہ کرنے) کے لیئے البتہ دو شرطیں ضروری ہیں

(۱) بدن کی قوت جاذبہ کا بہتر ہونا۔

(۲) ادویہ و اغذیہ کے ثقیل و دیر ہضم ہونے کی وجہ سے ریاضتِ بدنی میں اضافہ کرنا۔

درج ذیل ادویہ و اغذیہ کا استعمال اگر فربہی کے لیئے کیا جائے اور ریاضت کے بجائے آرام طلبی اختیار کی جائے تو یہ بجائے تسمین کے فسادِ ہضم پیدا کریں گی۔

مسمّن بدن ادویہ و اغذیہ کی مثالیں حسب ذیل ہیں:

خرما، مغز بادام، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، چرونجی، مغز پستہ، کنجد سفید، تودرین، بہمنین، آم، دودھ اور دہی وغیرہ۔

## مسہل (PURGATIVE) (اسہال لانے والی)

لفظ مسہل عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنیٰ آسان کرنے کے ہیں "اَسْهَلَہُ الدَّوَاءُ" دواء نے اس کے لیئے معاملہ آسان کر دیا۔"

اصطلاحًا دوائے مسہل وہ دواء ہے جو قبض کی صورت میں جب کہ اجابت کم یا بالکل نہ ہو رہی ہو مریض کو استعمال کرائی جائے جس سے اجابت بہ آسانی ہو جائے۔ عمل اسہال انجام پانے کی صرف دو ہی صورتیں ہیں:

(۱) دواء ایسی استعمال کرائی جائے جس کے اندر لعابی مادہ موجود ہو جو قولون کے اندر موجودہ فضلات کو پھسلا کر باہر خارج کر دے۔ ایسی دواء مزلق کہلاتی ہے

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ دواء امعاء کی غشاء مخاطی سے مخاط (MUCUS) کا ترشح بڑھا دے یا پھر امعاء کی حرکت دودیہ کو بڑھا دے یا پھر امعاء کے عضلات

میں انبساط پیدا کردے۔ ان تمام مذکورہ بالا تاثیرات کی وجہ سے بہ سہولت اجابت ہوجاتی ہے اور امعاء صاف ہوجاتی ہیں۔

ادویہ مسہلہ کی کیفیت عمل کے بارے میں اطباء قدیم مختلف الخیال ہیں بعض اطباء کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ سب سے پہلے بدن کے رقیق مواد کا اخراج کرتی ہیں پھر تدریجاً نیم رقیق پھر غلیظ مواد کو خارج کرتی ہیں۔

بعض اطباء کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ اپنے مشابہ مادّوں کو خارج کرتی ہیں مثلاً سقمونیا (محمودہ) جوکہ خلط صفراء سے مشابہ ہے اس لیئے یہ صفراء کا مسہل ہے لیکن اطباء جدید دونوں خیالات کے مخالف ہیں ان کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ محض بالخاصہ اثر کرتی ہیں اور بدن کے مخصوص مواد کو خارج کرتی ہیں وہ سناء مکی کے مسہل عمل کے اس لیئے قائل ہیں کہ اس کے اندر جزء مؤثر کیتھارٹک ایسڈ (CATHARTIC ACID) پایا جاتا ہے جو کہ مسہل ہے۔

# اقسام مسہل

ادویۂ مسہلہ کی قوت وضعف کے اعتبار سے مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ ملینات (LAXATIVES)

۲۔ مسہلات ضعیفہ (MILD. PURGATIVES)

۳۔ مسہلات قویہ (STRONG. PURGATIVES)

۴۔ مسہلات نمکین (SALINE. PURGATIVES)

۱: ملینات (LAXATIVES): وہ دوائیں ہیں جو امعاء کے عضلات پر خفیف محرک اثر کر کے ان کی حرکت دودیہ کو کسی قدر تیز کر دیتی ہیں یا پھر صفراء کے انصباب کو بڑھا دیتی ہیں جس کے باعث نرم اجابت آجاتی ہے مثلاً عسل خالص، تمر ہندی

آلو بخارا، شیرخشت، خیار شنبر (املتاس)، گندھک (گوگرد۔ کبریت)، روغنِ بادام شیریں، روغن زیتون، مویز منقیٰ، اور ترنجبین وغیرہ۔

۲ : مسہلات ضعیفہ ( MILD. PURGTIVES ) مسہلات ضعیفہ وہ دوائیں ہیں جن کا اثر بہ نسبت ملینات کے کسی قدر تیز ہوتا ہے اور ان کے استعمال سے امعاء کی حرکت دودیہ کے تیز ہونے کے علاوہ ان کی رطوبت بھی بڑھ جاتی ہے جس کے باعث رقیق اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔ مثلاً صبر زرد (ایلوا)، سنائے مکی ریوند چینی، اور روغن بید انجیر وغیرہ۔

۳ : مسہلات قویہ ( STRONG. PURGATIVES )

(CATHARTICS. or DRASTIC. PURGATIVES) مسہلات قویہ وہ دوائیں ہیں جن کے استعمال سے امعاء کی حرکت دودیہ تیز ہو جاتی ہے جس کے باعث بہت زیادہ رقیق اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔ جن میں بلغم یا آؤں بھی شامل ہو جاتی ہے اور شکم میں مغص (مروڑ) ہوتا ہے۔ ایسی دواؤں کے زیادہ مقدار میں استعمال کرانے سے شکم میں شدید درد بھی عارض ہو سکتا ہے۔ دست کے ہمراہ آؤں بھی بہ کثرت آسکتی ہے۔ بعض اوقات بہ خون آلود ہوتے ہیں ایسی حالت میں معدہ کو استر کرنے والی غشاء مخاطی بھی اسہال میں خارج ہونے لگتی ہے۔ مثلاً شحم حنظل، تربد، بیخ جلابہ حب السلاطین (جمالگوٹہ)، عصارہ ریوند، حب النیل (کالادانہ)، خربق سیاہ اور سقمونیا (محمودہ) وغیرہ۔

مسہلات قویہ کا استعمال شدید قبض کی صورت میں یا دجع القطن یا امراض قلب وگردہ میں یا استسقاء میں جسم سے پانی خارج کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

۴ : مسہلات نمکین ( SALINE. PURGATIVES ) مسہلات نمکین وہ دوائیں ہیں جن کے استعمال سے امعاء کی رطوبت کی پیدائش زیادہ ہو جاتی ہے

پھر اس پیدا شدہ رطوبت کو جذب نہیں ہونے دیتی۔ نتیجۃً وہ رطوبت امعاء میں جمع ہو جاتی ہے جس سے امعاء میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور امعاء کی حرکت دودیہ تیز ہو جاتی ہے۔ اور بغیر درد کے پانی کے مانند رقیق اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔

مسہلاتِ نمکین کا اثر بالکل مقامی ہوتا ہے کیونکہ ان کو دورانِ خون میں داخل کرنے سے اسہال نہیں آتے۔ ان کا عمل غالباً OSMOSIS کی ترکیب سے ظہور پذیر ہوتا ہے لیکن ان کا کچھ حصہ بذریعہ عروق جذب ہو کر دوران خون میں بھی شامل ہو جاتا ہے مگر اس جذب شدہ حصہ میں سے کسی قدر پھر امعاء میں اخراج پاتا ہے۔

OSMOSIS : کسی سیال کا کسی مسامدار غشاء میں سے گذر جانا OSMOSIS کہلاتا ہے۔

مسہلات نمکین کی مثالیں حسب ذیل ہیں :

قدرتی چشموں کا پانی ، SULPHATE OF POTASSIUM

SULPHATE OF SODIUM. PHOSPHATF OF SODIUM.

SULPHATE MAGNESIUM. TRITRATE OF POTASSIM

مسہلات نمکین کا استعمال رفع قبض کے لیئے، خاص طور سے ایسے اشخاص کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے جن کے جگر کا فعل خراب ہو جن کو نقرس کا عارضہ ہو یا حصاۃ الکلیہ کی شکایت ہو۔ اس کے علاوہ استسقاء میں مسہلات نمکین کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے مسہلات کا استعمال ہمیشہ نہار منہ کرنا چاہیئے۔

ادویہ مسہلہ کی اخلاط کے لحاظ سے مندرجہ ذیل قسمیں ہیں

۱- مسہل بلغم ( PHLEGMAGOGUE

۲- مسہل صفراء (CHOLAGOGUE)

۳- مسہل سوداء (MELANAGOGUE)

(۱) مسہل بلغم (PHLEGMAGOGUE)

مسہل بلغم وہ دوائے ہے جو غلیظ بلغم کو رقیق کر کے اسہال کے ذریعہ خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً: تربد (نسوت)، سنائے مکی، مقل (گوگل)، شحم حنظل، سورنجان اور قسط وغیرہ۔

(۲) مسہل صفراء (CHOLAGOGUE)

مسہل صفراء وہ دوائے ہے جو یا تو کبد کو تحریک دیکر صفراء کی تراوش کو بڑھا کر یا اثنا عشری اور امعاء صغیرہ کی حرکت دودیہ کو تیز کر کے صفراوی اسہال جاری کر دیتی ہے۔ اس طرح جو صفراء پیدا ہوتا ہے اس کو دوبارہ جذب نہیں ہونے دیتی۔ پس صفراء کی آمیزش سے جو اسہال آتے ہیں ان کا رنگ گہرا زرد یا سبزی مائل ہوتا ہے۔ مسہل صفراء کی مثالیں حسب ذیل ہیں: سقمونیا صبر زرد (ایلوا)، عصارہ ریوند، اور رسکپور وغیرہ۔

(۳) مسہل سوداء (MELANAGOGUE)

مسہل سوداء وہ دوائے ہے جو غلیظ سوداء کو رقیق کر کے اسہال کے ذریعہ خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً غاریقون، افتیمون ولایتی، ہلیلہ سیاہ، خربق سیاہ اور شحم حنظل وغیرہ۔

مشتہی (APPITIZER) بھوک کی خواہش کو بڑھانے والی۔

مشتہی وہ دوائے ہے جو نظام ہضم کو درست کر کے بھوک کی خواہش کو بڑھا دیتی ہے۔ مثلاً نانخواہ (اجوائن دیسی)، لیموں، قاقلہ صغار (الائچی خورد، ہیل خورد)، قاقلہ کبار (الائچی کلاں)، زیرہ سفید، بادیان (سونف)، انیسون

(بادیان رومی)، ترب (مولی)، سرکہ خالص، نمک لاہوری، نمک طعام، نمک سیاہ، قرنفل (لونگ)، ساذج ہندی (تیز پات)، جوز بوا (جائپھل) اور بسباسہ (جاوتری) وغیرہ۔

ماکولات و مشروبات بھی خود بھوک کی خواہش کو بڑھا دیتے ہیں خاص طور پر جب وہ کھانے والوں کو زیادہ پسند ہوں۔

## مصفّی الدم BLOOD-PURIFIER. (خون کو صاف کرنے والی)

مصفّی الدم وہ دوا ہے جو خون میں مناسب تغیّر پیدا کر کے اس کے ردّی مادّہ کو بدن سے خارج کرنے کے قابل بنا دیتی ہے جس کے نتیجہ میں خون صاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً چرائتہ شیریں و تلخ، نیل کنٹھی، برہمڈنڈی، سرپھوکہ، گل منڈی، شاہترہ عنّاب ولایتی، برگ حنا، برادہ شیشم، برادہ صندل سرخ، برادہ آبنوس، گل نیم عشبہ مغربی، گندھک (گوگرد، کبریت)، بکند بابری اور باپچی وغیرہ۔

خون کے تصفیہ کا کام اطبائے جدید کے نظریہ کے مطابق مشکوک ہے لیکن اطبائے قدیم اس کے قائل ہیں کہ مذکورہ بالا ادویہ مصفیہ کے ہمراہ مدرّات بول کا اضافہ کرنے سے یہ عمل تیز ہو جاتا ہے کیونکہ خون سے ردی مادّوں کا اخراج براہ گردہ ہی ہو سکتا ہے یا نمکین مسہلات ساتھ دینے کی صورت میں اجابت سے ردی مادّے خارج ہو جاتے ہیں۔

## معدّل ALTERATIVE (اعتدال پر لانے والی)

معدّل وہ دوا ہے جو اخلاط میں کچھ ضروری تغیرات پیدا کر کے ان کے ردّی مادّوں کو پاک و صاف کر دیتی ہے جس سے اخلاط سے ضرر رساں اجزا دخارج ہو جاتے ہیں مثلاً گھیکوار، عنّاب ولایتی، چرائتہ شیریں و تلخ، عشبہ مغربی، برہمڈنڈی، شاہترہ، سرپھوکہ، گل منڈی، نیل کنٹھی، برادہ صندل سرخ، گل

نیلوفر، گلِ سرخ، حنا اور نیم وغیرہ۔

نوٹ: جدید تحقیقات کی روشنی میں گھیکوار صفِ اوّل میں ہے۔

معرق DIAPHORETIC (پسینہ لانے والی)

معرق وہ دوائے ہے جو پسینہ کے اعصابی مراکز کو تحریک دیکر جلد کے پسینہ لانے والے غدود کو زیادہ رطوبت مترشح کرنے پر آمادہ کرلی ہے یا براہ راست پسینہ کے غدود کے اندرا عصابی سروں کو تحریک دیتی ہے جس سے ان کا فعل بڑھ جاتا ہے یا جلد کے دورانِ خون کو تیز کر کے پسینہ کے غدود کو تحریک دے کر پسینہ کو جاری کر دیتی ہے۔ مثلاً خاکسی (خوبکلاں)، شورہ قلمی، کافور، تمباکو، عاقرقرحا بیش (بچھناک، میٹھا تیلیا)، چائے، قہوا اور شراب وغیرہ۔

نوٹ: گرم مصالحہ دار اغذیہ اور گرم اشربہ کے کھانے پینے سے نیز تکمید حار، پولٹس، آبِ گرم سے غسل کرنے یا ٹرکش باتھ یعنی حمام کرنے سے VASOMOTOR NERVE کو تحریک پہنچی ہے جس سے بہ آسانی پسینہ آجاتا ہے

معرّقات کا استعمال مندرجہ ذیل فوائد کے لئے کیا جاتا ہے:

(۱) بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لیئے معرقات کا استعمال کیا جاتا ہے

(۲) امراض گردہ میں جبکہ فضلات خون مثلاً UREA وغیرہ براہ بول خارج نہیں ہوتا بلکہ خون میں شامل ہوکر باعثِ مرض ہوتا ہے مثلاً یوریمیا کی حالت میں ان کو بذریعہ پسینہ خارج کرنے کے لیئے معرّقات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) جسم میں آبِ خون کے اجتماع کو کم کرنے کے لیئے مثلاً مرض استسقاء میں معرقات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) نزلہ حاد کی تخفیف کے لیئے معرقات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(۵) بعض امراض جلدیہ میں دوران خون کو تیز کرنے کے لیئے مثلاً چنبل میں

گرم پانی سے غسل کرانا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

**معطّس ERRHINE. OR STERNUTOTORY (چھینک لانے والی)**

معطّس وہ دوائے ہے جو مقامی طور پر استعمال کرنے سے چھینک لاتی ہے اور ناک کی غشاء مخاطی سے رطوبت کا ترشح بڑھا دیتی ہے جس سے ناک سے رطوبت کا سیلان ہونے لگتا ہے مثلاً زنجبیل (سونٹھ)، نکچھکنی، برگ شبت، لہسن کندش، تمباکو، کائپھل، فلفل سرخ، فلفل سیاہ اور خربق سفید وغیرہ۔

معطّس دواؤں کا استعمال مندرجہ ذیل فوائد کے لیئے کیا جاتا ہے۔

(۱) مجرائے تنفس میں اگر کوئی جسم غریب پھنس گئی ہو تو اس کو خارج کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

(۲) فواق (ہچکی) کو بند کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

(۳) صداع (درد سر) کو دفع کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

(۴) اگر دماغ میں ردی فضلات محتبس ہو گئے ہوں تو ان کو خارج کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

**مغذّی NUTRITIVE (غذا بخشنے والی یا بدن کا تغذیہ کرنے والی)**

مغذّی وہ دوائیں یا غذائیں ہیں جو وارد بدن ہو کر تغذیہ کا کام انجام دیتی ہیں کیونکہ خود ان میں غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں مثلاً لحم، بیضۂ مرغ، دودھ، دہی مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، چرونجی، مغز پستہ، مغز نارجیل، کاجو، کشمش، مویز منقیٰ، انجیر زرد، روغن زیتون، شہد، سیب، انگور، چیکو، لیچی، آم پپیتہ، سنگترہ اور انار وغیرہ۔

مغذّی اور مسمّن میں فرق صرف اتنا ہے کہ مغذّی دواؤں میں لحمی و شحمی مادے کا ہونا ضروری نہیں ہے مگر حیاتین کا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ مسمّن کے لیئے لحمی و شحمی

مادوں کا ہونا ضروری ہے۔

مغلظِ منی SEMEN INSPISSANT (مادہ منویہ کو غلیظ کرنیوالی)

مغلظِ منی وہ دوا یا غذا ہے جو وارد بدن ہوکر مادہ منویہ کو غلیظ کر کے یا ضعفِ اعصاب کو قوی کر کے مادہ منویہ میں غلظت کا سبب بنتی ہے مثلاً ستاور، موصلین (موصلی سفید و سیاہ)، سنگھاڑا، شقاقل مصری، لاجونتی، ثعلب مصری، بیجبند، تخمِ کاہو، بہمن (بہمن سفید و سرخ)، تخمِ خشخاش سفید، اسرول سلاجیت، کشتہ قلعی، کشتہ نقرہ، مقوی اعصاب کے طور پر اذراقی بہترین مثالی دوا ہے جو کہ اعصاب کو طاقت پہنچا کر امساک کا سبب بنتی ہے۔

مفتتِ حصاۃ (LITHOTRIPTOR OR ANTILITHIC) (پتھری کو توڑنے والی)۔

مفتتِ حصاۃ وہ دوا ہے جو بول کے ثقیل اجزاء کو اعضاء بول میں تہہ نشیں ہونے سے روکتی ہے۔ جس کے سبب حصاۃ نہیں بننے پاتے۔ اگر حصاۃ بن جاتے ہیں تو ان کو تحلیل کر دیتی ہے۔

حصاۃ بننے کی صورت یہ ہے کہ جب بول میں ترش اجزاء کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو اس میں سے یورک ایسڈ (URIC ACID) یا کیلشیم آکسیلیٹ (CALCIUM OXILATE) جدا ہو کر حصاۃ کی صورت میں تہہ نشیں ہو جاتے ہیں جس کے سبب حصاۃ بن جاتے ہیں ایسی صورت میں کھاری دوائیں استعمال کرانے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ حصاۃ کی پیدائش سے قبل ماکولات و مشروبات میں احتیاط حفظ ما تقدم کے طور پر ضروری ہے لیکن پیدا ہونے کی صورت میں مفتتِ حصاۃ ادویہ کا استعمال لازمی ہو جاتا ہے مثلاً حجر الیہود جس کو مفتتِ حصاۃ ادویہ کا بادشاہ خیال کیا جاتا ہے۔ نہایت قوی التاثیر مفتتِ حصاۃ دوا ہے۔ دیگر مثالوں میں عقرب سوختہ،

سنگ سرماہی، حب القلت، شورہ قلمی اور جواکھار وغیرہ ہیں۔

مفتح (DEOBSTRUENT) (عروق کے سدد کو کھولنے والی)

مفتح وہ دوائیں ہے جو عروق کو کشادہ کر کے سدّوں کو دفع کر کے مواد کے نکلنے کا راستہ ہموار کر دیتی ہے۔ جب یہ عروق کو کشادہ کرتی ہے تو یہ مفتح عروق کہلاتی ہے اور جب غلیظ مواد کو حل کر کے رقیق وسیال بنا دیتی ہے تو یہ مفتح سدد کہلاتی ہے مثلاً انیسون (بادیان رومی)، اسطوخودوس، بادیان نانخواہ، برنجاسف، سداب، بیخ کاسنی، تخم کشوث، فستنتین رومی، عود صلیب، سنبل الطیب (بالچھڑ، جٹاماسی)، سورنجان، تخم خربزہ، مشک خالص، چائے اور زوفا خشک وغیرہ۔

مفتح ثقبہ عنبیہ (ممدد الحدقہ) (MYDRIATIC) (آنکھ کی پتلی کو کشادہ کرنے والی)

مفتح ثقبہ عنبیہ وہ دوا ہے جو آنکھ کی پتلی کو کشادہ کر دیتی ہے۔ ایسی دوائیں مندرجہ ذیل طریقوں سے اثر انداز ہو کر ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کر دیتی ہیں۔

۱۔ ایسی دوائیں عصب محرک مقلہ (OCULOMOTOR. NERVE) کے اختتامی سروں کو مفلوج کر کے ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کر دیتی ہیں جن کے باعث عنبیہ کے مدور عضلاتی ریشے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بیش (پھناک) اور اٹروپین وغیرہ۔

۲۔ ایسی دوائیں عصب شرکی عنقی (CERVICAL SYMPATHATIC NERVE) کے اختتامی سروں کو تحریک دیکر ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کر دیتی ہیں مثلاً کوکین وغیرہ۔

ایسی دوائیں مرکز عصب شرکی (SYMPATHATIC CENTRE) کو تحریک دیکر ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کر دیتی ہیں مثلاً بزر البنج (اجوائن خراسانی) جوز ماثل، یبروج الصنم وغیرہ (یہ دوائیں اپنی تاثیر کے آخری درجہ میں ثقبۂ عنبیہ کو کشادہ

کرتی ہیں)۔ ادویہ مفتح ثقبیہ عنبیہ کا استعمال مندرجہ ذیل فوائد کے لیے کیا جاتا ہے

۱۔ مرض سوزش ثقبہ عنبیہ (IRITIS) میں IRIS کو پردہ قرنیہ کے ساتھ ملتصق ہونے سے روکنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

۲۔ آنکھ کا امتحان کرتے وقت ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

۳۔ مرض مورسرج (Prolapse of the Iris) کو روکنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ یا اگر یہ مرض بالکل ابتدائی درجہ میں ہو تو اس کو دفع کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

(نوٹ: جب پردہ قرنیہ میں زخم کے سبب سوراخ ہو جاتا ہے تو اس سوراخ میں سے پردہ عنبیہ بقدر سر مور باہر نکل آتا ہے تو اس کو مرض مور سرج کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔)

## مضیق ثقبہ عنبیہ (منقبض الحدقہ) MYOTICS (آنکھ کی پتلی کو سکیڑنے والی)

مضیق ثقبہ عنبیہ وہ دوا ہے جو ثقبہ عنبیہ (آنکھ کی پتلی) کو سکیڑ دیتی ہے ایسی دوائیں مندرجہ ذیل طریقوں سے اثر انداز ہو کر ثقبہ عنبیہ کو سکیڑتی ہیں۔

۱۔ ایسی دوائیں عصب محرک مقلہ (OCULOMOTOR NERVE) کے اختتامی سروں کو تحریک دے کر ثقبہ عنبیہ کو سکیڑ دیتی ہیں مثلاً پائلو کارپین اور نیکوٹین (جوہر تمباکو) وغیرہ۔

۲۔ ایسی دوائیں ثقبہ عنبیہ کے مدوّر عضلاتی ریشوں کو تحریک دیکر ثقبہ عنبیہ کو سکیڑ دیتی ہیں مثلاً فائی سائسٹگمین (پیراسٹگمین) وغیرہ۔

۳۔ ایسی دوائیں ثقبہ عنبیہ کو سکیڑنے والے عصبی مرکز کو تحریک دے کر

ثقبہ عنبیہ کو سکیڑ دیتی ہیں۔ مثلاً افیون اور تمام مخدرات اپنی تاثیر کے ابتدائی درجہ میں ثقبہ عنبیہ کو سکیڑ دیتی ہیں۔

ادویہ مضیق ثقبہ عنبیہ کا استعمال مندرجہ ذیل فوائد کے لیئے کیا جاتا ہے:

۱ ثقبہ عنبیہ کو کشادہ کرنے والی دوائیں مثلاً اٹروپین (ATROPIN) وغیرہ کی تاثیر کو دفع کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

۲ زیادہ روشنی کو ثقبہ عنبیہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لیئے کیا جاتا ہے کیونکہ آنکھ کے دردناک امراض میں جب زیادہ روشنی آنکھ میں داخل ہوتی ہے تو درد اور چبک میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳ مرض سبز موتیا بند (GLAUCOMA) میں آنکھ کا تناؤ کم کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے۔

## مفجر اورام (PROFIGATIVE) (اورام کو پھاڑنے والی)

مفجر اورام وہ دواء ہے جو اورام کو پختہ کر کے پھاڑ دیتی ہے اور ردی مادوں کو خارج کر دیتی ہے جس سے ان میں شگاف دینے کی ضرورت پیش نہیں آتی مثلاً سیندور، ناگ پھینی، عنصل (پیاز)، شیر مدار، تنکار (سہاگہ)، ہیرا کسیس، چونا اور ہڑتال وغیرہ۔

## مفرح (EXHILARANT) (فرحت و سرور پیدا کرنے والی)

مفرح وہ دواء ہے جو وارد بدن ہو کر فرحت و سرور پیدا کر دیتی ہے فرحت و سرور پیدا ہونے کا چونکہ تمام معاملہ دماغ سے متعلق ہے اس لیئے ایسی دواء کی تاثیر بالواسطہ بھی ہو سکتی ہے۔ طب یونانی میں ایسی دواؤں کی مثالوں میں زیادہ تر وہ دوائیں درج کی گئی ہیں جو ہاضم اور مانع صعود الابخرہ الی الدماغ ہیں مثلاً قرنفل (لونگ)، قاقلہ صغار (ہیل خورد)، قاقلۂ کبار

(ہیل کلاں)، بسباسہ (جاوتری)، زیرہ سفید، ساذج ہندی (تیزپات) دارچینی، اور خولنجان وغیرہ۔ ادویہ تاثیر بلاواسطہ بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً عرق گلاب، عرق کیوڑہ عرق بید مشک، خس، زعفران، عنبر اشہب، مشک خالص، برادہ صندل سفید، گاؤزبان، اور ابریشم خام مقرض وغیرہ۔

مقرح | ULCERATIVE (زخم پیدا کرنے والی)

مقرح وہ دوا ہے جو اپنی حدت اور تیزابیت کی وجہ سے جلد اور غشاء مخاطی پر زخم پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً شیر مدار، زقوم (تھوہڑ) عنصل (پیاز)، بلادر (بھلاواں) لہسن، چونا اور ہڑتال وغیرہ۔

مقوی دنداں ولثہ | TOOTH. AND GUMS. TONIC | دانتوں اور مسوڑھوں کو طاقت دینے والی)

مقوی دنداں ولثہ وہ دوا ہے جو دانتوں اور مسوڑھوں پر استعمال کرنے سے ان کو طاقت بخشتی ہے ایسی دواؤں میں وہی دوا سرفہرست ہیں جس میں ٹینک ایسڈ اور گیلک ایسڈ موجود ہو۔ مثلاً مازو سبز، پوست ہلیلہ وغیرہ۔ پھر وہ دوائیں جن میں قوت قابضہ موجود ہو مثلاً شب یمانی (پھٹکری)، گلنار فارسی، پوست انار، سنگ جراحت، کتھہ، فوفل (سپاری، چھالی) اور پوست مغیلاں وغیرہ۔

مقوی اعصاب | NERVINE TONIC (اعصاب کو طاقت دینے والی۔)

مقوی اعصاب وہ دوا ہے جو وارد بدن ہو کر اعصاب پر اثر انداز ہو کر ان کو طاقت بخشتی ہے مثلاً اذراقی (کچلہ، خانق الکلب)، سم الفار (تراب الفار، سنکھیا)، جند بید ستر، جدوار خطائی، مغز گھیکوار، روغن جگر ماہی اور روغن زیتون۔ (حوالہ کتاب الادویہ صفحہ: ۲۰۱)

مقوی اعضاء رئیسہ VITAL. ORGANS. TONIC (اعضاءِ رئیسہ کو طاقت دینے والی)

مقوی اعضاءِ رئیسہ وہ دوا ہے جو اعضاءِ رئیسہ پر اثر انداز ہو کر ان کو طاقت بخشتی ہے۔

اطباءِ قدیم نے جن دواؤں کو مقوی اعضاءِ رئیسہ تحریر کیا ہے دراصل وہ دوائیں کسی ایک عضو کو طاقت بخشتی ہیں اور دیگر اعضاء بالعرض متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً جدوار خطائی، آملہ خشک، زعفران (کرکم) مشک خالص، عنبر اشہب، مروارید (موتی)، گل سرخ، پوست ترنج، زمرّد، زہر مہرہ خطائی، گاجر، سیب انگور اور قسط وغیرہ۔

مقوی باہ APHRODISIAC (خواہش جماع کو بڑھانے والی)

باہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی قوتِ جماع یا شہوت یعنی خواہشِ جماع کے ہیں۔ قوت جماع کو جو دوائیں طاقت بخشتی ہیں ان کو مقوی باہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مقوی باہ دوائیں دو طریقے سے اپنا عمل انجام دیتی ہیں۔

۱۔ بلاواسطہ ، ۲۔ بالواسطہ

۱۔ بلاواسطہ مقوی باہ دوائیں بلا واسطہ طور پر مندرجہ ذیل طریقہ سے اثر انداز ہوتی ہیں

(أ) بعض دوائیں اعضاءِ تناسل کے اعصاب یا مرکزِ تناسلی کو تحریک دیکر باہ کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً جوہر اذراقی وغیرہ۔

(ii) بعض دوائیں دماغ کو تحریک دے کر اور منعکس طور پر مرکزِ تناسلی کو تحریک دے کر باہ کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً افیون، قنّب (بھنگ، فلک سیر حشیشۃ الفقراء)، کافور اور شراب وغیرہ۔

(iii) بعض دوائیں اعضاءِ بول و اعضاءِ تناسل اور ان کی متعلقہ ساختوں کو تحریک دے کر منعکس طور پر مرکزِ تناسلی کو تحریک دے کر باہ کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً ذراریح (تیلنی مکھی) برائے بیرونی استعمال۔

۲۔ بالواسطہ | ایسی دوائیں بدن کے سوءِ مزاج کو درست کر کے اور عام جسمانی صحت کو درست کر کے باہ کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً بول زلالی، ذیابیطس، نقرس، حمیٰ اجامیہ مزمن وغیرہ امراض کو دور کر کے باہ کو طاقت بخشتی ہیں چنانچہ کشتۂ فولاد، کشتۂ خبث الحدید، کشتۂ مثلث، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، کاجو، مغز فندق، مغز پستہ، بیضۂ مرغ، خرما، پنبہ دانہ (بنولہ)، بہمنین (بہمن سفید، بہمن سرخ)، تودرین (تودری زرد، تودری سرخ)، ستاور، سلاجیت، عنبر اشہب، مشک خالص، زعفران اور تمام مقوی اغذیہ مثلاً لحم (گوشت) وغیرہ عام صحت بدنی کو فائدہ پہنچا کر بالواسطہ طریقے پر باہ کو طاقت بخشتی ہیں۔

مقوی بصر OCULAR. TONIC | (بینائی کو طاقت دینے والی)

مقوی بصر وہ دوائے ہے جو اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرنے سے دماغ اور قوت باصرہ کو طاقت دیکر بینائی کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً مامیران چینی، سرمہ، سنگ بصری، ہلیلجات (ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ) آملہ، بادیان اور مروارید وغیرہ

نوٹ: بعض اوقات عصب بصر (OPTIC. NERVE) میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے جس کے باعث میدان بصارت کم ہو جاتا ہے ایسی صورت میں وہی دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں جو کہ مقوی اعصاب ہوں مثلاً اذراقی (کچلہ) وغیرہ۔

مقوی جگر LIVER. TONIC | (جگر کو طاقت دینے والی)۔ مقوی جگر

وہ دوائیں ہیں جو جگر کے فعل کو درست کر کے جگر کو طاقت بخشتی ہیں۔ کبھی یہ دوائیں جگر کو طاقت دیکر یہ کام انجام دیتی ہیں اور کبھی جگر کو تحریک دے کر فعل ہضم کی کارکردگی کو بڑھا کر جگر کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً عنب الثعلب، کاسنی، پوست سنگدانہ مرغ، افسنتین رومی، گل سرخ، سنبل الطیب، تخم کشوث، زعفران اصلی، نوشادر، مصطگی رومی، تج قلمی (سلیخہ)، ناگ کیسر، نعناع (پودینہ)، ازرشک ریوند چینی، اور دار چینی وغیرہ۔

## مقوی خون HAEMATIC (خون کو طاقت دینے والی)

بدن انسان میں کریات حمراء (R.B.C) اور حمرۃ الدم (HAEMOGLOBIN) کی مقدار بحالت صحت یکساں ہوتی ہے اور حمرۃ الدم (HAEMOGLOBIN) کا جزو اعظم فولاد ہے جس پر خون کی سرخی کا دارومدار ہے۔ بحالت صحت حمرۃ الدم یا اس کے جزو اعظم فولاد کی مقدار کو کسی دوا کے اثر سے بڑھانا ناممکن ہے البتہ مرضی حالت میں خون کے کریات حمراء (R.B.C) کی تعداد اور حمرۃ الدم کی مقدار میں جو کمی آجاتی ہے وہ بعض ادویہ کے استعمال سے پوری ہو سکتی ہے۔ پس جب کسی مرض کے سبب حمرۃ الدم کی مقدار میں کمی آجاتی ہے تو ایسی روزمرہ کی خوراک اور دوا جو اس کمی کو پورا کر دیتی ہے مقوی خون کہلاتی ہیں۔ مقویات خون دوائیں مندرجہ ذیل دو طریقے پر اثر انداز ہو کر خون میں حمرۃ الدم (HAEMOGLOBIN) میں اضافہ کر دیتی ہیں اور خون کو تقویت بخشتی ہیں۔

۱۔ بلاواسطہ مقویات خون (DIRECT. HAEMATICS)

۲۔ بالواسطہ مقویات خون (INDIRECT. HAEMATICS)

## مقویات خون بلاواسطہ (DIRECT. HAEMATICS) بلاواسطہ

مقویات خون دواؤں کا اثر براہ راست ہوتا ہے یعنی ایسی دوائیں بذات خود

حمرۃ الدم ( HAEMOGLOBIN ) اور کریات حمراء (R.B.C) کی تعداد میں اضافہ کر دیتی ہیں مثلاً فولاد اور سم الفار وغیرہ۔

مقویات خون بالواسطہ (INDIRECT HAEMATICS) ا بالواسطہ

مقویات خون دواؤں کا اثر ان اسباب کو دفع کر کے جو خون میں فساد واقع کرتے ہیں ہوتا ہے مثلاً حمّیٰ اجامیہ، آتشک اور یرقان کے سبب سے فقرالدم عارض ہوتا ہے تو اس وقت ایسی دوائیں استعمال کراتے ہیں۔ جو ان امراض کا ازالہ کر کے خون کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً کونین اور سیماب (پارہ) وغیرہ۔ ان کے علاوہ روغن جگر ماہی، مقوی و لطیف اغذیہ، تازہ ہوا، سیر و تفریح وغیرہ چونکہ ہضم کو تقویت بخشتی ہیں اس لیئے روزمرہ کے یہ افعال بھی مقویاتِ خون بالواسطہ میں شمار کیئے جاتے ہیں۔

مقوی دماغ CEREBRAL.TONIC (دماغ کو طاقت دینے والی)

مقوی دماغ وہ دواء ہے جو دماغ پر اثر انداز ہو کر دماغ کو تقویت بخشتی ہے اس قسم کی دواء کا اثر دماغ پر کبھی بالذات ہوتا ہے اور کبھی بالعرض۔ مثلاً مغز اخروٹ، مغز بادام شیریں، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز حیوانات، آملہ، مروارید، برہمی، بابونہ، گاؤزباں، قرنفل (لونگ)، بید مشک، ساذج ہندی (تیزپات)، زعفران اصلی، عنبر اشہب مشک خالص، فرنجمشک، تخم خشخاش، زنجبیل (سونٹھ)، جوزبوا (جاپھل) بیضہ مرغ، اور لحم مرغ وغیرہ۔

نوٹ: تقویت دماغ کا فعل کبھی مقویات دماغ سے انجام پاتا ہے اور کبھی تنقیہ دماغ کے بعد دماغ زیادہ سے زیادہ اپنے لائق غذا کو جذب کرنے لگتا ہے۔ اس غرض کے لیئے اسطوخودوس (جھاڑو دماغ) تقویت دماغ کے

لیئے معاون ثابت ہوتا ہے۔

مقوی طحال | (SPLEENO. TONIC.) | (طحال کو طاقت دینے والی)۔

مقوی طحال وہ دوا ہے جو وارد بدن ہو کر بالذات یا بالعرض اثر کر کے طحال کو طاقت بخشتی ہے مثلاً برگ جھاؤ، فولاد، سنبل الطیب، افسنتین رومی، اسارون، تخم قلمی (سلیخہ)، غافث اور کشتہ فولاد وغیرہ۔

مقوی قلب | CARDIAC. TONIC | (قلب کو طاقت دینے والی)۔

مقوی قلب وہ دوا ہے جو قلب کی قوت انقباض کو بڑھا دیتی ہے چاہے نبض پر اس کی تاثیر کا کوئی اثر پڑے یا نہ پڑے یعنی مقوی قلب وہ دوائیں ہیں جو قلب کی قوت انقباض کو بڑھا کر نبض کو بطی کر کے قلب کو طاقت بخشتی ہیں مثلاً آملہ، جدوار خطائی، زعفران اصلی، یاقوت، ہیل خورد سنبل الطیب، گل سرخ، ابریشم، زہر مہرہ خطائی، زمرد، مشک خالص، عنبر اشہب، سیب، انگور، چیکو، بیچی، آم، اناناس، سنگترہ، پپیتہ، موسمی اور انار وغیرہ۔

نوٹ: تقویت قلب کا زیادہ تر دار و مدار اس بات پر ہے کہ نفسیاتی اعتبار سے انسان طبعی حالت پر ہو۔ اگر غیر طبعی حالت میں ہو مثلاً دماغی صدمات رنج و غم وغیرہ تو اس کا نتیجہ غیر طبعی حرکت قلب کی صورت میں نکلتا ہے ایسی حالت میں موقع و محل کے اعتبار سے مریض کا نفسیاتی علاج یا تسلی و تشفی دینا کافی ہے اور یہی تدبیر ایسے موقع پر تقویت قلب کے لیئے بہترین علاج ہے۔

## مقوئ معدہ | STOMACHIC . TONIC (معدہ کو طاقت دینے والی)

مقوی معدہ وہ دوائیں ہے جو وارد بدن ہو کر معدہ پر اثر انداز ہو کر معدہ کو طاقت دیتی ہے جس سے ہضم قوی ہو جاتا ہے کیونکہ جب معدہ کے عضلی طبقات میں ضعف کی وجہ سے استرخاء پیدا ہو جاتا ہے تو عموماً ایسی ہی دوائیں نفع بخش ثابت ہوتی ہیں جن میں قوتِ قابضہ موجود ہو۔ مثلاً آملہ خشک، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، پوست سنگدانہ مرغ، سماق اور گلِ سرخ وغیرہ، چونکہ درج ذیل ادویہ معاون ہضم ہیں اس لیئے ثانوی طور پر یہ بھی مقوی معدہ میں شمار کی جائیں گی مثلاً بسباسہ (جاوتری) قرنفل (لونگ)، جوز بوا (جائفل)، بادیان (سونف)، تج قلمی (سلیخہ)، فلفل سیاہ قاقلہ صغار (ہیل خورد۔ الائچی خورد)، قاقلہ کبار (ہیل کلاں، الائچی کلاں)، زنجبیل (سونٹھ)، نعناع (پودینہ)، زرشک، تنکار، مصطگی رومی، لیموں، پوست لیموں، نمک سیاہ اور اذراقی مدبر وغیرہ۔

## مقئی | EMATIC. (قے لانے والی)

قے ایک نہایت پیچیدہ عمل ہے جس میں صدر، شکم، مری اور معدہ کے عضلاتِ عاصرہ بھی شریک ہوتے ہیں یہ عمل ایک خاص عصبی مرکز کے تابع ہے جو کہ مبداء النخاع میں واقع ہے۔ اس عصبی مرکز کو مختلف طریقوں سے تحریک پہنچتی ہے۔ چنانچہ بعض اشخاص کو مکروہ شئے کے دیکھنے یا بدبودار اشیاء کے صرف سونگھنے سے ہی قے آجاتی ہے اور کبھی خود طبیعت مدبرہ بدن کسی غذا کو جس کو معدہ قبول نہ کر رہا ہو خارج کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ مری معدہ، امعاء، کبد، کلیتین، غلاف باریطون، رحم اور قلب کے حسی اعصاب کو خراش پہنچنے سے بھی اکثر قے ہو جاتی ہے۔

بہ اعتبار فعل مقئیات کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

(۱) مقیاتِ معدی یا مقیاتِ مقامی (LOCAL. OR GASTRIC. EMETICS)

(۲) مقیاتِ دماغی یا مقیاتِ بعیدی مرکزی (CENTAL. OR REMOTE. EMETICS)

۱۔ مقیات معدی یا مقیات مقامی (LOCAL. OR GASTRIC. EMETICS)

اس قسم کی دواؤں کا جب تک اعصاب معدی پر مقامی اثر رہتا ہے تب تک قے ہوتی رہتی ہے لیکن جونہی وہ معدہ سے خارج ہوجاتی ہیں قے بند ہوجاتی ہے اور ان کے استعمال کے بعد کسی قسم کا ضعف لاحق نہیں ہوتا۔ مثلاً خردل (رائی)، شب یمانی توتیا، نمک طعام، اور آب گرم زیادہ مقدار میں وغیرہ۔

۲۔ مقیات دماغی یا مقیات بعیدی مرکزی

اس قسم کی دوائیں خون میں جذب ہوکر بذریعہ دوران خون مبداء النخاع کو تحریک دیتی ہیں ان کو اپنا عمل کرنے کے لیئے زیادہ دیر لگتی ہے اور اس کے ساتھ ہی متلی کا احساس ہونے لگتا ہے، پسینہ کا ادرار ہونے لگتا ہے مجرائے تنفس اور مری سے بلغم کا ترشح ہوتا ہے اور ضعف ہونے لگتا ہے۔ مثلاً جوہر افیون اد ماءالذہب وغیرہ۔

لوٹ: اگر مقی دواء کے استعمال کے بعد جلد قے آجائے تو خیال کرنا چاہیئے کہ دوائے مقی کا اثر معدہ پر ہوا ہے اور اگر کچھ وقفہ کے بعد قے آجائے تو خیال کرنا چاہیئے کہ اس دواء کا اثر مبداالنخاع یعنی مرکز قے پر ہوا ہے۔

اگر کسی مقی دواء کے خون میں داخل کرنے کے تھوڑی دیر کے بعد قے آجائے تو خیال کرنا چاہیئے کہ دوائے مقی کا اثر مبداُ النخاع یعنی مرکز پر ہوا ہے لیکن اگر زیادہ دیر کے بعد قے آئے تو خیال کرنا چاہیئے کہ دوائے مقی کا اثر معدہ پر ہوا ہے، یعنی دوران خون سے وہ دوا معدہ میں رطوبت معدی کے ساتھ خارج ہوئی اور پھر

قے آنے لگی۔ حفظان صحت کے اصول کے تحت قے کو حکما، نے ایک مخصوص مدت کے بعد صحت کے لیئے مفید بتایا ہے۔ کیونکہ اس عمل سے تنقیہ معدہ و دماغ بھی ہوا کرتا ہے۔ اور وہ اس غرض کے لیئے مریضوں کو قے بھی کراتے تھے۔ بلکہ قدما، نے عمومی طور پر بقائے صحت کے لیئے چند اصول بھی وضع کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو درج ذیل شعر :

بہر سال مسہل، بہر ماہ قے
بہر ہفت فاقہ و بہر روز مے

ترجمہ : سال میں ایک مرتبہ مسہل لینا اور ہر ماہ میں ایک مرتبہ قے کرنا ساتویں روز فاقہ کرنا اور روزانہ شراب پینا بقائے صحت کے لیئے معاون ثابت ہوتے ہیں"۔ قدماء کے اس مقولہ کی آخری بات سے راقم الحروف کو اختلاف ہے۔

مقیات کا استعمال مندرجہ ذیل فوائد کے لیئے کیا جاتا ہے :

۱۔ مری میں کوئی جسم غریب پھنسی ہوئی ہو تو اس کو خارج کرنے کے لیئے دوائے مقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ غیر منہضم غذا، کو یا اگر کوئی دوائے سمی کھالی ہو تو اس کو معدہ سے خارج کرنے کے لیئے دوا مقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ مجرائے تنفس میں جمع شدہ بلغم کو خارج کرنے کے لیئے دوائے مقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ ادویہ دافع امراض نوبتی کے فعل کی تقویت کے لیئے دوائے مقی کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل امراض میں مقیات کا استعمال ممنوع ہے :

مرض فتق (HERNIA)، الورسما (ANURLSMA)، نتوالرحم PROLEPS OF THE UTERUS)، خروج المقعد (PROLEPS. OF THE ANUS) التہاب باریطون (PERITONITIS)، اور التہاب امعاء (ENTRITIS اس کے علاوہ ان صورتوں میں جبکہ طبیعت کا میلان جریان الدم کی جانب ہو یا شرائن کے امراض ہیں اور اسقاط حمل کی حالت میں مقیات کا استعمال ممنوع ہے۔

## ملطّف DEMULCENT (غلیظ مواد کو رقیق بنانے والی)

ملطّف وہ دوا ہے جو غلیظ مواد اور اخلاط کو رقیق بنا دیتی ہے۔ مثلاً آبریشم خام مقرّض، جدوار خطائی، کاسنی، پرسیاوشاں، تخم کشوث، بابونہ، گل زوفا جائے، سرکہ خالص، صعتر فارسی، اذخر مکی، غافث، بادیان، انیسون، اور سداب وغیرہ۔

اکثر ریاح غلیظ کا سبب نفاخ اور دیر ہضم غذا ایک معدہ میں ثقل کا باعث بنتی ہیں ایسی صورت میں صرف وہی دوائیں مفید ثابت ہوں گی جو غلظت کو زائل کر دیں۔ مثلاً آب لیموں، آب سنگترہ وغیرہ۔ کیوں کہ یہ ترش دوائیں غلظت کو فوراً رقت میں تبدیل کر دیتی ہیں۔

## ملیّن امعاء INTESTINAL APERIENT (آنتوں میں تلیین پیدا کرنے والی)۔

ملیّن امعاء وہ دوا ہے جو امعاء میں تلیین پیدا کر کے نرم اجابت لاتی ہے (ایسی) دوائیں امعاء کے عضلات پر خفیف محرک اثر کر کے امعاء کی حرکت دودیہ کو کسی قدر بڑھا دیتی ہیں یا پھر صفرا، کے انصباب کو بڑھا دیتی ہیں جس کے باعث نرم اجابت ہو جاتی ہے مثلاً عسل خالص (شہد خالص)، مویز منقی، انجیر زرد، شیر خشت، ترنجبین، اور سبوس اسپغول وغیرہ۔

ملیّن ورم RESOLVENT (ورم کو نرم کرنے والی)۔

ملیّن ورم وہ دوائیں ہے جو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنے سے ورم کی صلابت کو نرم کر دیتی ہے۔ مقامی ورم کو دور کرنے کے لیئے ضروری یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دواؤں میں سے چند کے ہمراہ کوئی لعابی دوا شامل کر کے پولٹس تیار کر کے نیم گرم مقامی طور پر کسی برگ یا کپڑے کی پٹی کے ذریعہ حرارت کو اس وقت تک محفوظ رکھے جب تک ورم زائل نہ ہو جائے۔ اس غرض کے لیئے قدیم زمانہ سے آج تک مختلف قسم کی پولٹس رائج ہیں بلکہ موجودہ دور میں پولیتھین اور نائلون کے کپڑے بھی وجود میں آ گئے ہیں جو خود اسی کام کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ ملیّن ورم دواؤں کی مثالیں حسب ذیل ہیں : اکلیل الملک (ناخونہ)، بزر کتان (السی)، بابونہ، مقل ارزق (گوگل)، زفت رومی، مرمکی، تخم خطمی، عنب الثعلب (مکو) اور موم زرد وغیرہ۔

ممسک منی AVORICIOUS (منی کے اخراج میں دیر لگانے والی)

ممسک منی وہ دوائیں ہے جو وارد بدن ہو کر بڑھی ہوئی ذکاوت حس کو کم کر کے یعنی اعصاب تناسل کو سست کر کے امساک پیدا کر دیتی ہے مثلاً افیون، بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، بیجبند، لاجونتی، تخم جوزماثل، قنب اور قرنفل وغیرہ۔

نوٹ : ضعف اعصاب کی وجہ سے اگر سرعت انزال کی شکایت ہو تو محض مقوی اعصاب دوائیں ممسک ثابت ہوں گی مثلاً اذراقی، سم الفار (سنکھیا، تراب الفار) اور مشک خالص وغیرہ۔

مملّس . LUBRICANT (چکنا کرنے والی)

مملّس وہ دوائیں ہے جو جلد اور غشاء مخاطی کو چکنا کر کے خراش یا یبوست

کو دفع کر دیتی ہے۔ مثلاً لعاب بزر قطونا (لعاب اسپغول)، لعاب بزر کتاں، لعاب ریشہ خطمی، صمغ عربی، صمغ کتیرا، روغن زرد (دیسی گھی)، روغن بادام، روغن زیتون، روغن کنجد اور گاؤزبان وغیرہ۔

منضج CONCOCTIC (اخلاط کے قوام کو معتدل کرنے والی)

منضج وہ دوا ہے جو مواد کو نضج دے کر خارج ہونے کے قابل بنا دیتی ہے اس غرض کے لیئے زیادہ غلیظ خلط کو رقیق اور زیادہ رقیق خلط کو غلیظ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے چنانچہ بعض حالات میں مادّہ صفراء کو غلیظ اور مادّہ سوداء کو رقیق بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح خلط بلغم کے لیئے نضج دینے کا کام انجام دیا جاتا ہے۔

اخلاطِ ثلاثہ کے منضجات کی مثالیں درج ذیل ہیں

- منضج بلغم : سنبل الطیب، برگ گاؤزباں، بزر کتاں، گل سرخ، بیخ کاسنی بیخ بادیان، مویز منقی، اصل السوس مقشر، انجیر زرد، پرسیاؤشاں، بادیان، عناب ولایتی، در آب تازہ جوشانیدہ، صاف نمودہ، خمیرہ بنفشہ حل کردہ بنوشند۔
- منضج صفراء : تمر ہندی، آلو بخارا، گل نیلوفر، گل بنفشہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، تخم خیارین، تخم خطمی، عنب الثعلب خشک، عناب ولایتی در آب تازہ جوشانیدہ، صاف نمودہ، گل قند آفتابی و ترنجبین حل کردہ بنوشند۔
- منضج سوداء : افتیمون ولایتی، بادرنجبویہ، گل نیلوفر، گل بنفشہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، اسطوخودوس، بادآورد، اصل السوس مقشر، شاہترہ در آب تازہ جوشانیدہ صاف نمودہ گل قند آفتابی حل کردہ بنوشند۔

اخلاطِ ثلاثہ کے مندرجہ بالا منضجات کے بعد اکثر ضرورت کے وقت مسہلات استعمال کراتے ہیں تاکہ جسم سے ردی مواد کا تنقیہ ہو جائے۔

منفث بلغم | EXPECTORANT (بلغم کو خارج کرنے والی)

منفث بلغم وہ دوائے ہے جو عروق خشنہ کو کشادہ کر کے بلغم کو خارج کر دیتی ہے مثلاً اصل السوس مقشر، گل زوفا، آبریشم خام مقرض، برگ اڑوسہ، عناب ولایتی، کاکڑا سینگھی، خولنجان، سبوس گندم، قرنفل، شکر تیغال اور گنوٹی وغیرہ۔

منوّم | SOPORIFIC OR HYPNOTIC (نیند لانے والی)

منوّم وہ دوائے ہے جو وارد بدن ہو کر دماغ پر براہ راست یا بذریعہ دوران خون اثر انداز ہو کر دماغی اعمال متغیرہ یا دماغ کی حسّی کو کم کر کے نیند لاتی ہے۔ مثلاً: افیون، بزرالبنج (اجوائن خراسانی)، تخم خشخاش سفید، پوست خشخاش (کوکنار)، تخم کاہو، تخم جوزماثل، کافور اور فنتب وغیرہ۔

مذکورہ بالا دواؤں کے علاوہ تکان خود سب سے بڑی وہ شے ہے جو نیند لانے کا سبب بنتی ہے اور نیند ہی وہ واحد شے ہے جو تکان کو دفع کرتی ہے۔ قرآن شریف میں وارد "وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا" اس اعتبار سے ریاضت بدنیہ سے نیند بڑھائی جا سکتی ہے۔

مُنفِّط | VESICANT (آبلہ ڈالنے والی)

منفط وہ دوائے ہے جو جلد میں سوزش پیدا کر کے آبلہ پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً: ذراریح، شیر مدار، روغن حب السلاطین، بلادر (بھلاواں)، اور فرفیون وغیرہ۔

مولد دم | HAEMOGENIC (خون پیدا کرنے والی)

مولد دم وہ دوائیں یا غذائیں ہیں جو وارد بدن ہو کر تغیرات و استحالات پر اثر انداز ہو کر تولید خون کا سبب بنتی ہیں۔ مثلاً کھانے میں سبزیوں کا استعمال کشتہ فولاد، کشتہ خبث الحدید، آب یخنی، زردی بیضہ مرغ، مویز منقی،

کشمش، دودھ، تخم مرغ، انار، چیکو، سیب، پپیتہ، لیچی، آم، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، کاجو، خرما، مغز پستہ، اور مغز اخروٹ وغیرہ۔

**مولد منی SPEMATOGENETIC (مادہ منویہ کی پیدائش کو بڑھانیوالی)**

تولید منی میں سب سے پہلے جو چیز معاون ہوسکتی ہے وہ علاج بالتدبیر ہے یعنی اعضاءِ تناسل سے متعلقہ اعضاء کی مالش کر کے مقامی طور پر دوران خون بڑھانا تاکہ اعضاء مولدہ منی تولید کے لیئے آمادہ ہوجائیں۔ اس کے بعد علاج بالغذا پھر علاج بالدوا مفید ہے۔ علاج بالغذا سے عمومی بدن کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور بالدوا سے اعضائے ہاضمہ اپنا عمل تیز کر کے جسم کو عمومی قوت دیتے ہیں، نتیجۃً تولید منی کا کام بھی تیز ہوتا ہے۔ روزمرہ کی خوراک کو بہتر بنانا ایک دیرپا عمل ہے۔ مگر مرضی کیفیت ہو تو یہ دوائیں فعل تولید میں معاون ثابت ہوتی ہیں مثلاً مختلف جانوروں کے خصیوں کو علاج بالدوا کے طور پر استعمال کرنا، بہمن سفید، بہمن سرخ، ثشقاقل مصری، ثعلب مصری، مغز پنبہ دانہ (مغز بنولہ)، مغز بادام، مغز پستہ، مغز فندق، مغز اخروٹ، مغز نارجیل، کاجو، تخم دیریاں، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تالمکھانہ، دال ماش، تخم مرغ، ستاور، تودری سفید، تودری سرخ اور کنجد سفید وغیرہ

**مولد لبن LACTOGENIC (دودھ کی پیدائش کو بڑھانے والی)**

مولد لبن وہ دوائیں یا غذائیں ہیں جو وارد بدن ہو کر فعل ہضم کو درست کر کے دوران خون میں اوّلاً اضافہ کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں دودھ کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ جدید علم کے مطابق یہ عمل اس وقت انجام پاتا ہے جب غدد لبنیہ (LACTOGENIC GLAND) اپنا کام تیز کرنے لگتے ہیں۔ اس غرض کے لیئے سب سے پہلے تدبیری علاج مفید تر ہے۔ مثلاً پستانوں کی مالش کرنا یا بچہ کے دودھ پینے سے غدد لبنیہ کو تحریک پہنچ کر دودھ بڑھ جاتا ہے۔ پھر غذائی علاج میں دودھ کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور سب سے آخر میں

مولدلبن دوائیں استعمال کرا سکتے ہیں۔ مثلاً ستاور، شونیز (کلونجی)، تشقاقل مصری، تودرین، زیرہ سفید، دال مونگ، مغز پنبہ دانہ (مغز بنولہ)، مغز بادام، مغز نارجیل، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، روغن زرد، روغن شبت اور روغنِ انیسون وغیرہ۔

**ہاضم — DIGESTIVE (ہضم کرنے والی)۔**

ہاضم وہ دوائے ہے جو وارد بدن ہو کر معدہ و امعاء کی ہاضم رطوبات میں اضافہ کر کے فعل ہضم میں معاون ثابت ہوتی ہیں مثلاً جواکھار، نمک ترب، نمکِ سیاہ، نمک طعام، نمک لاہوری، نوشادر، زیرہ سفید، فلفلِ سیاہ، فلفلِ دراز، قرنفل، ساذج ہندی (تیزپات)، فاقلہ صغار، قاقلہ کبار، دارچینی بسباسہ (جاوتری)، جوز بوا (جائپھل)، سرکہ خالص، لیموں، نانخواہ (اجوائن دیسی)، بادیان، صعتر فارسی، نعناع (پودینہ)، زنجبیل اور سوڈا طعام وغیرہ۔

---

تمت بالخیر۔

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ الْمَخْلُوقَ لَمْ یَشْکُرِ الْخَالِقَ

# حوالہ جات

(۱) اردو ترجمہ القانون فی الطب مصنفہ شیخ الرئیس بو علی سینا۔ از علامہ حکیم سید غلام حسنین کنتوری مطبع منشی نول کشور لکھنؤ یوپی۔

(۲) ترجمہ کتاب الادویہ قلبیہ مصنفہ شیخ الرئیس بو علی حسین ابن سینا۔ مترجمہ جناب شفاء الملک حکیم عبداللطیف فلسفی صاحب پرنسپل اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ یوپی۔ ناشر ایران سوسائٹی کلکتہ۔ ۱۹۵۶ء۔

(۳) ترجمہ کلیات نفیسی مصنفہ علامہ برہان الدین نفیس۔ مترجمہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب مطبع پریس یوسف بازار حیدر آباد دکن ۱۹۵۴ء۔

(۴) خزائنۃ الادویہ مصنفہ مولوی حکیم محمد نجم الغنی خانصاحب۔ مطبع منشی نول کشور صاحب لکھنؤ یوپی۔ ۱۹۱۷ء۔

(۵) کلیات ادویہ از جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب۔ ناشر دفتر المسیح بازار نور الامراء حیدر آباد دکن ۱۹۳۷ء۔

(۶) اصول طب از جناب حکیم سید کمال الدین ہمدانی صاحب پروفیسر شعبہ کلیات اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ یوپی ۱۹۸۵ء۔

(۷) قوانین ادویہ از جناب حکیم سید ایوب علی صاحب ریڈر شعبہ علم الادویہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یوپی۔

(۸) مقدمہ علم الادویہ مصنفہ جناب پروفیسر حکیم احتشام الحق قریشی صاحب پرنسپل اسٹیٹ یونانی میڈیکل کالج الہ آباد، یوپی۔

(۹) کتاب الادویہ (مخزن المفردات) حصہ دوم از جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب ناشر دفتر بازار نور الامراء حیدر آباد دکن ۱۹۲۹ء۔

(۱۰) یونانی ادویہ مفردہ از حکیم سید صفی الدین علی صاحب۔ ناشر ڈائریکٹر ترقی اردو بیورو

ویسٹ بلاک ۱۸۔ آر۔ کے پورم نئی دہلی۔ ۱۹۷۹ء۔

(۱۱) کتاب المرکبات مصنفہ جناب حکیم سید ظل الرحمٰن صاحب صدر شعبہ علم الادویہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یوپی ۱۹۸۰ء۔

(۱۲) منہاج الصیدلہ مصنفہ جناب حکیم محمد رفیق الدین صاحب ریڈر علم الادویہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یوپی۔

(۱۳) تعلیم الصیدلہ مصنفہ جناب حکیم خواجہ ساجد حسن صاحب لیکچرر تکمیل الطب کالج لکھنؤ یوپی ۱۹۷۳ء۔

(۱۴) کلیات ادویہ علمی مصنفہ جناب حکیم ابوالغزالی شمسی صاحب سینٹر کونسل آف یونانی میڈیسن دہلی۔

(۱۵) موجز القانون از جناب علی کوثر چاندپوری صاحب ناشر ترقی اردو بیورو۔ نئی دہلی ۱۹۸۴ء۔

(۱۶) علم الصیدلہ مصنفہ از جناب حکیم محمد کبیر الدین۔ ناشر دفتر المسیح بازار الامراء حیدرآباد دکن۔

(۱۷) گوسوامی بیان الادویہ مصنفہ جناب حکیم رام لبھایا صاحب پرنسپل ہمدرد طبی کالج گلی قاسم جان دہلی۔ ۶

(۱۸) ادویہ کی دو قسمیں از جناب حکیم کبیر الدین صاحب۔

(۱۹) مخزن الادویہ ڈاکٹری مولفہ "خانصاحب" حکیم وڈاکٹر غلام جیلانی "شمس الاطباء" طبی کتب خانہ رسالہ شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور ۱۹۴۲ء۔

(۲۰) مخزن الادویہ مؤلف جناب سید محمد حسین صاحب۔

(۲۱) الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ اردو ترجمہ مؤلف جناب ضیاء الدین عبداللہ بن احمد الاندلسی المالقی المعروف بابن البیطار (۱۱۹۷۔۱۲۴۸ء)۔

(۲۲) محیط اعظم مؤلف جناب محمد اعظم خاں صاحب۔

سب سے پہلے ناچیز خداوند قدوس کا شکر ادا کرتا ہے کہ جس نے اس تصنیف کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا شرف بخشا بعدہ مذکورہ بالا مؤلفین و مصنفین کا صدق دل سے مشکور و ممنون ہے جن کی تالیفات و تصنیفات سے استفادہ کیا۔

| | |
|---|---|
| ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں اور انکے عجیب وغریب فوائد (مع رنگین تصاویر) | 200/= |
| ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں (مع رنگین تصاویر) | 125/= |
| قرابادین قادری | 150/= |
| مخزن الحکمت (کامل سیٹ) | 600/= |
| مخزن جواہر (طبی وڈاکٹری لغات) | 325/= |
| کتاب المرکبات المعروف مخزن المرکبات | 125/= |
| امراض نسواں | 100/= |
| علم الصیدلہ | 50/= |
| امراض اذن وانف وحلق | 75/= |
| کلیات ادویہ | 100/= |
| سنت نبوی اور جدید سائنس (کامل سیٹ) | 170/= |
| اسلام اور جدید سائنس جنسی زندگی | 80/= |
| مجلس خلوت | 30/= |
| جنسیات کی پہلی کتاب | 25/= |
| جنسی امراض کا علاج المعروف سلک مروارید | 90/= |
| دل کی بیماریاں اور علاج نبویؐ | 90/= |
| علم الولادت، علم القابلہ | 120/= |
| مجربات امام سیوطی | 100/= |
| تشریح الابدان (اناٹومی) | 60/= |
| منافع الاعضاء (فزیالوجی) | 60/= |
| حفظان صحت (ہائی جین) | 60/= |
| نیو میڈیکل ڈکشنری (انگلش۔اردو) | 100/= |
| مجربات لقمانی | 75/= |
| لقمانی گائیڈ | 75/= |
| مجربات بو علی سینا | 75/= |
| مجربات فخر الاطباء | 40/= |
| اکسیری نسخے | 20/= |
| طلسمی نسخے | 20/= |
| مطب شریفی | 20/= |
| سریات (جدید) | 50/= |
| کاشف رموز کیمیا | 100/= |
| کیمیا اور کیمیاگری | 75/= |

| | |
|---|---|
| بیاض اجمل | 75/= |
| علم الادویہ (کامل سیٹ) | 80/= |
| خواص انڈا | 15/= |
| خواص چائے | 15/= |
| خواص کیلا | 15/= |
| خواص پودینہ | 06/= |
| خواص ادرک | 12/= |
| خواص پان | 15/= |
| خواص ہرڑ | 12/= |
| کنز المرکبات | 100/= |
| خواص بادام | 15/= |
| دقائق الکلیات | 100/= |
| طبی وعربی ریڈر | 50/= |
| تشخیص الامراض (مع رنگین تصاویر) | 200/= |
| جراحت صغیرہ | 50/= |
| ماہیت الامراض | 30/= |
| نظام اعصاب | 150/= |
| صحت اور حفظان صحت تعلیمات نبوی کی روشنی میں | 15/= |
| ذیابطیس قابل علاج ہے | 15/= |
| افعال الاعضاء | 125/= |
| آئینہ امراض اطفال | 30/= |
| یونانی میڈیکل پریکٹیشنر | 50/= |
| تشریح المفاصل | 75/= |
| مطب عملی | 75/= |
| حمیات قانون | 75/= |
| پھلوں اور پھولوں سے علاج | 35/= |
| طب نبوی کھجور اور شہد سے علاج | 60/= |
| امور طبیعیہ | 50/= |
| التشخیص (بالنبض والبول والبراز) | 25/= |
| طبی قانونی مع علم سموم | 40/= |
| خواص ہی خواص (۳۱ کتب) | 553/= |
| جدید تحفظی وسماجی طب (ہائی جین) | (زیر طبع) |


**اعجاز پبلشنگ ہاؤس**

2861، کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی-110002

Ph:.(off) 3253268 (Resi) 6926191